Mulhim-i-Tarikh (Tarjamah)
Mulakh Khas Taslim,
by
Anwar Husain Taslim

لتعلموا عدد السنین والحساب

فن تاریخ گوئی کے حصول و قواعد اور ان پر محققانہ بحث طالبان فن کے لئے اُستادی مت رسالہ

موسوم بہ

مُلہمِ تاریخ

۱۳۲۶ھ

ترجمہ

مُلخّصِ تسلیم

۱۳۱۳

[illegible]

مترجمہ

شاعر ماہر مولوی سید اقتدار احمد صاحب ساحر سہسوانی بفرمائش جناب منشی ایس ابن علی صاحب

ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد

دسمبر ۱۹۱۳ء

ایس ابن علی نے اپنے مطبع مطلع العلوم مراد آباد میں چھاپا

اور شایع کیا

فن تاریخگوئی کے اصول و قواعد اور ان پر محققانہ بحث طالبان فن کے لیے اُستاد بے منت رسالہ
موسومہ بہ
ملہم تاریخ
۱۳۲۶
مترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابجد خوان مکتب بے استعدادی بندہ مرزا احمد شاہ بیگ جوہر مرادآبادی کہ خوشہ چین خرمن تسلیم
واجب التعظیم ہے بخدمت ارباب بصیرت واصحاب لیاقت عرض پرداز ہے کہ فنون لطیفہ شاعری میں فن تاریخگوئی جسقدر دشوار تر اور تکلف
آمیز ہے اسیقدر بکار آمد اور نتیجہ خیز ہے۔ ورنہ گل وبلبل کے دل خوش کن فسانے۔ اور فرضی معشوقونکے من گھڑت گلے شکوے
ایک خیالی تصویر پرستی ہوا کی وصلت کی التجا۔ غم جدائی کی دل جنبان رام کہانی جھوٹی واہ واہ پر اظہار تفاخر کبھی نکتہ چینی پر اظہار غم
وغصہ متقدمین کے مضامین کی تراش خراش بحیلہ توارد۔ معاصرین کے کلام پر بیجا الزام طعن بزعم خود رسائی ہے۔ دلی ولکھنؤ کا دعویٰ درستی
زبان کے حیلے سے اظہار۔ روز مرہ کی سادہ بول چال کا محاورہ بنے بنائے بہانے سے ایچ پیچ کے ساتھ اعلان۔ ہجر وغیرہ
ایسی باتیں ہیں کہ نہ تو زمانہ دنیا ہی میں کچھ کام دیتی ہیں اور نہ عقبیٰ میں ذریعہ نجات ہو سکتی ہیں۔ پھر ایسی شعر وشاعری اور محنت کی وجہ دہری
سے بجز تضیع اوقات کیا حاصل ہے۔ البتہ فن تاریخگوئی ایسا فن ہے کہ ہمیشہ واقعات کے ساتھ صحت واقعہ اور وقائع نگار دونوں کو زندہ جاوید کیا ہے
اسی وجہ سے حضرت استادی منشی نواب حسین صاحب مرحوم تسلیم سہسوانی نے تمام اصناف شاعری میں صنف تاریخگوئی کو منتخب فرمایا
اور اپنی عمر عزیز کا طولانی حصہ اسی فن شریف کے حصول و اعلائے فن میں صرف کیا۔ آخر عمر میں اپنے ایک رسالہ "ملخص تسلیم" تحریر فرمایا ہے
گویا دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ اگرچہ استاد مرحوم نے بلحاظ وسعت اعتقاد و کمال تیش کیا اس رسالہ کو سلیس فارسی میں تحریر کیا ہے۔ مگر اس زمانہ میں علم فارسی
دنیا سے بالکل معدوم ہو چلا ہے اسلئے عوام الناس اس رسالہ کی زبان اور دقیق عبارتکو بعید الفہم سمجھکر کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں اور مصنف کی محنت
اور دماغ سوزی غریب کی جوانی یا جاڑوں کی چاندنی کیطرح بیکار جاتی ہے۔ لہٰذا ہر لحاظ کے ہمارے مہربان شاعر ماہر سید اقتدار احمد صاحب
ساحر سہسوانی نے اسکا ترجمہ زبان اردو میں کیا ہے جو بصورت کتاب "ملہم تاریخ" کے نام سے موسوم ہو کر ہدیہ ناظرین ہے
قاعدہ کلیہ ہے کہ جو لطف فصاحت وحسن بلاغت اصل کتاب اور کسی خاص زبان میں صاحب کمال مصنف پیدا کرتے ہیں وہ دوسری
زبان میں مثل لباس غیر وہ حسن وخوبی نہیں رہتی۔ چنانچہ یہ ترجمہ بھی اس قاعدہ کلیہ سے مستثنےٰ نہیں ہے۔ مگر تصنیف عظیم ہے تو تشنہ
اور خرمن بزرگ سے خوشہ بھی غنیمت ہے۔ بہرحال "نو نقد بہ ہوتے ہیں تیرہ ادھار سے" جو فن لطیف زبان فارسی
کے دشوار گزار حصار میں محصور ہونیکی سبب عوام کی رسائی سے دور تھا وہ ایسے نخاس میں آگیا جہان معمولی زبان دان
کی دسترس بھی ممکن ہے۔ اور جو لعل شب چراغ بیقدری زمانہ سے بیکار پڑا تھا اب اسکی روشنی سے ہر کس و ناکس مستفید
ہو سکتا ہے اس اعتبار سے حضرت "ساحر" نے جو کام کیا ہے معجزہ سے کم نہیں ہے۔ منشی صاحب موصوف کے کرنیکا
جو کام تھا باحسن وجوہ انجام دیا۔ اب اس بہار جانفزا سے گل مقصود حاصل کرنا شائقین کی ہمت اور قدردانی پر منحصر ہے
خدای علیم سے دعا ہے کہ اسکو قبولیت عام کا درجہ حاصل ہو۔ اور ہر قدردان علم اس کے اکتساب کی جانب
مائل ہو۔ آمین ثم آمین۔

۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ء۔ مقام سنبھل ضلع مرادآباد

ملہم تاریخ

۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد خلّاق انس و جان کے لئے
نعت ہے سرورِ جہان کے لئے

قدیم شعر و شاعری کے ساتھ فنِ تاریخگوئی کا بازار بھی سرد ہوتا جاتا ہے اور دیگر محاسن نظم و نثر کی طرح اس فن کا چراغ بھی کچھ یونہی ساٹمٹماتا ہوا نظر آرہا ہے۔ کیونکہ اب اس کا مصرف صرف اسیقدر رہگیا ہے کہ اگر ملک میں کوئی نامور مرجائے تو اس کے لئے کچھ فقرے یا چند قطعات تاریخ شایع کیے جائیں اور ان میں سے جو مادہ مرغوب طبایع اور مناسب حال ہو اس کو سنگ مزار پر کندہ کردیں۔ یا کسی جدید عمارت کے دروازہ پر کہیں کوئی تاریخ نظر آجاتی ہے۔ اس کے سوا اب اور کوئی واقعہ ایسا نہیں معلوم ہوتا جسکے لئے اس کے اہل فن کو تکلیف کرنے کا موقع ملے۔ مگر اب کچھ دنوں سے اردو زبان کو ایک علمی زبان بنانے کا خیال اہل ملک میں پیدا ہوتا جاتا ہے اور روز بروز اسکی لائبریری میں علوم قدیمہ و جدیدہ کی نئی نئی کتابیں اضافہ ہوری ہیں۔ زمانہ گذشتہ کی تاریخیں۔ لائق لوگونکی سوانحعمریاں تاریخی واقعات سے بھرے ہوئے ناول فارسی اور اردو زبان کے متعلق ادبی کارنامے۔ نیچرل شاعری کے رنگ میں رنگی ہوئی نظمیں قومی جوش سے بھری اور حکایتیں ہمارے ملک کے اہل قلم کے پُر زور ہاتو ں سے بکثرت فراہم ہوری ہیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگرچہ ہم آج ان بیش بہا تصانیف کو اوس وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے جسکے

کہ وہ مستحق ہین اور اونکی سچی قدر دانی مین بہت کچھہ کمی کر رہے ہین - مگر کیا عجب ہے کہ کل ہی ہماری آنیوالی نسلین اسکی تلافی کرکے اپنی ملکی زبان کو ترقی کی معراج پر پہونچا دین اور پبلک کو آئینۂ علمی فخر دکہا کر خود کو علمی زبان والا منوالین - قواعد تاریخگوئی مین کسی محقق ذیعلم نے کوئی ایسی مبسوط کتاب جو طالب فن کے لئے بخوبی رہنما ثابت ہو اور اوس کے اہم مسائل کو آسانی سے اردو زبان مین طے کر دے اسوقت تک تصنیف و تالیف نہین کی - بعض رسائل غیر معتبرہ جو عوام کے ہاتون مین نظر آتے ہین وہ محض ناکافی قابل معافی ہین - ہان ہمعدد الفاظ جمع کرنے مین ہمارے لائق کار گذارون نے بہت کچھہ کوشش کی ہے اور کر رہے ہین - اس فن کی مشہور کتابین کان تاریخ - گلبن تاریخ - آئینہ تاریخ - عقد آل تاریخ وغیرہ الفاظ کے بہت اچھے خزانے ہین - مگر اس فن کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہی کہ دریاے ناپیدا کنار کا ایک قطرہ اور صحراے وسیع کا ایک ذرہ ہین تاہم ایک حد تک مورخ کے لئے اچھی معین و مددگار ہین - قواعد فن تاریخگوئی مین ملخص تسلیم مصنفہ سرآمد اہل کمال شاعر نازکخیال ہمپایہ قدسی و کلیم منشی محمد انوار حسین تسلیم بیدرجہ راقم الحروف ایک عجیب و غریب کتاب ہے جو ہند و بولہا بال ہے کہ بسعی منشی محمد امجد علی صاحب مرحوم مالک مطبع اخبار نیر اعظم مرادآباد طبع ہو کر مطبوع طبایع خاص و عام ہو چکی ہے نہایت محققانہ اور بے مثل کتاب ہے - اور غالبا اس سے قبل کوئی کتاب ایسی مبسوط اور جامع اس فن مین شایع نہین ہوئی - اس کے معانی و مضامین دیکھکر بے اختیار جی چاہا کہ اس کی دقیق فارسی کو سلیس اردو کا لباس پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کرون -

سید افتدا احمد ساحر سہسوانی ۲۵ - ذالحجہ سنہ ۱۳۲۶ ہجری

معلوم ہو کہ یہان نظر کتابت رسم الخط پر ہے نہ تلفظ پر اسی لئے مورخین نے کتابت کو معتبر رکھا ہے اور تلفظ کو چھوڑ دیا ہے - بخلاف اس کے عروضیون نے تلفظ کو معتبر رکھا ہے اور کتابت کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ اونکے فن کا مدار اوزان پر ہے - صاحب عقد الجواہر نے کہا ہے کہ جب لفظ رسم مین مختلف ہو مثل موسیٰ و عیسیٰ کے کہ کتابت مین یا ہے اور تلفظ مین الف - یا مثل صلوۃ و زکوۃ کے کہ کتابت مین ہا ہے اور تلفظ مین تا - ایک گروہ نے مکتوب کو معتبر رکھا ہے اور تلفظ کو چھوڑ دیا ہے - دوسرے گروہ نے ملفوظ کو معتبر رکھا ہے - اور مکتوب کو چھوڑ دیا - عبد اللہ مدیر یمنی نے قول اول کو بہتر مانا

ع ۵ مولفہ تسلیم سہسوانی ۱۲ ساحر سہسوانی

اور دوسرے کو نامعتبر۔ مخلص اصفہانی کہتے ہین کہ کتاب جمع ہے اور تلفظ روح پھر مغائرت کیسی
مرزا عبد العلی کاشانی کوکب تخلص مدرس مدرسہ یزدی مخلص اصفہانی کا قول ٹہیک مانا ہے
مؤلف۔ بعض نے قول اول کو حق مانا ہے۔ اور بعض نے ثانی کو اب تاریخ کی جو حقیقت کتب معتبرہ
سے ثابت ہے مختصراً بیان کرتا ہون۔ تاریخ کے معنی لغت مین کسی چیز کا وقت پیدا کرنے کے ہین۔
اور اصطلاح مین تعین کرنا ابتدا سے کسی امر عظیم قدیم مشہور کے تا ظہور امر ثانی تاکہ معلوم ہوجائے
مدت امر ثانی کی زمانہ آئندہ مین مدت ظہور امر اول سے۔ یہ پتا نہین لگتا کہ تاریخ کا موجد کون ہے اور
سب سے پہلے تاریخ ہجری کسنے کہی۔ ہان یہ پتہ لگتا ہے کہ آخر عہد اورنگ زیب مین محمد جعفر روحی نے
مطابق سنہ ہجری کی فصلی تاریخ کہی وہ ہجری تاریخ (ظہیر) اور فصلی (ظہور) ہے بس تاریخ
فصلی کا موجد روحی ہے۔ جب یہ شہرت ہوئی (۱۱۰۵ھ) تو لوگون کو معلوم ہوا کہ علاوہ ہجری (۱۱ الف) کے اور سنون مین
بہی تاریخ کہتے ہین۔ پہر رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ مورخین نے عیسوی و سنبت و مہدوی وغیرہ
بہی تاریخ کہنا شروع کردی اور اوسی وقت سے تاریخ مین صنائع اور بدائع ایجاد ہوئے۔ بیان
تواریخہائے مروجہ ہجری اوس سال سے مراد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ اور اس سنہ نے زمانہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
مین رواج پایا۔ جسوقت یہ تاریخ مقرر ہوئی اوسوقت ہجرت رسول پاک کو سترہ سال ہوچکے تھے۔
سنہ ہجری کی ابتدا ماہ محرم سے ہوتی ہے۔ فصلی ایجاد ہی جلال الدین اکبر بادشاہ کی جسوقت سنہ
فصلی ایجاد ہوا اوسوقت سنہ ہجری نوسو اکہتر (۹۷۱) تہے سنہ ہجری۔ اور دوسرے سنون مین جو فرق ہوتا ہے
اوسکی وجہ یہ ہے کہ سال قمری سال شمسی سے نوپل بچاس گہڑی دس دن چہوٹا ہوتا ہے اور سال شمسی
سال قمری سے سات گہڑی کم گیارہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اسی ایک مہینہ کی زیادتی کو لوند کہتے ہین۔ جب
سو سال شمسی گذرجاتے ہین تو سال قمری ہجری بر چند دن تین برس زیادہ ہوتے ہین۔ ابتدا سنہ
فصلی کی ماہ چیت سے ہوتی ہے۔ سنہ انگریزی اسکی ابتدا زمانہ ولادت حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ
السلام سے ہے اسے عیسوی بہی کہتے ہین۔ اور ابتدا ماہ جنوری سے ہوتی ہے۔ سنبت منسوب ہے مہراج
بکرماجیت کیطرف۔ اور ستاون برس سال عیسوی سے زیادہ ہے۔ ابتدا ماہ چیت سے ہوتی ہے
شاکا راجہ سالباہن کی ایجاد ہے سنبت سے ایکسو پینتیس (۱۳۵) سال کم ہے ابتدا چیت سے ہوتی ہے
بردستہ بالکل سنبت کے مطابق ہے۔ تاریخ فارسی ابتدائی سلطنت یزدجرد سے لکہی سنہ
مہدوی زمانہ غیبت مہدی اور بعض کے نزدیک زمانہ ولادت سے ابتدا چودہوین شعبان سے

ہوتی ہے (یہ سنہ کی بنا شیعہ کے خیال کے موافق ہے) تاریخ جلوس وہ ہے کہ کسی بادشاہ کے زمانہ جلوس تخت سے شروع ہے اور بعد مرنے اوس بادشاہ کے ختم ہوجاتی ہے۔ چونکہ طول ہوتا ہے اسلئے تاریخ جلوس وغیرہ کا ذکر ہم نہین کرتے۔ آئین اکبری وغیرہ مین مفصل تحریر ہے۔ مورخین کے نزدیک تاریخ ایک لفظی صنعت ہے وہ یہ کہ کوئی حدیث یا شعر یا مصرعہ یا فقرہ یا مثل کسی واقعہ یا سانحہ کے حدوث پر بحساب جمل سنہ معرز بتا دے یعنی اوس کے اعداد لینے سے اوس واقعہ کے سنہ معلوم ہوجاوین مثال آیت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے مرشد شمس الدین مظہر جانجانان کی شہادت کی تاریخ نکالی ہے۔

اولٰئک مع الذین انعم اللہ ۔ مثال حدیث ۔ قطعہ

آن قبلہ ارباب تقی عاش حمیدا | وان قدوہ ارباب تقا مات شہیدا
مجموعہ ہر دو صفت سال وفاتش | مظہر رضی اللہ لقد کان سعیدا

دہلی مین ایک شخص نے اسی حدیث سے یون تاریخ نکالی ہے ۔ تاریخ

ہست حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ الاکبر | عاش حمیدا مات شہیدا سال وفات مظہر

مثال کلام دیگر ناسخ نے تاریخ وفات غازی الدین حیدر شاہ لکہنو کی مصرعہ شیخ مین کہی ہے شعر

گفت تاریخ مصرعہ اوستاد | اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جمل بضم جیم تازی و میم مضموم مشدد نیز بہ تخفیف حساب اعداد حروف ابجد کو کہتے ہین اور ابجد کہتا ہے حروف مفردہ الف با تا ثا جیم الخ سے اور موافق ترتیب اعداد حروف کے آٹھ کلمے حروف مفردہ سے جو بنا ہین وہ یہ ہین ۔ ابجد ۔ ہوز ۔ حطی ۔ کلمن ۔ سعفص ۔ قرشت ۔ ثخذ ۔ ضظغ ۔ بعض لوگ کہتے ہین ۔ ابا جاد ایک بادشاہ کا نام تہا ۔ جسکا مخفف ابجد ہے اور باقی سات کلمے اوسکے سات بیٹون کے نام ہین ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ مرامر نامی ایک شخص تہا جسنے خط لکہنا ایجاد کیا تہا ۔ یہ آٹہون کلمے اوسکے آٹھ بیٹون کے نام ہین ۔ بعض لوگ کہتے ہین ابجد حضرت ادریس علیہ السلام کی ایجاد ہے کہ انہا سب حروف کو ترتیب دیکر آٹھ کلمے بامعنی بنائے ہین ۔ اون آٹہون کلمون کے یہ معنی ہین ۔ ابجد شروع کیا ۔ ہوز ملا دیا ۔ حطی ۔ واقف ہوا ۔ کلمن سخن گو ہوا ۔ سعفص جلد سیکھ لیا ۔ قرشت ترتیب دی ۔ ثخذ ۔ دل مین لیلیا ضظغ تمام کیا ۔ اس ابجد مین آٹھ کلمے ہین ۔ پہلا ۔ چوتہا ۔ پانچوان ۔ چہٹا ۔ چہار حرفی ۔ دوسرا تیسرا ساتوان ۔ آٹہوان ۔ سہ حرفی ۔ بعض کتب مین ابجد آدم علیہ السلام بہی موجود ہے جسکے سات کلمے ہین

ع مولف نے جتنے اقوال نقل کئے ہین کسی سند صحیح کے ساتھ منقول نہین ہین واللہ اعلم ۱۲ ساحر سہوانی ۔

اور ہر کلمہ چہار حرفی ہے۔ گو بظاہر بے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر محقق ہے کہ سریانی عبرانی زبانوں میں انکے
کچھ معنی ہوں وہ یہ ہیں۔ ابجد ۔ ہجز ۔ ذرنش ۔ شصفط ۔ طعغف ۔ تکلم ۔ وہی ان
ساتوں کلموں کا پہلا حرف مفتوح دوسرا مکسور تیسرا مضموم چوتھا ساکن ہے۔

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص

ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰

قرشت ثخذ ضظغ

ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

حروف مساوی الاعداد ب ت ح د ر ز ک
پ ٹ چ ڈ ڑ ژ گ
۲ ۴۰۰ ۸ ۴ ۲۰۰ ۷ ۲۰

ضظغ ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ

دائرہ اعداد حروف ابجد

رضا قلی خان تخلص بہ ہدایت ملک الشعرا طہران زمانہ ناصر الدین شاہ قاجار مین برہان وجہانگیری کی تحقیق کرتا تھا اور اُسنے دوسرا لغت فرہنگ ناصری لکھا۔ دیباچہ کے آئین ششم مین لکھا ہے۔ مفاخرات الاوائل بن شمس المعارف سے لیا ہے۔ سب سے پہلے جو چیز حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی حروف ہجا تھے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول پاک سے پوچھا کہ آدم علیہ السلام پر کونسی کتاب نازل ہوئی آپ نے فرمایا کتاب معجم ا ب ت ث ج الخ ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کتاب معجم کے کتنے حروف تھے آپ نے فرمایا انتیس ۲۹ ابوذر نے کہا کہ لوگ تو اٹھائیس شمار کرتے ہین۔ رسول پاک نے قسم کھائی اور فرمایا معہ لام الف صحیفۂ آدم ستر ہزار فرشتون کے ساتھ نازل ہوئے اور جو شخص لام الف کو شمار نہ کرے وہ مجھپر ایمان نہین لایا اور کافر ہے
بعد کو امام جعفر رضؓ کا قول نقل کیا ہے۔
صاحب مطلع العلوم ومجمع الفنون نے اس قاعدہ کو ترفع ترقی تنزل سادات مین قایم کیا ہے۔

ع ہماری یہان اہل سنت والجماعت کی کتابون مین کہین اس کا پتہ نہین - واللہ اعلم ۱۲- ساحر سہسوانی

اور تشریح یون کی ہے ۔ سطر اول کو سطر اساس اور سطر ثانی کو سطر نظیرہ کہتے ہین ۔ اور اس کا نام دائرہ نظیرہ ہے ۔ وہ یہ ہے

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

نظام الدین ۔ نظام تخلص ۔ مصنف عقل و شعور صفحہ ۳۰۹ لکھتے ہین دائرہ نظیرہ ابجدی اس مین دو سطرین متقابل لکھی جاتی ہین سطر اول کو اساس دوسری کو نظیرہ کہتے ہین ۔ ہر خانہ کی دو متقابل سے حروف باہم تحریر ہوتے ہین ان حرفون کا مبادلہ اسطرح کیا جاتا ہی کہ اوپر کا حرف اپنے نیچے کے حرف سے اور نیچے کا حرف اپنے اوپر کے حرف سے بدلکر تحریر مین آتا ہی ۔ اور ایسے طرح پر منقوط اور غیر منقوط کو بھی لکھکر اپنا مطلب اصطلاح مین ادا کرتے ہین ۔ نجومیون نے بھی ایک ابجد ایجاد کیا ہی اوسکے سات کلمے ہین ۔ اور ساتون چہار حرفی ہر کلمہ سبعہ سیارہ سے متعلق ہے ۔ اور سات سات آتشی ۔ بادی ۔ آبی ۔ خاکی ہین

ہفت کلمہ اہل تنجیم	ابجد	ہوزح	طیکل	منسع	فصقر	شتثخ	ذضظغ
سبعہ سیارہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ
بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

راجہ علیجان صاحب مطلع العلوم و مجمع الفنون مطبوعہ مطبع اودہ اخبار صفحہ (۳۰۲) پر لکھتے ہین ۔ فصل دوم در بیان طریق بسط حروف واضح ہو کہ بسط کے معنے کہولنے کے ہین اور اصطلاح ارباب علم مین ایک حرف سے دوسرا حرف پیدا کرنے کو کہتے ہین ۔ بسط کی کئی قسمین ہین جس مین سے چند بیان ہوتے ہین ۔ اول بسط ترفع ۔ اس کی تین قسمین ہین ۔ نوع اول بسط ترفع عددی ۔ ترفع عددی کہتے ہین لیجانے مرتبہ حروف کو احاد سے عشرات پر اور عشرات سے ماتہ پر ۔ یعنی اکائی کو دہائی اور دہائی کو سیکڑہ پر لیجانا ۔ مثلاً لفظ واحد کی چارون حروف مرتبہ احاد پر ہین ۔ جب ترفع عددی کرین ۔ می ۔ ی

ف - م - حاصل ہوئے - یہ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ واؤ کے چھ عدد ہین - جب ترفع عددی کیا یعنی
احاد سے عشرات پر لے گئے تو چھ عدد کے جگہ ساٹھ ہوئے - ساٹھ عدد کا حرف (س) ہے اور الف کا ایک
عدد ہے - جب عشرات پر لے گئے تو دس ہوئے حرف دس عدد کا (ی) ہے اور اسیطرح حرف (ن)
سے (ف) اور (د) سے (م) حاصل ہوئی تفصیل ان حروف کی جو موافق اعداد کے احاد سے عشرات
سے ماٰ تک پہونچتے ہین یہ ہین - ا - ی - ق - ر غ + ب - ک - ر + ج - ل - ش +
د - م - ت + ہ - ن - ث + و - س - خ + ز - ع - ذ + ح - ف - ض

(۱ - ۱۰ - ۱۰۰ - ۱۰۰۰ + ۲ - ۲۰ - ۲۰۰ + ۳ - ۳۰ - ۳۰۰ + ۴ - ۴۰ - ۴۰۰ + ۵ - ۵۰ - ۵۰۰ + ۶ - ۶۰ - ۶۰۰ + ۷ - ۷۰ - ۷۰۰ + ۸ - ۸۰ - ۸۰۰)

ط - ص - ظ (۹ - ۹۰ - ۹۰۰) + کسی شوخ طبع نے ان حروف کو یون ترتیب دیا ہے - ایقغ - بکر - جلش - دمت
ہنث - وسخ - زعذ - حفض - تاریخ کی بنا اعداد حروف ابجد پر ہے خواہ اعداد صوری ہون -
خواہ معنوی - اور اعداد مضمر کو سنہ ہجری و عیسوی و فصلی و سنبت وغیرہ کی مطابق کرتے ہین.
اعداد کے چار درجہ ہین - پہلا احاد - دوسرا عشرات - تیسرا مات - چوتھا الوف - مثال اول لفظ ادب
اس مین چارون حرف درجہ احاد مین ہین - مثال دوم - علم - اس مین تینون حرف درجہ عشرات مین ہین
مثال سوم (مشرق) اسمین تینون حروف درجہ مات مین ہین - مثال چہارم - الوف کی کوئی مثال نہین ملی -
ہان لفظ (سرغ) اس مین (س) عشرات اور (ر) مات اور (ا) احاد اور (غ) الوف مین ہے -

نوع دوم ترفع حرفی - ترفع حرفی کہتے ہین پہنچا دینے درجہ حرف کو اپنے درجہ اصلی سے درجہ بالا پر یعنی
بدل دینا حرف کو اوس کے مابعد سے - مثلاً (و) کو (ز) سے اور (ا) کو (ب) سے اور (ح) کو (ط)
سے اور (د) کو (ہ) سے ترفع حرفی کیا تو لفظ واحد سے (زبطہ) حاصل ہوئی - نوع سوم ترفع
طبعی - ترفع طبعی کہتے ہین بدلدینے حرف کو موافق طبیعت حرف کے یعنی خاکی کو آبی اور آبی کو بادی
اور بادی کو آتشی سے - چونکہ عنصر آتش کا سب سے بالا ہے - اور اوس سے بالا کوئی دوسرا عنصر
نہین اسواسطے حروف آتشی کا ترفع نہین ہوتا اسلئے حروف آتشی کو اپنی ہی جگہ چھوڑ دیتے ہین اٹھائیس
حروف مین سے سات حروف آتشی - سات بادی سات آبی - سات خاکی - اس تفصیل کے ساتھ مین
حروف آتشی ا - ہ - ط - م - ف - ش - ذ + حروف بادی ب - و - ی - ن - ص - ت -
ض - حروف آبی - ج - ز - ک - س - ق - ث - ظ - حروف خاکی - د - ح - ل - ع - ر -
خ - غ - حروف آتشی کے لئے ضمہ - حروف بادی کے لئے فتحہ - حروف آبی کے لئے کسرہ -
حروف خاکی کے لئے جزم مقرر ہے - دوم بسط عددی ملفوظی - وہ یہ ہے کہ ہر حرف کو ملفوظی کرین

ترفع حرفی

ترفع طبعی

بسط عددی ملفوظی

اور اوس کے عدد لیکر دوسرے حروف حاصل کرین۔ مثلاً حروف لفظ واحد کو ملفوظی کیا تو واو۔ الف
حا۔ دال۔ ہوئے۔ اب عدد واو کے تیرہ ہوئے اور تیرہ عدد کے حروف ج۔ ی۔ ہین اور عدد الف
کے ایکسو گیارہ ہوئے اور حروف ایکسو گیارہ عدد کے ق۔ ی۔ ا ہین۔ عدد حا کے نو ہین حرف
نو عدد کا طا ہے۔ عدد دال کے پینتیس ہین حروف اونکے ہ۔ ل۔ ح ہین بسط عددی ملفوظی سے جتنے
حروف لفظ واحد کے حاصل ہوئے یہ ہین۔ ج۔ ی۔ ق۔ ی۔ ا۔ ط۔ ہ۔ ل۔ سوم بسط تضاعف
بسط تضاعف بسط تضاعف کہتے ہین دوگنا کر دینے اعداد حروف کو۔ مثلاً لفظ واحد کو بسط تضاعف کیا
تو حرف واو کہ چھ عدد ہین جب دوگنا کیا تو بارہ ہوئے اور حرف اسکے ب۔ ی ہین الف کا ایک
عدد ہے دوگنا کیا دو ہوئے حرف اس کا ب ہے۔ حرف حا کے آٹھ عدد ہین دوگنا کیا سولہ ہوئے
حرف اسکے و۔ ی ہین۔ دال کے چار عدد ہین دوگنا کیا آٹھ ہوئے حرف اس کا ح ہے۔ قاعدہ تضعیف
سے لفظ واحد کے جتنے حروف ہوتے یہ ہین ب۔ ی۔ ب۔ و۔ ی۔ ح۔ چہارم بسط تقوی۔ اسکی
تین قسمین ہین ایک ضرب باطن کا۔ باطن حروف مین اونکے اعداد اصل کے ساتھ۔ دوسری ضرب ظاہر کی
ظاہر حروف مین بموجب اعداد درجون حروف کے۔ تیسری ضرب باطن کی ظاہر حروف مین۔ مثلاً لفظ واحد
کی ضرب باطن در باطن بہ تعداد اعداد اصلی کرین تو حرف واو کے چھ عدد ہین چھ سے ضرب دی چھتیس
ہوئے اور حرف اونکے و۔ ل۔ ہین الف کا ایک عدد ہے ایک کو ایک سے ضرب دی ایک ہی ہوا
حرف اس کا آ ہے۔ ح کے آٹھ عدد ہین آٹھ سے ضرب دی تو چونسٹھ ہوئے حرف اس کے د۔
س۔ ہین۔ دال کے چار عدد ہین چار سے ضرب دی سولہ ہوئے حرف اسکے و۔ ی ہین۔ بقاعدہ
ضرب باطن در باطن حروف بہ تعداد اعداد اصل جو حروف لفظ واحد سے حاصل ہوئے یہ ہین۔ و۔ ل۔
ا۔ و۔ س۔ و۔ ی۔ دوم ضرب ظاہر۔ ظاہر حروف مین بموجب اعداد درجون حروف کے۔ مثلاً لفظ
سعید کہ سین بموجب ترتیب ابجد۔ پندرھوین درجہ مین ہے۔ جب پندرہ کو پندرہ سے ضرب دی تو دوسو پچیس
ہوئے اور حروف اونکے ہ۔ ک۔ ر ہین عین کہ سولھوین درجہ مین ہے سولہ سے ضرب دی تو دوسو چھپن ہوئے
حروف اس کے و۔ ن۔ ر ہین۔ یا کہ دسوین درجہ مین ہے دس سے ضرب دی سو ہوئے حرف اس کا ق ہے
دال چوتھے درجہ مین ہے۔ چار سے ضرب دی سولہ ہوئے۔ حرف اسکے و۔ ی ہین۔ جملہ حروف کہ بقاعدہ
تقوی ظاہر در ظاہر بموجب اعداد درجون حروف کے لفظ سعید سے پیدا ہوئے یہ ہین ہ۔ ک
ر۔ و۔ ن۔ ر۔ ق۔ و۔ ی۔ سوم ضرب باطن در ظاہر حروف مثلاً سین لفظ سعید کہ ساٹھ عدد ہین
اوسکے درجہ اعداد مین کہ پندرہ ہوا ان سے ضرب دی نو سو ہوئے حرف اس کا ظ ہے۔ عین کہ ستر

عددہین اوسکے درجہ اعداد مین کہ سولہوان ہی ضرب دی ایکہزار اکیسویں ہوے ۔حروف اوس کے ۔ک
ق ۔غ ہین ۔دال کہ چار عددہین اوسکی درجہ اعداد مین کہ چوتہا ہے ضرب دی سولہ ہوے حروف اسکے
و ۔ی ۔ہین ۔مجموعہ اون حروف کا جو لفظ سعید سے بموجب اس بسط کے حاصل ہوے یہ ہے خ ۔
ک ۔ق ۔غ ۔ق ۔د ۔ی ۔پنجم بسط زُبر و بینات ۔وہ یہ ہے کہ حرف کو بسط ملفوظی کرین ۔مثلاً لفظ
سعید کو ملفوظی کیا تو س ۔ی ۔ن + د ۔ا ۔ل + ہوے اب انمین ہر تین حرف ملفوظی کی حرف اول کو زبر اور
اخیر کو بینات کہتے ہین ۔مثلاً حرف سین مین تین حرف ہین ۔س ۔ی ۔ن ۔تو حرف اول یعنی ۔س کو زبر اور ی
ن کو بینات کہتے ہین ۔اسیطرح ۔عین مین ۔ع ۔زبر ۔ی ۔ن ۔بینات ہین ۔اور دال مین ۔د ۔زبر ۔ا ۔ل
بینات ہین ۔ششم بسط تنصیف وہ یہ ہے کہ اعداد حروف کی یہانتک تنصیف کرین کہ کسر آئے پہر اون حروف
کے اعداد لیکر اعداد سے حرف بناتے ہین مثلاً لفظ سعید کو جب بسط تنصیف کرین تو سین کہ ساٹھ عدد ہین
نصف کیا تیس ہوے حرف اس کا ل ہے ۔پہر تیس کو نصف کیا تو پندرہ ہوے حروف اس کے ہ
ی ۔ہین ۔چونکہ پندرہ کو نصف کرنے مین کسر آتی ہے اسلئے پندرہ کا نصف ناممکن ۔عین کے
ستر عدد ہین نصف کیا پینتیس ہوے حروف اوس کے ہ ۔ل ہین چونکہ پینتیس کی تنصیف مین کسر آتی ہی
اسلئے پینتیس کا نصف نہوگا ۔یا کے دس عدد ہین نصف کیا پانچ ہوے حرف پانچ عدد کا ہ ہے
اب پانچ کی نصف کرنے مین کسر آتی ہے اسلئے پانچ کا نصف نہوگا اب دال کو لیا کہ چار عدد ہین
نصف کیا دو ہوے حرف اس کا ب ہے بعدہ دو کو آدہا کیا تو ایک ہوا اور حرف ایک عدد کا ا ہے
مجموعہ اون حروف کا جو لفظ سعید سے بقاعدہ تنصیف ہوا یہ ہے ۔ل ۔ہ ۔ی ۔ہ ۔ل ۔ہ ۔ا
ہفتم بسط مداخل اربعہ وہ یہ ہے کہ جس لفظ یا عبارت کو چاہین بحساب ابجد عدد لین ۔اور اعداد سے
حروف لین ۔اعداد حروف کی چار قسمین ہین ۔کبیر ۔وسیط ۔صغیر ۔اصغر ۔کبیر وہ ہی کہ اعداد اصلی الفاظ
یا عبارت کے ہون جتنے بھی ہون ۔وسیط وہ ہے کہ اونکو احاد کیطرف سے ایک درجہ کم کرین اور عدد
صغیر وہ ہے کہ وسیط سے ایک درجہ کم کرین ۔عدد اصغر وہ ہی کہ صغیر سے بہی ایک درجہ کم ہون ۔
مثلاً لفظ سعید کے ایکسو چوالیس عدد ہین اور حروف اوس کے ۔د ۔م ۔ق ۔ہین یہ عدد کبیر ہوے
ان اعداد مین تین درجہ ہین ۔پہلا احاد کا کہ چار ہے ۔دوسرا عشرات کا کہ چالیس ہے ۔تیسرا درجہ
مات کا جو سو ہے ۔جب اسے وسیط کرین ایک مرتبہ احاد کو عشرات مین ادغام کرین تو اعداد ایک سو
آٹھ ہوے ۔حروف اسکے ۔ح ۔ق ہین ۔اب اسے صغیر کرین تو صغیر کو حافظ مرتبہ عشرات کا ہے
احاد مین کہ آٹھ ہین ادغام کرین تو اٹھارہ ہوے ۔اسطرح (۱۸) اور حروف اس کے ۔ح ۔ی

بسط زبر و بینات (۵)

بسط تنصیف (۶)

بسط مداخل اربعہ (۷)

ہین ۔ اب اگر اس صغیر کو اصغر کرین تو احاد کو عشرات مین ادغام کرین تو اسطرح نو ہوتے ۔ (۹)
حرف اس کا ط ہے ۔ مجموعہ حروف کا کہ بسط ملاحظل اربعہ سے حاصل ہوئے یہ ہین د ۔ م ۔ ق ۔ ح
ن ۔ ہ ۔ ی ۔ ط ۔ تو اعداد بسط حروف کے تین سو ساٹھ ہین مبتدیون کے لیے اسقدر کافی سمجھی گئی
انتہی ۔ جاننا چاہیے کہ علم جفر مین حروف چار قسم کے ہین ۔ اول ترفع دوم ترقی سوم مساوات
چہارم تنزل ۔ تفصیل اسکی یہ ہے حروف ترفع ۔ ب ۔ د ۔ و ۔ ح ۔ ی ۔ ل ۔ ن ۔ حروف ترقی ۔ ع
ص ۔ ت ۔ ر ۔ خ ۔ ض ۔ غ ۔ حروف مساوات ۔ ا ۔ ج ۔ ہ ۔ ز ۔ ط ۔ ک ۔ م ۔ حروف تنزل
ظ ۔ ذ ۔ ث ۔ س ۔ ق ۔ ف ۔ ش ۔ حساب جمل کی تین قسمین ہین اول صغیر ۔ دوم وسیط ۔ سوم کبیر
جمل صغیر وہ ہے کہ بحساب ابجد عدد مقررہ ذات حرف کے لین جیسے ایک عدد الف کا اور اسی کو
زبر کہتے ہین ۔ جمل وسیط وہ ہے کہ حروف کے نام مین جتنے حروف ہون اون مین سے حرف اول کو
چھوڑ دین اور اعداد باقی حروف کے بحساب ابجد لین ۔ جیسے الف سے آ ۔ چھوڑ دیا ۔ اور ان کے
عدد لے لیے پس الف کے عدد ایکسو دس ہوے اور اسی کو بینات کہتے ہین ۔ جمل کبیر وہ ہے کہ زبر و بینات
یعنی تمام حروف اسم حرف کو لکھین اور اون سب کے عدد شمار کرین ۔ جیسے الف ا ۔ ل ۔ ف پس
جملہ عدد حروف اسم حرف یعنی الف کے ایکسو گیارہ ہوے ۔ عزیزی سید این علی صاحب جمل
مراد آبادی نے کہ مجھسے برادرانہ خصوصیت رکھتے ہین اور اردو زبان کے لائق شاعر ہین عربی
زبان کی ایک قلمی کتاب تحفتاً مجکو دی ۔ اوس مین یہ مضمون نظر سے گذرا ۔ زبر و بینات قاعدہ قدیم ہے
اور حکیم ارسطاطالیس وزیر شاہ سکندر کی ایجاد ہے ۔ حکیم بطلیموس نے اس قاعدہ کی بڑی تعریف کی ہے
اور اس قاعدہ کا نام جمل کبیر رکھا ہے ۔ معلوم ہو کہ تاریخ کے لیے زبر مقرر ہے ۔ اور بینات تفریح طبع
مورخ ۔ اسیواسطے بینات مین تاریخ کم کہتے ہین ۔ متقدمین مین کسی نے بینات کو معما مین داخل نہین کیا ہے
ہان رسالے صرف ملا شرف الدین علی یزدی کی ہے ۔ جیسا کہ انہون نے حلل مطرزین لکھا ہے ۔ میرے
نزدیک تاریخ اور معما کو ایک کہنا عقل و علم کا خون کرنا ہے ۔ خوبی تاریخ یہی کہ دشوار گذار نہو ۔ اور خوبی
معما یہ ہے کہ دشوار گذار ہو ۔ آسانی سے سمجھ مین نہ آئے ۔ میر شمس الدین کہتے ہین ؎

تاریخ بقانون معما گفتم خورشید زران یافتہ با ماہ تمام

ماہ سے بقاعدہ ترادف شہر مراد ہے اور تمام (لکھتی) یعنی تیس ہوتا ہے ۔ اور زر اون کے عدد سترہ ہین
پس ان اعداد کو لفظ خورشید پر زیادہ کرین تو ایکہزار ایک سو کے ہوتے ۔ جو لوگ عقل رکھتے ہین وہ سمجھ سکتے
ہین اس تاریخ سے اور معما سے کیا نسبت ۔ صاحب ہفت قلزم کہتا ہے ۔ لغت عرب کی بنا اٹھائیس و ...

جفر

جمل

جمل کبیر

ارسطاطالیس

ہفت قلزم

اونکی تین قسمین ہین۔ قسم اول کو مسروری کہتے ہین وہ دو حرفی ہوتے ہین - وہ بارہ یہ ہین - با۔ تا۔ ثا -
حا خا را زا طا ظا فا۔ ہا یا۔ قسم دوم کو ملفوظی کہتے ہین وہ سہ حرفی ہوتے ہین - وہ تیرہ حروف
یہ ہین - الف - جیم - دال - ذال - سین - شین - صاد - ضاد - عین - غین - قاف - کاف - لام
قسم سوم کو مکتوبی کہتے ہین - وہ مکتوب مستوی ہوتے ہین اور انکا آخر پہلا حرف ہوتا ہے - وہ تین حرف
یہ ہین - میم - نون - واو - انہین ملفوظی بھی کہتے ہین - پ - چ - ژ - گ - یہ چار حرف مخصوص عجمیونکے ہین
لغت فارسی کی بنا چوبیس حروف پر ہے - ثا - حا - صاد - ضاد - طا - ظا - عین - قاف - یہ آٹھ حرف لغت مادری مین بہت
کمی کے ساتھ آئے ہین

واضح ہو کہ تاریخ کی بنا حروف مکتوبی پر ہے نہ ملفوظی جیسے مصطفیٰ و مرتضیٰ کہ ملفوظ الف ہے اور مکتوب یائے تحتانی پس عدد حرف مکتوب کے لیے جائینگے نہ ملفوظ کے اسیواسطے عدد یا کے محسوب ہونگے نہ الف کے نیز اس الف کو فارسی والے بہ رعایت صورت کے یائے معروف پڑھتے ہیں اور بحالت تخفیف واو سے بدلکر عیسوی و موسوی پڑھتے ہیں۔ اسیطرح حرف مشدد میں ایک حرف محسوب ہوگا جیسا کہ صاحب ہفت قلزم کہتا ہے مشدد میں تکرار حرف ہوتی ہے اسطرح کہ حرف اول ساکن دوسرا متحرک پڑھا جاتا ہے جیسے بائے موحدہ محبّت و تائے فوقانی تتبّع و ثائے مثلثہ مؤثّر و جیم تازی موجّہ و حائے مہملہ موحّد و خائے معجمہ مفخّم و دال مہملہ مکدّر و ذال معجمہ لذّت و رائے مہملہ خرّم و زائے معجمہ عزّت و سین مہملہ مؤسّس و شین معجمہ محشّی و صاد مہملہ حصّہ و ضاد معجمہ مرضّع و طائے مہملہ معطّر و ظائے معجمہ معظّم و عین مہملہ منعّم و غین معجمہ توغّل و فائے مصفّا و قاف توقّع و کاف مذکّر و لام مشلّل و میم ہمّت و نون مونّث و واو تفوّق و ہائے مطہّر و یائے تشیّع وغیرہ مؤلف اگر مورخ عبارت میں تمام الفاظ مشدد لائے یا بالتخصیص الفاظ مشدد کو مقید کرے اور مکرر عدد دے تو وہ صنعت ہے۔ مگر نظم و نسق الفاظ ناممکن جسطرح مورخ کسی موقع پر تمیز حکم کرے مگر خوبی و لطف ہاتھ سے نجانے۔ مینے بھی ایک تاریخ کہی ہے۔ افسوس کہ باولی کے ہم معنی مجھے کوئی لغت نہ ملا مجبوراً چاہ باولی لکھنا پڑا۔

تعمیر مسجدے جو امیر علی نمود	تاریخ سال جستم و فرمود زاہدے
ہجری است بامشدد حفظ علی لطابعہ	بر چاہ باولی شدہ تیار مسجدے

ف ۷ ۹ ۱۲ سنہ ہجری

خوبی فن یہ ہی کہ کلام دلچسپ ہو واقعہ کا مظہر ہو معماکیطرح نہو۔ شاہ غلام حسین کا جب انتقال ہوا محلہ نواب پورہ مرادآباد میں مزار بنایا گیا۔ ایک شخص نے (داغ جگر) تاریخ نکالی اور محمود خان کے انتقال کی تاریخ (داغ ذگر) نکالی خوبی یہ ہے کہ یہ دونون بزرگ ایک ہی مرشد سے بیعت تھے۔ اور ایک ہی احاطہ کے اندر ان دونون کی قبرین ہین۔ خیال رہے کہ تاریخ حشو سے پاک ہو نواب کلب علیخان والی رامپور کے کتب خانہ کی تاریخ۔ کتب خانہ علوم دینیہ نکالی معلوم ہو کہ لفظ دینیہ نے کتب خانہ کو خاص کر دیا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے اس کتب خانہ مین صرف تفاسیر و احادیث وغیرہ ہین حالانکہ کتب خانہ مین صرف و نحو عروض و قوافی معانی بیان حقیقہ کہانی وغیرہ وغیرہ ہر طرح کی کتابین موجود ہین اسیطرح ایک شخص نے مرض بواسیر کے نسخون کی کتاب کی تاریخ (سیر امراض) نکالی۔ خیال کیجیے کہ کیسی بیہودہ تاریخ ہے۔ حالانکہ اس کتاب مین مرض بواسیر کے سوا کسی دوسرے مرض کا نام تک

شاہ غلام حسین

نواب کلب علیخان

سیر امراض

ہنین پہر کتاب کا نام نسر امراض کیونکر مناسب ہے ۔ اسیطرح ایک لکھنوی نے اپنے مکان کی تاریخ (غرفہ آباد) اور نواب آصف الدولہ حکمران لکھنؤ کی وفات کی تاریخ (غریب است) کہی ہے صورت و معنی مین غریب تاریخ کے ساتھ بے ربط ہی اسلئے کہ غریب کے ایک معنی مسافر کے اور دوسرے نادر کے ہین اور تاریخ مین نادر مراد ہے نان صرف بغیر اعداد کی دوسرے غرفہ کے معنی بالا خانہ و کنار بام کے ہین ۔ پارسی مین اسے بر دارہ کہتے ہین مکان کو غرفہ کہنا جلال لکھنوی کا ہی کام ہے ۔ افسوس کہ ان دونون تاریخون کو بھی کاتب اعمال نے حکیم غلام علی صاحب جلال لکھنوی کے ہی نامہ اعمال مین لکھا ہے عبدالغفور خان نساخ ؎

کہر کی اک دوست نے نکالی ہی — سیر کے واسطے سوے بازار

کیا نکالی ہے بے بدل تاریخ — لفظ "غرفہ" سے مینے آخر کار

۱۲۹۵

غرفہ بمعنی دریچہ اساتذہ نے بہی لکھا ہے ؎

بستم و شوخ بچو غرفہ نشین — سامری عشوہ در پلک دارد

پلک کے معنی فارسی مین علاوہ چشم کے ہین جسے ہندی ہین بوسہ کہتے ہین اسطرح یہ قصہ ہے کہ شیخ امام بخش ناسخ نے تاریخ سلطنت غازی الدین حیدر شاہ لکھنؤ کی کہی جو آگے مذکور ہوگی جب حکیم مہدی پہر عہدہ وزارت پر آئے ناسخ خوف سے کانپور اور کانپور سے الہ آباد چلے گئے اسی حالت مین دیوان مرتب ہوتا جاتا تھا یون ہی چھوڑ دیا اور نام تاریخی (دفتر پریشان) رکہا بعدہ ناسخ کے شاگردون نے بڑی کوشش و جانفشانی سے دیوان مرتب کیا اب نام خلاف ترتیب اور ترتیب خلاف نام ہو گیا ۔ تاریخ ولادت شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ

شاہ روئے زمین و شاہجہان — لمعہ آفتاب عالمگیر

۱۰۰۰ھ

کلیم ہمدانی

بود ہمحمد کہ از پرتو خورشید عدم — سایۂ مرحمتی بر سر عالم آمد

نیر انہ فلک بادشہی کرد طلوع — شاہ شاہان جہان قبلۂ عالم آمد

میرے نواب کلب علیخان کے چہوٹے لڑکے کی تاریخ یون نکالی ہی = جمشید سید فریدون فر ۔

تاریخ منظوم

زبان تاریخ مین بہکی خوشی سے — کہا سید فریدون فر جمشید

۱۳۰۵

تاریخ ہمایون بادشاہ

ہمایون بادشاہ آن شاہ عادل — کہ فیض خاص او بر عام افتاد
بنائے دولتش چون یافت رفعت — اساس عمرش از انجام افتاد
چو خورشید جہان تاب از بلندی — بپایان در شار شام افتاد
جہان تاریک شد در چشم مردم — خلل در کار خاص و عام افتاد
قضا از بہر تاریخش رقم زد — ہمایون بادشاہ از بام افتاد
۹ ۶ ۲ ھ

تاریخ وفات شیر شاہ

شیر شاہے کہ از صلابت او — شیر و بز آب را بہم مے خورد
چون برفت از فنا بدار بقا — سال تاریخ او ز آتش مرد
۹ ۵ ۲

تاریخ وفات نور الدین جہانگیر بادشاہ

چو تاریخ وفاتش جست کشفی — خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت
۱۰۳۷ ھ

تاریخ وفات شاہجہان بادشاہ

سال تاریخ فوت شاہجہان — رضی اللہ گفت اشرف خان
۱۰۷۶

تاریخ تولد نواب شجاع الدولہ

ولد نواب منصور خان

تولد شد پسر وقت منصور — بر آمد آفتاب از مشعل نور
۱۱۴۴ ھ

تاریخ وفات سعادت علیخان ع — آہ شد گنج سعادت در زمین
۱۲۲۹ ھ

تاریخ بنائے مقبرۂ مذکور سواری حضرت عباسؑ جو قتیل لکھنوی نے کہی ہے ع
این گنبد جدید بنائے سعادت است
۱۲۱۷ ھ

ہمایون بادشاہ
شیر شاہ
شجاع الدولہ

بنائے سعادت میں اشارہ ہے کہ یہ عمارت بزمانہ سعادت علیخان میں بنی تھی - جب شاہزادہ داور بخش حسون حکیم نے شاہزادہ شہریار کی آنکھیں نکال لیں - تب شاہزادہ نے یہ قطعہ پڑھا - قطعہ

نرگس گلاب ار چہ نتوان کشید — کشیدند از نرگس من گلاب

اگر از تو پرسند تاریخ من — بگو کور شد دیدۂ آفتاب

۱۰۳۷

ابراہیم خان فتح جنگ نے ۱۰۰ھ میں مسجد بنوائی (بنائے کعبہ ثانی نہاد ابراہیم) ایک شخص نے تاریخ کہی - دیوان بہادر سنگھ کے بیٹوں کی مکتب نشینی کی تاریخ امیر الدین بریلوی نے خوب کہی ہے

اتفق عجب گفت لبشرہٰ — رب یسر و لا تعسر

۱۲ھ ۴۴

مؤلف

خواند بسم اللہ چو ابرار حسین — سرو قد خاست دل بسم اللہ

کرد تسلیم تاریخ رقم — شادی ہستش بسم اللہ

۱۲ھ ۹۳

جب نادر شاہ نے دہلی پر فتح پائی مورخ نے - دہلی خراب شدہ ۱۱۵۱ھ نواب کلب علیخان کے عہد ریاست رامپور میں فتور عظیم پیدا ہوا مورخ نے - انقلاب ریاست رامپور ۱۲۹۶ھ کہا میرزا محمد علی خلیل اصفہانی ملازم سرکار رامپور کے دو لڑکوں کی تاریخ بصنعت فارسی لکھی ہے ۱۲ھ

شہر آخرین در کاخ شد ا — لب چون مہر و مہ دو پور پیدا

یکے قبل از رحیل شاہ خاور — دوم بعد از طلوع ماہ انور

دو تا نام گرامی گفت تسلیم — بہ یک رشتہ دو گوہر سفت تسلیم

یکے را میرزا فضل علی دان — دوم را میرزا افضل علی خوان

۱۲۷۹ — ۱۲۷۹

شاہ اکبر نے انگوٹھی بنی - شاعر نے عبارت سے تاریخ کو اشارہ کیا - شاعر نے (نگین تری) کہا اکبر نے دوسری انگوٹھی بنی شاعر نے (دو انگشتری) کہا - دیکھو کہ دوسرا مادہ تاریخ پہلے مادہ تاریخ سے پیدا ہوا حرف یا کہ وہ عدد میں لفظ دو سے جو یا کے مساوی الاعداد ہے بدلیا تاریخ گوئی کا یہی کمال ہے کہ مادۂ تاریخ بے تکلف ہو - جس سے پاک اور بدیہہ گوئی مزید بر آن میں ریاست رامپور میں ایک روز سید منصور علی سید تخلص کے ہاں بیٹھا تھا کسی دوست نے

توت پہنچے تبدیلے (بے یہ شہتوت گلابی میوہ) کہا۔ شہتوت گلابی میوہ توت فروشوں کی
۱۲ ھ ۶۵
صدا ہے۔ مولف سے

گنارم صبحگہ در کوچہ افتاد ٭ بنوحہ خالو خالو گفت یک زن

شنیدم قول و اعدادش شمردم ٭ عیان از لفظ شد تاریخ شیون

۶۳ + ۷۲

۱۲ ھ ۷۴

والد مرحوم منشی احتشام الدین اگرچہ شاعر نہ تھے مگر سخن فہم تھے مرادآباد سے وطن کو تشریف لا رہے تھے میں ہمراہ تھا۔ ہلال شوال دیکھکر فرمایا جہانگیر بادشاہ نے ہلال شوال دیکھکر یہ مصرع کہا تھا۔ ع ہلال عید چو بر آسمان ہویدا شد ٭ دوسرا مصرع نور جہان نے کہا ع کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد ٭ بعض لوگ اس مصرع کو کلیم ہمدانی کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ ابھی ابھی چند قدم نہ گئے تھے کہ مینے عرض کیا سے

بحکم حضرت شاہ شد خیال سال گل ٭ ہلال عید چو بر آسمان ہویدا شد

بخواند مصرعہ بیگم مورخ طبعم ٭ کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد

۱۲ ھ ۶۱

میں زلیخائے جامی پڑھتا تھا اور میرے سبق کا آخری شعر یہ تھا۔ وداع کلبۂ تنگ جہان کرد ٭ وطن بر اوج کاخ آسمان کرد ٭ اتفاق سے اوسی روز مرادآباد میں مولوی محبوب علی کے انتقال میں مجمع عوام و خواص کا تھا تاریخ کا ذکر ہوا۔ مینے فی الفور یہ تاریخ پڑھی سے

فقیہ عصر محبوب علی نام ٭ وداعِ کلبۂ تنگ جہان کرد

رقم تسلیم زد از کلک جامی ٭ وطن بر کاخ اوج لامکان کرد

۱۲ ھ ۶۴

منشی غلام حسین وکیل عدالت مرادآباد نے ریختہ خانہ بنوایا مینے تاریخ پڑھی سے کہ تاریخ ریختہ خانہ ریختہ ہے ۱۲۶۷ھ — تاریخ طبع دیوان راجہ کشن کمار صاحب وقار تخلص رئیس سہسپور بلاری سے

بحمد فضل خدا شد طبع دیوان وقار آن ٭ کہ یک مصدر وقار گشت اے تسلیم در عالم

ز جا بر بود طبعم را خیال سال طبع او ٭ بگوشم گفت ہاتف کن رقم دیوان تسنیم

۱۲ ھ ۹۱

معلوم ہوا کہ تاریخ کی چار قسمیں ہیں۔ نوع اول صوری۔ نوع دوم معنوی۔ نوع سوم صوری و معنوی۔

تاریخ صوری

نوع چہارم تعمیہ - نوع اول صوری مطلق یہ ہی کہ اعداد مظہر تاریخ ہون - صنعت اوسکی یہہ ہے کہ الفاظ سے
نہ معلوم ہون یہ قسم بہت آسان اور لطافت شاعری و نزاکت معنوی سے عاری ہی - سعدی سے

و آن مدت کہ ما را وقت خوش بود ٭ ز ہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود

مولانا روم سے سید برہان تاریخ این سودا و سود ٭ سال ہجرت شش صد و شصت و دو بود ٭ مثنوی کو صیقل
ارواح بود ٭ باز گشتنش روز استفتاح بود ٭ رباعی

سلطان تیمور کہ مثل او شاہ نبود ٭ در ہفت صد و سی و نہ آمد بہ وجود

۷۳۹

در ہشت صد و ہفت کرد عالم بدرود ٭ در ہفت صد و ہفتاد و یکے کرد خروج

۸۰۷

نوع دوم معنوی

معنوی

وہ یہ کہ استخراج سے اعداد حاصل ہون یعنی حروف تاریخ مظہر مضمر و سطور [?] ہون اسکی تین قسمین ہین قسم اول وہ
ہے کہ ذات حرف سے عدد لین - جیسے الف کا ایک با کے دو جیم کے تین - دال کے چار اس قسم کا نام زبر ہے
سے سال ترمیل [?] مولوی مسلم کال و ضیا [?] گاہ ٭ تاریخ وفات ابی طالب کلیم ہمدانی از غنی کاشمیری ع
گفت تاریخ وفاتش آن غنی ٭ طور معنی بود روشن از کلیم
تاریخ وفات بابر بادشاہ سے جا کے فردوس ابد گزید بابر بادشاہ ٭ تاریخ وفات اکبر بادشاہ از آصف خان
جعفر سے فوت اکبر خدا از قضائے اللہ ٭ گشت تاریخ فوت اکبر شاہ ٭ تاریخ تولد شہاب الدین
محمد شاہجہان بادشاہ سے خرد تاریخ سال مولدش را ٭ رقم زد ظل جاوید الٰہی ٭ تاریخ جلوس عالمگیر
بادشاہ خیر الملوک - قسم دوم وہ ہے کہ ذات حروف سے اسم ذات بنا لین - اور اونکے اعداد سے
تاریخ نکالین جیسے (د) دال - صورت پہلی بالتلفظ ہے - دوسری کتابت ملفوظ [?] - پہلی صورت مین
دال کے چار عدد لئے جاتے ہیں - اور دوسری مین بینبیس [?] - اس قسم کو مکتوبی و بینہ کہتے ہین - مولوی [?]
کہتے ہین کہ بینات بفتح بائے موحدہ و تشدید تحتانی مکسور اس کے معنی روشن کرنے والیون اور بھی
گواہ ہونے کے ہین - بینات جمع ہے بینہ کی اور بینات حساب ابجد کی ایک قسم ہے وہ یہ کہ اسم کو باعتبار
تلفظ کے لین یعنی دو حرفی کے جب دو حرف لئے تو حرف اول کو جسکے کہنے میں چھوڑ دیا حرف ثانی کو کہ
الف ہے ایک عدد لین - اور سہ حرفی مین حرف اول کو چھوڑ دیا اور دو حروف باقیماندہ کو قائم رکھین
اور اونکے عدد لین حروف دو حرفی با - تا - ثا - حا - خا - را - زا - طا - ظا - فا - ہا - یا -
حروف سہ حرفی الف - جیم - دال - ذال - سین - شین - صاد - ضاد - عین - غین - قاف - کاف - لام

قسم دوم

قسم سوم

میم - نون - واو - حروف دوحرفی کو مسروری اور حروف سہ حرفی کو ملفوظی و مکتوبی کہتے ہین -
ایک اور حساب ہی - جسکا نام ملفوظی ہے وہ آئندہ ذکر ہوگا - میم - نون - واو - مقلوب مستوی ہین -
اور مکتوبی بھی - تنبیہ جب کاف مکسور کے عدد زبر مین چھبیس قرار پایے تو حسب قاعدہ لازم ہوا کہ بینات
مین بیاسی عدد لئے جاتین جیسے (کاف - یا) میرے نزدیک یہ حرف محتاج سند نہین بحکم قانون تحریر
(سند) بعض لوگ حروف مسروری کو یا کے ساتھ لکھتے ہین اور تاویل امالہ کرتے ہین اور زبان فارسی مین
عدد بینہ کے لیتے ہین - یہ رکاکت سے خالی نہین - غنی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ نے دیوان ناسخ کی
تاریخ زبر و بینات مین (دیوان ناسخ) نکالی ہے - تشریح قاعدہ استخراج مین اجتہاد کیا ہے
مجموعہ اعداد حروف زبر کا سات سو اسی قایم کیا ہے - د ی و ا ن ن ا س خ
٦٠٠ ٦٠ ١ ٥٠ ٥٠ ١ ٦ ١٠ ٤
مجموعہ اعداد حروف بینات کا چار سو پچاس = د ی و ا ن ن ا س خ
کل (١٢٣٠) الف کو واو یا یا کے ساتھ بدلنا خاص ہندیون کے لیے ہے فارسی مین نہین ہے
چنانچہ ہمنے الف جائے سلیقہ کو اردو غزل کے ایک شعر مین بدلا ہے ۔

جسم و بینی کی تری یار نئی بہتی ہے ۔ سیدھی الٹی یہ لکھی طوطے اک استاد کی ہے

البتہ مکتوبی و ملفوظی - ہندی یہ دس حرف مین بے تے ثے - حے - خے - رے - زے
فے - ہے - یے - اسیر لکھنوی نے مد مقابل بنکر کہا ہے اسی قید کے ساتھ شیخ کی ایک غزل ہے
گو بعد اعتراض و جواب کے اسیر ساکت ہوگئے - مگر یہ غلطی انکی ہے شیخ صنعت جدید کا موجد ہو حرف
استعمال زبان یعنی حرکت حروف موافق ہندیون کے ہی اعداد حروف فرداً فرداً لئے جاتے یعنی بغیر
شمول یاے تحتانی اختراع شیخ ۔

چون صنوبر دی رحمت چون م و ہ ۔ زلف داری ہمچو عنبر لب چون د ک ر

حروف تہجی کی دو قسمین ہین ایک ملفوظی اوسکو اسمی کہتے ہین - دوسری مکتوبی اوسکو مسمائی کہتے ہین -
حاشیہ تکملہ مین لکھا ہے - شرح سما مین جب لفظ ملفوظی اور اسمی لکھتے ہین تو مراد اسمی ہے جیسے
ب - ک - ل - اور جسجگہ مکتوبی و مسمائی لکھین تو مراد اسم ہوگا جیسے با - کاف - لام - قسم سوم
وہ کہ جامع صفات قسم اول و دوم کا ہو - عنایت حسین بلگرامی نے غسل صحت فرمانروائی لکھنو یا
تہنیت غسل بادشاہ دہلی کی تاریخ کہی ہے - سچ یہ ہے اگر معجزہ و کرامات نہ کہین تو سحر کہنے مین شک
نہین - تاریخ ۔ خدیو دادگر سلطان عالم نخل مسیحائی ۞ جو از فضل الہی یافت اکنون صحت کامل
سنش در قطعہ فی نقط اندر مصرع آخر ۞ بجوان در بینات و در زبر بے بیش و کم ایدل ۞

یکے در بینات آمد دگر سنہ درز بر بیبا ؛ بطرز سہل آوردم بہ نظم این صنعت مشکل ؛ کسے
گزین نمط شعرے تواند گفت بسم اللہ ؛ بشاگردئی او خط مید ہم اے خسرو عادل ؛ سحرگاہم
دعا الحمد للہ کار گر آمد ؛ کہ آمد سرور اسلام را آرام دل حاصل ؛ معاً در مصرعہ موج ملک اعداد سال آمد
سر و سر دار و ہر اہل کمال و مالک عادل ؛ کہتے ہین جب مرغ مضمون بازوے شہرت
سنہ ۱۲۶۹ ابینات ۔ زبر ۱۲۶۹
لے اوڑا اور کویکو خانہ بخانہ پہونچا ایک ضیا دنے دام فکر بچہایا اور طائر معنی کو اسطرح صید کیا ؎

دادرس سردار مالک عالم راز ملک ۔۔۔ دادرس سردار کامل مالک رازِ علوم

افسوس کہ وہ بات نصیب نہوئی ۔ تاریخ مین ایک حرف منقوط آگیا ۔ بعض لوگ اس تاریخ کو بھی غیاث حسین
کیطرف منسوب کرتے ہین ۔ بہرحال پہلی تاریخ ماخذ ہے اور دوسری ماخوذ ۔ علاوہ ازین کسی قدر تغیر و تاخیر کے
ساتھ وہی تاریخ ہے ۔ حساب لفظی وہ ہے کہ اعداد حروف الفاظ مین لکھین اور ان حروف کے اعداد لین
جب میری عمر بندرہ سال کی تھی ان دنون بدرچاچ پڑھتا تھا ۔ اوسوقت یہ قاعدہ میری نظر سے گزرا مینے اس
قاعدہ مین تاریخ کہی جو آگے اختراع مولف مین آئیگی ۔ نوع سیوم صوری و معنوی ۔ وہ یہ ہے کہ الفاظ سے
بھی تاریخ پیدا ہو ۔ یہ قسم بہت اچھی ہے اس کو صنع الصنع بھی کہتے ہین ۔ میرے نزدیک صنع الصنع مین
تاریخ کہنا ہر شخص کا کام نہین ۔ فیضی فیاضی سے فدوہ نظم غزالی کہ سخن ؛ ہمہ از طبع خداداد او نوشت ؛
عقل تاریخ وفاتش بدو طور ؛ سنہ نہصد و ہشتاد و نُہ نوشت ۔ مولانا ساسامی تاریخ ولادت ظہیر الدین
۹۸۰ ۹ (numerals over: ۹ ۸ ۰)
بابر بادشاہ ؎

جون درسنہ مہ محرّم زاد آن شہ بکرّم ۔۔۔ تاریخ مولدش ہم آمد شش محرّم
۸۸۸

تاریخ فتح دہلی جو بابر بادشاہ کو ہوئی ؎

گشت در بانی پت ابراہیم شاہ ۔۔۔ شاہ غازی بابر عالی نسب
وقت و روز و سال و تاریخ ظفر ۔۔۔ صبح بود و جمعہ و ہشت رجب

تاریخ ولادت جلال الدین اکبر بادشاہ ؎

للہ الحمد کہ آمد بوجود ۔۔۔ آنکہ از کون و مکان منتخب است
بادشاہے کہ ز شاہان جہان ۔۔۔ اکبرش نام و جلال الشہ لقب است

ضیاء

غیاث حسین

صوری و معنوی
صنع الصنع

فتح دہلی

ع ؎ یہ بیت آنتخاب سے لکہا ہے مورخ نے بجائے روشن لفظ نمط اور بجائے حضرت خاقان اے
خسرو عادل لکہدیا ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ قاطع سب سہنت قلزم مین موجود ہے ۔ مولا صاحب سہسوانی ۔

سال و روز و مہ سال میلاد | شب یکشنبہ و پنج رجب است

خواجہ حسین انصاری نے تاریخ گنبد خواجہ عبید اللہ احرار جسے عبد العزیز خان نے بنایا تھا کہی ہے

خسرو عالی گہر عبد العزیز | ساختہ این عالی بنا از ریب و سنگ

ہست نہ طاق فلک در جنب او | پست چو گوے زمین زیر فلک

معنوی لفظی بود تاریخ آن | سال ہجری نہ صد و پنجاہ و یک

تاریخ از امام بخش ناسخ سے طبع تاریخ سال تاریخ وفات ٭ گفت بست و ہفتم ماہ رجب ٭ دیگر پنجم ذی الحجہ اے ٭ ایضاً از ناسخ حیف روز اول ذلقعدہ بود ٭ تاریخ وفات حسن علی بیگ از سید محمد خان رند تخلص شاگرد خواجہ آتش سے

آہ عمنام حسن آن عاشق نام علی | چون تاریخ نہم ماہ محرم جان سپرد

سال تاریخ وفاتش را جبیتم از خرد | یکہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ہجری شمرد

تسلیم سہسوانی سے

رفت چون احسن ازین دار فنا | در غمم اوگشت عقل و ہوش گم

سال فوتش را لصنع خوان | بود از ماہ ششم بست و نہم

میر حمزہ تاشکندی نے کسی شخص کے وفات کی تاریخ کہی ہے جسکی بنا سہ بر ہے جب نو کے عدد سہ کو تین بار کہیں تو نو سو ننانوے ہوتے ہین وہ مصرعہ حساب جمل سے یون ہوتا ہے ٭ نہ را بر قسم سہ بار ہنولیس ٭ کسی شاعر نے تاریخ وفات امیر علی شیر کہی ہے سے

اوبوت و ش و جیم	پنج حرفے بگفت دشد تسلیم

بوستان خیال کی دوسری جلد کے خاتمہ کی تاریخ محمد یوسف علی خان عزیز شاگرد غالب نے کہی ہے سے

٭ دبیر فلک رتبہ خواجہ امان | عطارد کو جسنے ہین انحراف ٭

گرا یا طلب گار کرین بزم مین | نہ زہرہ بھی مرضی کے ہو برخلاف

رقم قصۂ بوستان خیال | کیا فارسی سے بہ اردوی صاف

نئے طور پر بندہ لکہتا ہے سال | خطا ہو تو فرط عطا سے معاف

لکہو سہل یوسف علیخان عزیز | دو بادو دو میم و دو تا و دو قاف

۲۰۰ ۱۰۰۰ ۸۰ ۴

میرے نزدیک یہ دونون تاریخین بھی لطف سے خالی ہتین - مین نے بھی اسی صنعت تاریخ مین

خواجہ حسین | ناسخ | تسلیم | بوستان خیال

غزل کہی ہے وہ یہ ہی

غزل

سن چہ گویم خوبی بالا ولطف ل و با — ہست آن نشگر داین آت سن وک ور

دیدہ ام دیر جہان صد بار ای کافر سرشت — جون توی سنگین طبیعت نیست دیگر ب و ت

ای نباہ زندگیم وصل تو مرہم زند — ہمچو شانہ در جگر افگندہ ہجران ز و غ

یار جون مژگان اگر برگشت ازمن شکوہ نیست — طالع دارم کہ ہست اوک و ج و ج و ب

باشد آن روزی کہ من گیرم مکرر امتحان — بوسہ چشم تو و ادر کیف جام م ر و ی

روخ تو اگر دیدی زلیخا یک نظر — جون زنان طاعن مصری بریدی ک د و ف

کوکب ای آفاتش ہم جنبش مشتری — کہکشان محسود فرق ورنگ روچ م ر ہ

سع این تصنیف دیدم در کتاب معتبر — حل از صل علی واز رحمۃ اللہ ر م ح

ہست این یک انقلاب از انقلابات جہان — گر نباشد روز و روز حاصل نگردد روز

جون بطرز شیخ ای تسلیم گفتم این غزل

گیرس از ج و دو س وق و ت و ث

ح د ش ق ت ث

۳ ۴ ۳۰۰ ۱۰۰ ۸۰ ۵۰۰

(۱۳۰۷) ھ

نوع چہارم تعمیہ تعمیہ کے معنی لغت مین سنوارنے و چھپانے کے ہین اور کسی ایسی چیز کو بنانا جو قدرے اکثر کہی ہوئے معما کہنے کے معنی ہین معنی اول و ثانی سے مجاز ہے بیان حروف تمیدا س حتل کو انتقاد کہتے ہین اور یہ اعمال علم معما سے ایک عمل ہے اور وہ اشارہ ہے بعض حروف الفاظ سے کہ اوس کے مناسب ہون یعنی جب کسی حرف یا لفظ سے تعمیہ کرین تو اوس سے اشارہ کرینگے اگر تعمیہ کلمہ مقصود کے حرف اول سے ہے تو سر - رخ لب - تاج - اول - ابتدا - بالا - زبر وغیرہ سے اشارہ کرینگے اور حرف وسط کو میان - قلب - دل - جگر - روح - جان - سینہ - کمر - ناف - وغیرہ سے - مگر حرف طاق مین اور حرف اخیر کو پا - دامن - انتہا زیرین - آخر - غایت - نہایت وغیرہ سے جیسے ایک شاعر شمس الدین کے نام کہتے اس مصرعہ مین الفاظ لایا ہے - مصرع اول شام درمیان چمن و دامن نرگس ۔ اول شام سمجہ میان چمن ہم ودامن نرگس سین مہملہ ہے - میرے نزدیک بیچ حرفی الفاظ مین دوسرے حرف کو دوش - گلو - کتف وغیرہ اور حرف چہارم کو ران - زانو - ساق - وغیرہ کہین تو بہت اچہا ہے - مثال لفظ تفضیحی ف ت - بہر

حس گلو یی کمر ۔ تخ زانو یی پا اسطح اور الفاظ بخ حرفی مثل خفقان وغیرہ مین تعمیہ کی

تعمیہ داخلی تعمیہ خارجی

تین قسمین ہین ایک داخلی دوسری خارجی تیسری داخلی بہی اور خارجی بہی یہ تیسری قسم پہلی دونون قسمون سے سخت مگر قدرے دشوار ہے۔ تعمیہ داخلی وہ ہے کہ اگر اعداد مطلوبہ مین کمی آئے تو کسی حرف یا لفظ مناسب مقام کے اعداد دیکر اعداد مطلوبہ پورے کرین ۔ تعمیہ خارجی تعمیہ داخلی کا عکس ہے بعض لوگ کہتے ہین جو کچھ ہو دسیر زیادہ کرین اور اول کو تعمیہ داخلی اور دوسرے کو تخرجہ خارجی کہتے ہین ۔ بعض صرف تعمیہ داخلی و تعمیہ خارجی کہتے ہین بعض تعمیہ یا تدخلہ و تعمیہ یا تخرجہ بعض لوگ کہتے ہین کہ سخنوران واکابران فن نے ان دونون مین نوتک کی زیادتی باکراہ جائز رکھی ہے بعض اسطرف ہین کہ عند الضرورت تاریخ فوتی وغیرہ مین ایک عدد کی زیادتی جائز ہے ۔ صاحب گلشن خیال لکھتے ہین بعض واقعات جنکا وقوع ساعت دپاس وروز مین ہو مثل تولد و فوت و فتوحات و جلوس وغیرہ ان مین کمی و زیادتی جائز نہین مگر وہ واقعات جن کا وقوع دن اور مہینہ مین کامل سے ہو یا روز اول ماہ اول سال مین مگر وہ حوادث جنکے حدوث کو مدت لازم ہو مثل بنائی

تعمیہ

عمارت و تالیفات وغیرہ ان مین ایک سال کی کمی زیادتی جائز ہے زیادہ نہین انتہی ۔ تعمیہ عالم لغت مین اسکے معنی کمی مادہ تاریخ کو کسی حرف یا لفظ یا فقرہ کی زیادتی سے چہپانے یا زیادتی کو کرنے کے ہین الفاظ مناسب اور اچھے طریقہ سے اور حروف تعمیہ و تخرجہ بہی مناسب مقام

تعمیہ و تخرجہ

ہون جیسے تہنیت کے لئے سرور و بہجت و انبساط و نشاط وغیرہ غم کے لئے سرد درد و بکا واہ و نالہ وغیرہ بالعموم لوگ اول کو تعمیہ و ثانی کو تخرجہ کہتے ہین ۔ میرے نزدیک تعمیہ و تخرجہ موجع کے عاجز ہونے کی دلیل ہے ۔ جاننا چاہئے کہ تدخلہ کے لئے لفظ با واو موضوع ہے ۔ اور تخرجہ کے لئے لفظ بے ۔ بآہ بکبر وغیرہ بس بجگہ لفظ بے و بغیر آئیگا معنی نفی کے ہونگے ۔

تنبیہ

اور خصوصاً تاریخ مین تخرجہ کے لئے بے آتا ہے ۔ اسمعیل حسین منیر نے کہ شاعر قابل فہم اور اونکی شاعری واجب التسلیم تھی وفات میرزا سلامت علی دبیر کی تاریخ مین سخت غلطی

وفات دبیر

کی ہے ۔ اور اب ہمنے اوپر بہت بڑا اعتراض لیا ہے وہ یہ ہے ۔ تاریخ وفات دبیر طبعزاد منیر سے

آوخ آوخ کاسمان بنشاند علم و فضل را | در عزائے آفتاب کشور دانش دبیر
آنکہ حاضر در افادہ نگاہ طبعش روز و شب | بود ہمچو طفل ابجد خوان دبیر چرخ پیر
رفت در خلد برین و بے بہار طبع او | شد گلستان معانی زرد مانند زریر
الحق او علاق مضمون بود چون او دیگری | آسمان ہرگز نخواہد دید در دوران نظیر

بی قدوسش بزم ماتم بے گناہش مرثیہ	گو بیا مصر است بے یوسف فلک بے ماہ و تیر
گفت تاریخ وفاتش را تہبر اشکبار	عقل بے دل سدرہ بی جبریل و منبر بی دبیر

۹۲

افسوس کہ جواہر الفاظ نے شاہد تاریخ کے چہرہ پر نقاب ڈالدی اسلیئے کہ لفظ بے منفی ہے جیسا کہ اس قطعہ مین تاریخ جگہ آیا ہے لہذا دل و جبریل و دبیر

عقل	۲۰۰	بے دل	۳۴	حاصل مفروق	۱۶۶
سدره	۲۶۹	جبریل	۲۴۵	"	۲۴
منبر	۲۹۲	دبیر	۲۱۶	"	۷۶
	۷۶۱		۴۹۵		۱۶۶

باقی

۱۰۶۶

مصرعہ سے خارج ہین اور اگر بجاے وفاتش را کے وفات او ہوتا تو مصرعہ اولے حشو سے پاک ہو جاتا۔

تعمیہ داخلی ۔ جب آصف الدولہ والی لکھنو نے حافظ رحمت خان پر فتح پائی شاعر نے تاریخ نکالی

چو شد نواب بر اعدا ظفر یاب	ملایک مژده در عالم دمیدند
ہم از لفظ ظفر جستند تاریخ	بے باقی سر حافظ بریدند

اس تعمیہ مین واقعہ کی جانب اشارہ ہی اور علاوہ معنی ظاہری کے لفظ حافظ ایک اور لطف دے رہا ہے اسلئے باعث جنگ بقیہ زر معاہدہ تھا۔

تعمیہ خارجی تاریخ وفات حضرت رسالت پناہ صلعم

جون جناب نبی بحکم اللہ	شد ز دار فنا بدار بقا
عمر آن شاہ قبلہ آمال	ابن عباس گفت شصت و سہ سال
روز مولود نقل آن محمود	گفت شاہ نجف دوشنبہ بود
لیک تاریخ آن شفیع امم	از ربیع نخست تا بدہم
سال نقلش خرد بہ تعمیہ خواند	از محمد زمانہ خالی ماند

۹۲ ۹۲ ۱۰۲

اہل سنت والجماعت مین بارہ مشہور ہی۔ شاید مورخ کو دہوکہ ہوا ہے۔ عبد الغفور خان نساخ

تعمیہ داخلی

اہل سنت والجماعت

سید کونین فخر انبیا — قبلهٔ روح روان دو جهان
احمد مرسل محمد مصطفی — مقتدائے مردم کرو بیان
گشت چون حق طالب دیدار او — کرد خود عزم وصال حق بجان
همچو جان پاک از پیش نظر — شد بنور رحمت یزدان نهان
گفتم اے نساخ سال نقل او — دل ز آه رفت روح از قدسیان
۳۴ ۵ ۲۱۴ ۲۲۵

تاریخ وفات سیده خاتون جنت حضرت فاطمه علیها التحیه والصلوة ع

وفات

فاطمه آنکه سید مدنی — برگزیدش به بضعة منی
اوست زهرائے بلغ فلد برین — اوست خیر النسا بصدق و یقین
شب آدینه یا دوشنبه بود — که ز دنیا بخلد نقل نمود
بعد شش ماه سید کونین — نقل کرد آن عفیفهٔ دارین
سال نقلش به تعمیه برخوان — ماند دنیا به ماتمش بے جان
۵۴ ۱۱

شاعر

شاعر رفتم بباغ فکر دیدم هر چمن — از بهر چیدن گل تاریخ پنجتن
هر غنچه را گشودم و جستم بهر گلے — ناگه صدائے بلبلے آمد بگوش من
داری بطبع خویش اگر آرزوی سال — تاریخ فوت شان بجو الا ز یاسمن
اول دو حرف بهر محمد و فاطمه — باقی سه حرف بهر حسین و علی حسن
یاسمن — محمد ۱۱ — فاطمه ۱۱ — حسین ۶۱ — علی ۴۰ — حسن ۵۰

حضرت امام حسن علیه السلام

تاریخ وفات حضرت امام حسن علیه السلام ع
حسن آن بادشاه کون و مکان — کنیت او ابو محمد دان
بود تاریخ هفتم ای مسعود — که سفر در مه صفر فرمود
صبح یوم الخمیس نقل نمود — زین جهان سوئے حضرت معبود
هاتفم گفت سال نقل امام — حیف آفاق ماند بے اسلام
۱۴۲ ۵۰ ۱۳۲

تاریخ وفات حضرت امام حسین علیه السلام ع
بود آن شاه سرور کونین — بے گمان آمده امام حسین

سال نقلش بگفت غمگینی — سر دین را برید سید بی

تاریخ وفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ - از عبد الغفور رقان - نسّاخ سے

برید ابن ملجم چو فرق ولی — عیان گشت تاریخ فوت علی

دانو ولی علیحدہ کرنے سے لام و یا کے چالیس عدد باقی رہے دوم عین علی علیحدہ کرنے سے بھی چالیس باقی رہے - یہ گیارہ مادہ سعت قلزم سے لکھے گئے

از علی گرد جلی تاریخ فوت او بیا — لام از غیش نما کم یا فزا الاش بیا

دیگر ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخیں ایک مورخ نے لفظ علی سے نکالی ہیں - اسلئے بلا لحاظ داخلی و خارجی لکھتا ہوں - تاریخ وفات حضرت امام حسن علیہ السلام سے

از محیطش مرکزش را کم نما ہر حسن — یا کہ ربعی از محیطش برہان مرکز فزا

محیط لفظ علی کا عین دیا ہے - اور مرکز لام ہے جبکہ اسّی میں سے تیس کم کریں پچاس باقی رہے یا اسّی کا جو تہائی حصہ مرکز علی پر زیادہ کریں پچاس ہوئے - تاریخ وفات حضرت امام حسین علیہ السلام سے

از محیط مشرقی طا کم نما بہر حسین — یا بتاریخ حسن عشر از علی زائد نما

محیط مشرقی عین ہی - جب اس ہی دس عدد طا کے کم کریں تو ساٹھ رہے یا تاریخ حسن پر کہ پچاس ہیں دس زائد کریں تو بھی ساٹھ ہوتے - دیگر از مضطر فرخ آبادی سے

چون امام سوم شد بسمل — گفت مضطر شد نبی بیدل

لا اعلم سے من چہ گویم کربلا را و افات — آہ بیرون آمدہ از اسم ذات

اور جب عدد آہ کے اللہ سے کم کیے تو ساٹھ رہے - تاریخ وفات امام زین العابدین علیہ السلام

لام را تنصیف ساز و کم کن از لفظ علی — بہر زین العابدین آن قدوہ آل عبا

نصف عدد لام کے یعنی پندرہ اعداد علی میں سے کہ ایک سو دس ہیں کم کیے پچانوے باقی رہے -

تاریخ وفات حضرت امام باقر علیہ السلام سے

عشر تاریخ علی چون با علی گردد عدیل — بر ہمہ عالم شود تاریخ باقر ظاہرا

جب دسواں حصہ اعداد علی کا جو کہ چار ہے اعداد لفظ علی پر کہ ایکسو دس ہیں برابر ہوں تو ایکسو چودہ ہوے

ع الف ممدودہ کے دو عدد شمار کیے گئے ہیں ۱۲ ساحر سہو اتی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

دیکھو

حضرت امام حسین علیہ السلام

دیکھو

امام باقر

تاریخ وفات حضرت امام جعفر علیہ السلام سے

گر علی و آل اورا در شمار آوری ٭ سال فوت جعفر صادق ہویدا از سما

علی اور آل کے اعداد ایک سو اکتالیس ہیں۔ تاریخ وفات حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے

حضرت موسیٰ کاظم ہست اسباط علی ٭ ہست اسباط علی تاریخ آن کان حیا

عدد اسباط علی کے ایک سو اکیاسی ہیں۔ تاریخ وفات حضرت موسیٰ رضا علیہ السلام سے

بر علی و بر محمد چون بیفزائی عدد ٭ میشود تاریخ سلطان علی موسیٰ رضا

اعداد علی کے ایک سو دس محمد کے بانوے اب ایک عدد زیادہ کیا دو سو تین ہوئے۔ تاریخ وفات حضرت محمد تقی علیہ السلام سے

چون از علی بود و علی بوده از و ٭ میشود ہر دو علی تاریخ آن کان سخا

دو علی کے اعداد دو سو بیس ہوئے۔ تاریخ وفات حضرت نقی علیہ السلام سے

چون علی بن محمد ہست تاریخ نقی ٭ ہم علی بن محمد گشت نازل از سما

علی بن محمد کے اعداد دو سو چون ہیں۔ تاریخ وفات حضرت امام عسکری علیہ السلام سے

عمدہ آل علی تاریخ خاص عسکری ست ٭ زانکہ خاص و امام ما او بود رہبر بہ ما

عمدہ آل کے عدد دو سو ساٹھ ہیں۔ تاریخ وفات احمد خان بنگش سے

کند گریہ خلائق بنالہ و افغان ٭ ملائک آہ کشید از وفات احمد خان

وفات احمد خان کے عدد گیارہ سو اکیانوے ہیں۔ جب عدد آہ کے خارج کئے گیارہ سو بچاسی رہے

شاعر سے تاریخ وی از بلبل ماتم زدہ جستم ٭ در گریہ شد و گفت گل از باغ برون شد

۱۰۳

نو سو تریپن باقی رہے

تاریخ ولادت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ از خواجہ جلال سے

سال تاریخ ہمایونش نوشت ٭ زادک اللہ تعالیٰ قدرا

من برم یک الفش از تاریخ ٭ تا کشم میل بچشم بد را

۹۱۴

نو سو تیرہ باقی رہی۔ تاریخ فوت اکبر بادشاہ از حیدر معمائی سے

الف کشید ملائک ز فوت اکبر شاہ ٭ ۔ اکبر ہزار چودہ باقی رہے۔ شاعر سے در تاریخ غربت بخشندہ خان

۱۰۱۵

ع الف ممدودہ کے دو عدد محسوب ہیں۔ ۱۲ اساحر سہسوانی

گفتہ ؎

نقطِ تاریخ از میان نام عبرت خان برآر — باقی آن را بگیر دسال فوتش برشمار

ایوب خان گلشن ۱۲ رامپوری تاریخ وفات امتیاز محل بانوی نواب احمد علیخان والی رامپور کہ مطربہ بود و گھیا نام داشت گفتہ ؎

خواستم تاریخ گویم ناگہان — گفت زہرہ ارغنون شد بے نوا
۵۷ ۱۲۰۷

بارہ سو پچاس باقی رہے۔ تاریخ وفات احمد خان غفلت رامپوری از تسلیم سہسوانی:

چون بفردوس برین احمد خان — کرد زین عالم فانی رحلت

گفت تسلیم بسال ماتم — طوطی روح برید از غفلت
۱۵۴ ۱۲۹۶

بارہ سو باسٹھ باقی رہے۔ تاریخ وفات غلام نبی خان پدر حکیم مومن خان مومن از مومن ؎

جنازہ اوٹھایا فرشتوں نے آہ — تو قد فاز فوزاً عظیماً کہا

ایضاً تاریخ ولادت دختر ؎

دخترِ روشن روان ہوئی پیدا — کیا ہی چمکا ہے اختر مومن

نال کٹنے کے ساتھ ہاتف نے — کہی تاریخ دخترِ مومن
۱۲ ۵۹

نیز تاریخ عزل کوتوال ۸۱ دہلی ؎

شحنہ دہلی خلق آزار ÷ بچہ افغان رشوت خوار ÷ خوار ہوا بارے اس سال ÷ لوگون کا تہا یار اقبال
نام بتاؤن کیا اے یار ÷ ناموزون ہونگے اشعار ÷ ہان تو پوچھے گر تاریخ ÷ اس سے بہتر کیا تاریخ
سب نے کہا جب چھوٹا کام ÷ اترا شحنہ مردک نام

تاریخ فوت معصوم علی طفل بے مادر از مومن ؎

جو شد معصوم علی از دنیائے فانی ÷ غمہا او دامن دلہا گرفتہ

بسالِ فوت او تسلیم نوشت ÷ ز آغوش پدر معصوم رفتہ
۱۲۸۸ ۵۱۳

بارہ سو تہتر باقی رہے۔ تاریخ فوت نور الحسن نبیرہ کرم علی رامپوری ؎

شنیدم صبحگہ نور الحسن مرد ÷ کہ آن داغ یتیمی داشت برسر

نوشتم اینچنین تسلیم سالش ÷ کہ نور دیدہ شد آغوش مادر
۱۵۰۴ ۱۶۹

بارہ سو تہتر باقی رہے۔ تاریخ وفات میرزا جانجانان شاعرے ؎

زاہل دنیا و از ہمہ اسباب ÷ بود بیزار سبب رفت
۱۲۰۳ ۲۰۰

غفلت

کوتوال

نور الحسن

شب گذشتہ جو از خواب چشم بکشادم | صدائے ہاتف غیبی ز آسمان آمد
کہ خان احمد علی مسند برون ز افغانان | کنون بجاش محمد سعید خان آمد

۸۱۴ ۱۱۸۳ ۸۸۷

(۱۲۵۶) باقی رہے — تاریخ فتح ستارہ گڈہ بدست اولیاے عالمگیری از میر عبد الجلیل بلگرامی سہ

جو شاہ عالمگیر آفتاب عالمتاب | کہ تیغ او ست نگینی کلید فتح اسباب
ستارہ قلعۂ کفار را محاصرہ کرد | بعزم آنکہ نماید بناے کفر خراب
چنان بزلزلہ آمد زمین ز ہیبت او | کہ کوہ گشت چو دریا و قلعہ شد گرداب
جو فتح شد پے تاریخ فکر میکردم | برآمد از تہ دریاے فکر در خوش آب
جو از درون ستارہ جنود شرک برفت | طلوع کرد درو آفتاب عالمتاب

۶۶۶ ۵۸۹ باقی ۸۳ — ۱۰۲۴ حاصل ہے ۱۱۱۱ ہجری

کہا جاتا ہے کہ مدار تکلم کا موافق دانتون انسان کی بتّیس ۳۲ حروف پر ہے جس مین آٹھ مخصوص عربی اور چار فارسی ہین اور بیس حروف مشترک انہین حروف سے دس وہ حروف ہین جنمین مورخین نے بہت بڑا اختلاف کیا ہے وہ یہ ہین الف ممدودہ ۱ باے موحدہ ۲ تاے فوقانی ۳ جیم فارسی ۴ کاف تازی ۵ لام ۶ واو ۷ ہا ۸ ہمزہ ۹ یا ۱۰ اب ہم ان کی علحدہ علحدہ بحث لکھتے ہین الف ممدودہ قواعد و لغات فارسی کی تمام کتابونمین حروف تہجی کے بیان مین الف ممدودہ و الف مقصورہ کی تفصیلین موجود ہین اور ہمزہ کا ذکر نہین بعض کا طلان فن اسطرف ہین کہ الف ممدودہ کے دو عدد لینا چاہیے اور تمام اہل لغت کا یہی مذہب ہے - دیکھو الف ممدودہ پڑھنے مین دراز ہوتا ہے جیسے الف آمدن آوردن - آموختن - آمیختن جبکہ باے زائدہ و نون نفی و میم نہی قبل صیغۂ ماضی و مضارع و امر ونہی کے آتے ہین تو الف ممدودہ کو اگر متحرک ہو یا سے بدلدیتے ہین - اگر ساکن ہو تو ہٹا دیتے ہین جیسے بیامد و بیاورد و بیاموخت و بیامیخت - اسیطرح اور مشتقات مین ہے اور اصل انکی آمد آورد - آموخت - آمیخت تھی - کوکب کاشانی و مخلص اصفہانی اسطرف ہین الف ممدودہ دو الفون کا حکم رکہتا ہی اور اول کلمات مین آتا ہے جیسے آہنگ - آرنگ - آباد - آواز - آزاد - آغا - آکا آرزم آزرم آستر وغیرہ الف مقصورہ وہ ہے جو پڑھنے مین دراز نہو جیسے الف افگندن - افراختن - افروختن - جب باے زائدہ و نون نفی و میم نہی قبل صیغۂ ماضی و مضارع و امر ونہی کے آتے ہین تو مثل الف ممدودہ کے الف مقصورہ بھی یا سے بدلجاتا ہے جیسے بیفگن - بینداز - بیفروز -

عبد الجلیل

الف ممدودہ

متحرک

الف مقصورہ

ہ سقوط عین ۱۲ ساحر سہوانی ۱۲

بیندوز ابوطالب کلیم ہمدانی نے الف ممدودہ کے دو عدد قرار دیے ہیں اور یہی طریقہ اچھا ہے ؎

دادا ایزد بپادشاہ جہان　　خلفے ہمچو نوگل شاداب

چون بدین مژدہ آفتاب انداخت　　افسر خویش بر ہوا چو حباب

طبع دریافت سال تاریخش　　رقم آفتاب عالمتاب

۱۰۲۸

اس مادہ میں بقاعدۂ مرقومہ بالا ایک عدد زیادہ تھا شاعر نے آفتاب افسر خویش انداخت سے اشارہ کیا کہ مد الف جو علامت ممدودہ کی ہے گرا دیا پس اکہزار ستائیس باقی رہے۔ اس ولادت کے متعلق کتب تواریخ اور تاریخ ملا یزدی سے معلوم ہوا کہ یہ ولادت سنہ اکہزار ستائیس میں ہوئی تھی ؎

بگرفت جہان پرتو رخسارش تاریخ　　این شد کہ جہانگیر شدہ نسل جہانگیر

دوسری تاریخ کلیم ہمدانی کی کدخدائی شاہزادہ محمد شجاع کی اور کتب تواریخ میں عقد شاہ شجاع و دارا شکوہ سنہ اکہزار تینتالیس میں لکہی ہے ؎

بہر تاریخ قران کرد رقم کلک کلیم　　مہد جمشید بسر منزل بلقیس آمد

۱۰۴۳

شیخ نظام الدین مصنف مجمع الصنائع نے اپنے والد محمد صالح کا تاریخی مصرعہ تقصید تاریخی میں مثنوی آرام جان سے لیا ہے جس سے اکہزار تہتر (؟) سال پیدا ہوتے ہیں۔ الف ممدودہ کے دو عدد لیے ہیں ؎ بجد و جہد روح و آرام جان یافت ؎ ملک الشعرا فیضی کا اکابر شعراے ہند سے تہا مثنوی نرگس دان میں بمقام نعت لفظ آل احمد کو دو الف سے لکہا ہے ؎

زبان ہفتاد بار از آب گوہر　　بشویم تا برم نام پیمبر

کند پیوستہ کسب نور سرمد　　مہ از خورشید و خورشید از محمد

محمد رحمۃ للعالمین ست　　شفیع جرم بدکاران ہمین ست

محمد با امانی زان تو امان است　　محمد گوئے از دوزخ امان است

۹۲

عدو ثنا ہم بر ارباب عرفان　　ز جز حب محمد نیست ایمان

پیامبر مہد و با جبرئیل است　　میان شان اتحاد از ین قبیل است

نبی ابطحی یعنی محمد　　بحق داعی مسطوح آل احمد

۹۲　　۸۵

ہمین از نقش چہ گویم جز درودش　　کہ صلوا علیہ ایزد ستودش

؎ دو الف کے ساتھ اسطرح مکتوب ہے آل احمد ۱۰۸۵ ۱۲ ساحر سہسوانی

ملا یزدی

نظام الدین

تاریخ فتح از کلیم ہمدانی سے

از جلوہ شاہان فرخ پے فتح	داد از پیہم ساقی دوران فتح فتح
تاریخ فتوحات شہنشاہ جہان	بنوشت کلیم آمدہ فتح از پے فتح

کتب تواریخ مین یہ تاریخ دو الف سے لکھی ہے۔ نواب حسن علیخان اثر تخلص اردو فارسی دونون زبانوں کے شاعر تھے میرے وطن سہسوان میرے جد امجد منشی ریاض الدین احمد ریاض تخلص کے پاس تشریف لائے۔ پس آپ کا تشریف لانا اور فرمایا کہ میرے سہسوان آنے کی تاریخ کہو فوراً منشی ریاض الدین محمد ریاض نے کہا ع مژدہ باد اخود بدولت آمدند ؁۱۲ نواب حسن علیخان اثر نے تاریخ سنکر کہا دوسرے مصرعے کہان ہین ؟ آپ نے جواب دیا سے

مرحبا خان معلے مرتبت	خوش سوے دار الامانات آمدند
مصرعہ گفتہ ریاض فی البدیہہ	مژدہ باد اخود بدولت آمدند

نواب صاحب نے تاریخ سنکر کہا آپ نے موافق قاعدہ کے الف ممدودہ کے دو عدد لیکر مین حق سخن ادا کیا ہے جو لوگ ناواقف ہین الف مقصورہ والف ممدودہ مین فرق نہین کرتے۔ ایضاً تاریخ وفات داروغہ اولاد علی غفور تخلص سہسوانی سے

ای ریاض رفت چون از دہر اولاد علی	ہر یکے از دوستانش شد گرفتار الم
مہر داروغہ بپاسش گفت و بہ گفتا غفور	گفت در گوشم عطارد ارفع او دوخ کن رقم

۱۲۱۶ ۱۲۱۶ ۱۲

تہوڑا زمانہ ہوا سید باقر علی ایک مشہور شاعر گذرے ہین انکی نظم و نثر میری نظر سے گذری ہے۔ راجہ نواب علیخان والی محمود آباد نے طبع دیوان کی تاریخ لکھی ہے سے

بخشم آمد بو این مرقع زروے معنی کشا دبرقع	نوشت در چار رکن مطلع جہار تاریخ کلک مشکبیس
ز شوق ممنون بنظم تحسین کلام او رشک نظم پروین	محیط مضمون سنگرف رنگین بیان شیرین فصاحت آگین

۱۲۹۲ ۱۲۷۶ ۱۲۳۳ ۱۲۸۴

راجہ نواب علیخان نے تاریخ عروس واجد علیشاہ کہی ہے سے در خرگہ سلیمان ارید مہد بلقیس ؂ صاحب گلشن خیال کہتا ہے۔ حالانکہ شاعرین کے نزدیک الف ممدودہ کے دو عدد مسلم ہ ہین انہی گویہ فقرہ زبان قلم مخلص اصفہانی کہا ہے مانا کہ الف ممدودہ مین دو الف ہین اور دو ہی عدد لینا چاہیے مگر سو ہزار جہوٹے گواہ ہونکے سامنے ایک سچے گواہ کا قول کون باور کر سکتا ہے سچ یہ ہے کہ عوام تو ابجد نا آشنا ہین اور فن تاریخ سے بے بہرہ اسی لئے الف ممدودہ اور مقصورہ مین فرق نہین کر سکتے۔

تاریخ ملا محتشم بہ تشریف آوری شاہزادہ آدم نزد ہمایون بادشاہ سے

حسن علیخان
۱۲
غفور
راجہ نواب علیخان
ملا محتشم

تاریخ آن قران طلبیدم ز عقل گفت　　بوسید کام جوے جوان شاہ را رکاب

تاریخ آن مقابلہ کردم سوال گفت　　ماہ عجب رسید بپابوس آفتاب

الف آفتاب کا ایک عدد لیا ہے۔ کسی شاعر نے شاہجہان کی مدح مین قصیدہ کہا ہے جسکا ہر مصرعہ تاریخ ہے

زجود شاہجہان بادشا ملک آرائے　　پدید آمد در شاہوار صد عمان

الف آر اور آرائے کا ایک ایک عدد لیا ہے۔ بنی بھی جنہ بار موافق قاعدہ مروجہ کے الف ممدودہ کے دو عدد لیے مگر اشارہ کردیا تاریخ تولد پسر نقی علی مصور آرام تخلص ؎

زخالق چو فرزند آرام یافت　　دلم خواست تاریخ عالم پسند

ممدودہ تسلیم گفتم بسال　　کہ آمد بصورت کدہ نقش بند

الف ولام تعریف والف جمع والف وصل محسوب ہوتا ہے جیسے من از یار وغیرہ ۔ مولف ؎

باد صبا جرست گلشن غلط مکن　　بوئی گل از کجا وکجا بوے یار ما

شاعرے گوید ؎

شاہ فرستی وہاشمی وخلیل　　زلفین تو ہر دو لام واللیل

تاریخ نتیجۂ فکر مولوی عبد الباسط در وفات دلاور خان شاہجہانپوری۔ ہم دار السلام عند ربہم بما کانوا یعملون ؁

۱۲۶۰ھ

الف تنوین آخر اشعار عربی مین مقام نصب پر لکھتے ہین اور حالت وقف مین الف پڑہتے ہین۔ جیسے یقیناً۔ مطلقاً۔ قطعاً۔ ظاہراً باطناً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ مثلاً۔ اصلاً۔ شاعر ؎

شمع از سوزِ دل من گریہ بسیار کرد　　غالباً سوز دل من در دل او کار کرد

لسان الملک مرزا تقی خان سپہر براہین عجم مین لکھتے ہین۔ جو الف عربی الفاظ مین تنوین کے بدل مین آتا ہے جیسے الف عمداً سہواً مرحباً وغیرہ اس الف کو آخر الفاظ مین لکھتے ہین یہ تنوین کی علامت ہے ان حروف کو بمنزلہ الف کے جانین یہ وہ الف نہین جو ملفوظ اور مکتوب ہو۔ مگر گلشن چمن وغیرہ کا قافیہ ہوتا ہے ابو الفرج ؎

شاخ چو کرم پیلہ کو بر خویش　　بر تند گرد خود ہمی عمداً

انتہی کلامہ۔ مولوی معنوی

آن چنان دلہا کہ بدشان ما ومن　　نعل شان شد بل اشد قسوۃً

موسیا در پیش فرعون زمن　　ولہ　　نرم باید گفت قولاً لیناً

آنکہ گوید از تو فات نملۃً　　ایضاً　　ہم باندرا زاین طاق کہن

الف آر

عبد الباسط

براہین عجم

مولوی معنوی

ان تینون اشعار مین قافیہ نون ہی۔ صورت حال نون کے عدد جاہیے ہی۔ قسوۃً نخلۃً مین فوقانی ہی
اور لیثاً مین الف اسکی مثال اور کلام اہل کمال مین نہین دیکھی ایک اور حرف ہے جو ملفوظ حروف تہجی سے
پیدا ہوتا ہے جو کہ بجاے علامت ہے مولوی معنوی ؎

کاف کافی آمد از بہر عباد ۔ صدق وعدہ کہیعص ؛

فردوسی در زلیخا ؎

بیا بشنو از من حکایات را ۔ الر تلک آیات را

خاقانی ؎ کید حسود بدنیب باجو تو شاہ برطلب ۔ خار نیست جفت بو لہب راہ طہ ریختہ

لسان الملک ؎

تو اختیار جہانی جواز رسل احمد ۔ تو انتخاب وجودی چو از بنی یٰس

اور وہی جیسے لکھتے ہین اور پڑھتے بھی ہین۔ الف و واو و یا ہے بہ اشباع فتحہ و ضمہ و کسرہ سے پیدا ہوتے
ہین۔ یہ مضمون لسان الملک کا کوکب کا ثانی لکھا ہے۔ وہ کہتا ہے جیسے لکھتے ہین اور بولتے نہین
الف اور واو اور یا ہے۔ اور یہ کلام عرب مین پایا جاتا ہی جیسے الف آغاز و آورد اور اسیطرح الف ہمیلوان سے
انوری ؎ سنگہ این صنعہ ہمیو ام ۔ دانہ خاک طفل گردوتم
واو اشباع ضمہ سے پیدا ہوتی ہی اور ملفوظ دو واو سے جیسے طاؤس و کاؤس و سیاوش کہ مکتوب
ایک واو ہے۔ فردوسی ؎

چو خشم آورم شاہ کاوس را ۔ کہ او پادشاہ است مر طوس را

مولوی روم ؎

بار دیگر بایدم جستن ز جو ؛ ۔ کل شیء ہالک الا وجہہ

یا اشباع کسرہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مولوی روم ؎

شکر نان کردن بحکمت ای رہی ۔ نانکہ حق گفتست کلوا من رزقہ

جواہر الحروف مین الف لفظ است کے بارے مین لکہا ہے کہ ... ب انہا خطاً واما لفظاً تحریر لکھا ہے
بجب حذفہا لفظاً و خطاً الخ ہاے ہوز کے ... الف حذف نہین ہوتا۔ ہاے ہوز خواہ مدورہ ہو
خواہ و اسندار جیسے کردہ است آوردہ است گفتہ است۔ سفتہ است۔ مولف ؎

طرح عنبر وطرازد ... ب خراب فتادہ است ۔ قطرہ در آتش و اخگر در آب فتادہ است
نداند ز چشم کہ افتادہ ام ؛ ۔ ایضاً کہ چون شبنم پشت گم گشتہ است

فردوسی

لسان الملک

جواہر الحروف

جو الف بعد نون و یا کے آئیگا حذف ہو جائیگا ۔ مولف ؎

چہ سازم اگر در حرم باغ جانست | کہ در چنگ شاہین مرا آشیانست

ز جنبش حال میخانہ خرابست ولہ | کہ ساقی ہمچو مے با درد کابست

عزت ابر بہار چشم گریان منست الیضا | یک چمن گل کردہ بر ہر کوک مژگان منست

قتیل

قتیل نے الف سعادت است کو حذف نہین کیا جیسا پہلے گذر چکا ہے واسطرح ہے ؎

ہم حسب ہم نسب مجو لسلیم | عشق خانہ خراب مولد ماست

اس قسم کے الفاظ مین الف حذف نہین ہوتا ۔ مولف ؎

وصل را شوق آرزومند است | دل بدرد فراق خرسند است

؎

گل نظارہ ام رخسار یار است | نگاہم غیرت باغ و بہار است

کتب معتبرہ سے دریافت ہوا کہ الف اسحٰق بعد حا کے اور الف رحمٰن و سلیمٰن و اسمٰعیل و سموات بعد میم کے محسوب نہین ہوگا۔ع حکیم کاشی در تاریخ جلوس شاہجہان بادشاہ ؎

بادشاہ بحر و بر شاہ جہان | کز سخا چون مہر تابان آمدہ

سال تاریخ جلوسش گفت چرخ | وارث ملک سلیمان آمدہ

اسیر شوقی ؎ بادشاہ جہان و شاہجہان | خرم و شاد کامران باشد

حکم او بر خلائق عالم | تا جہان باد و در جہان باشد

باقر گیلانی نے تاریخ جلوس عالمگیر کے فقرون مین نکالی ہے ۔ اور اس قسم کے الف کے عدد نہین لئے ۔

آفتاب ملک احسان سایۂ رحمن پناہ ۔ تاجوران عالم و عالمیان ۔ مرسل اکرم محبت اللہ ۔ پیمبر رحمن شق کن ماہ ۔ مرزا بدیع نصیر آبادی تاریخ قصر سلیمان مین الف کا عدد خلاف قاعدہ لیا ہی ؎

جون شاہ سلیمان شہ اقبال بلند | شد بانی این سکن بہجت پیوند

از من بنشاط کامگاری دایم | در وی بے جاے بادشہ دولتمند

رحمن کا الف لینا خلاف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ہے کہ کتب مین مسطور اور عوام و خواص کی زبان زد ہے کہ اللہ مین ایک الف ایک ہا دو لام ہین ۔ چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عدد ۷۸۶

مرزا بدیع نصیر آبادی

ع ؎ اگر ان جیسے الفاظ کو الف کے ساتھ لکھینگے تو الف محسوب ہوگا اور ان اسمار کی کتابت الف کے ساتھ صحیح ہے جیسا کہ کتب عربی مین مسطور ہی ۔ اسکے متعلق مفصل بیان مینے بدائع الافکار مین لکھدیا ہے ۔ ۱۲ اختر

سعادت سو چھیاسی ہین۔ مولوی دلدار علی مجتہد لکھنوی نے تاریخ وفات نواب آصف الدولہ مین الف

سہہنا محسوب کیا ہے اور بہت بڑی غلطی کی ہے ؎ ہہنا روح و ریحان و جنت النعیم

باے موحدہ اسکے دو عدد ہین۔ بعض لوگ باے موحدہ کو نہ کسی صورت مین لکھتے ہین اور سات عدد شمار

کرتے ہین۔ ایک شخص نے اندرمن کی کتاب کا ردیت شکن لکھا ہے۔ اوسکی تصنیف کی تاریخ جواب

ترکی بہ ترکی لکھی ہے کاملان فن مین کیسی باکے عدد سات نہین لئے یہ اونکی عدم واقفیت کا سبب ہے

مہدی علیخان ذکی کو حکم وقت مجبور کر رہا ہے قریب ہے کہ اونکی ترجمہ حال مین مذکور ہو میرے سامنے مورخ کو

اسطرح کا تصرف نہ چاہئے جیسا کہ اس تاریخ مین یاے موحدہ کو ہا کے ساتھ لکھتا ہے۔ کلام اساتذہ مین

باے موحدہ بشرکت ہاے ہوز کہین نہین آئی۔ تاے فوقانی عربی مین آٹھ معنی مین آتی ہے۔ جسمین سے

دو کو لکھتا ہون۔ ایک تاے تانیث جو اواخر اسما مین آتی ہے اور حالت وقف مین ہا پڑھی جاتی ہے

جیسے ضاربۃ مضروبۃ دروغنۃ وردحتۃ وفاسقۃ ومستورۃ۔ دوم تاے وحدت جیسے تمرۃ

ایک چھوارہ حمامۃ ایک کبوتر اور تاے مصدری بعض مصادر کے آخر مین آتی ہے جیسے نعمت عشرت قناعت

از ہفت قلزم صاحب غیاث لکھتا ہے تاے مصدریہ ضاربیۃ مضروبیۃ و رحمتۃ۔ قناعت غفلت واضح

ہو کہ عربی مین رسم خط تاے فوقانی کی تین قسمین ہین اول تاے دراز جو جمع مین بعد الف کے آتی ہے

جیسے کائنات آیات صفات کرامات۔ اور بعض اسما مین بھی دراز ہوتی ہے جیسے تاے سنبت

نام شہر و دست بفتح سین مہملہ یعنی دشت بشین معجمہ مرادف صحرا نام ایک شہر کا ہے۔ جو تاکہ آخر افعال

عربی مین آتی ہے وہ بھی دراز ہوتی ہے جیسے قالت کتبت ضربت ضربت فعلت۔ دوم تاے مدورہ

معروہ اور وہ پانچ حروف کے بعد آتی ہے۔ دال مہملہ۔ ذال معجمہ۔ راے مہملہ۔ زاے معجمہ واو جیسے اعادۃ

اعاذۃ۔ ادارۃ اجازۃ۔ اخوۃ صلوۃ۔ زکوۃ وغیرہ۔ سوم تاے دستار جیسے اباجتہ۔ احاقہ اجاجتہ

وغیرہ تاے مدورہ دو امثلہ ان احادیث مین موجود ہین لیس الخبر کالمعاینۃ الحروب خدعۃ

المستکم مراۃ المسلم الکعۃ الفارو و لوستوق عرفۃ ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

السفر قطعۃ العذاب صاحب ہفت قلزم کہتا ہے تاے دولت۔ شجاعت۔ سعادت۔ رخصت

ع ہہنا کا املا بھی الف کے ساتھ صحیح ہے بس جب الف کے ساتھ لکھا جائیگا ایک عدد محسوب ہوگا۔

ہہنا اور اسحق۔ اسمٰعیل وغیرہ مین کچھ فرق نہین ۱۲۔ منبہ معانی وفاتی سید اقتدار احمد سارکھنوانی

شوکت حشمت ـ عترت کو فارسی میں دراز لکھتے ہیں ـ اور صلوٰۃ و زکوٰۃ حبسی کو مدورہ ـ جو تاکہ وقف میں
ہا سے بدل جاتی ہے جیسے حلاوت و علاوہ رحمت و رحمہ سنت و سنہ ـ دولت و دولہ مرزا قطب الدین مائل
کی وفات کی تاریخ محمد عاکف نے " جعل جنۃ مثواہ " میں نکالی ہے ـ سرخوش نے تذکرہ میں
ضمیمۂ حال میں لکھا ہے غلام علی آزاد بلگرامی نے تذکرہ خزانۂ عامرہ میں اس تاریخ پر اعتراض کیا ہے
کہ سرخوش نے تاے جنتہ کو باملاے عربی لکھا ہے (ہا کی شکل میں) اور بجاے پانچ عدد کے چارسو محسوب
کئے ہیں ـ شیر خان مصنف تذکرہ مراۃ الخیال نے تاے مراۃ کو مدور لکھا ہے ـ اور چارسو عدد محسوب کئے ہیں

این چنین زاری کہ مراۃ الخیالش خواندہ اند ۔ داد از حسن معانی یکجہان حسن کمال

صورت تاریخ انجامش عیان بے پردہ دید ۔ گر قائل بردہ بر وارد ز مراۃ الخیال
۲۱۱ ۔ ۱۲ ۱۳

مولوی فائق ؎

این سخن کہ گوہر مقبول است ۔ تاریخ خزینۃ الاصول است ؛

کتاب مخزن الفوائد کا نام ہے ـ یا بہ ملفوظ تاہے اور مکتوب ہا سے ـ ۱۲ میں ایک فاضل مشہور الہ آباد میں تھے
جن کا نام میں بھول گیا انہوں نے عبارت مہر نواب کاظم علیخان کہ میں خلف نواب محمد سعید خان والی رامپور کی
العزت بید رب الارباب ۔ و لہ الحکم والیہ اللباب ؛ نکالی ہے ـ تاے عزت کے عدد چارسو شمار کئے ہیں ـ
تاریخ مسجد نواب آصف الدولہ از فائق ؎

فائق دوگانہ کرد بمحراب ادا ۔ تاریخ گفت خضر کہ قد قامت الصلوٰۃ
۱۲۰۶ھ

تاریخ وفات خواجہ معین الدین چشتی ؎

سال نقل معین دین ز فلک ۔ زبدۃ الصالحین بگفت ملک ؛

تاریخ وفات جد و جدہ عبد الباسط المیہوی از عبد الباسط خود ؎

گفت ادخلوا سل باحباب ۔ اسکن انت و زوجک الجنۃ ؛

افسوس کہ مولوی احمد حسین صاحب مرادآبادی نے تاریخ انتقال مظہر علیشاہ کی "نحو العاقبۃ للمتقین" کہی ہے
مولف تاریخ وفات مظہر شاہ ؎ برحمتک یا ارحم الراحمین ؛ بہاؤ الدین املی نے تلے "خلاصۃ الحساب"

؎ ہم بھی آزاد کے ہم خیال ہیں متقدمین کا یہی مسلک ہے اور حق یہی ـ اسکی متعلق بھی ہمنے مفصلاً بحث بدائع التاریخ میں
لکھدی ہے ـ چونکہ اسوقت میں تنہا جسم کی حیثیت رکھتا ہوں اسلئے مجھکو زیادہ بحث کرنیکا حق نہیں اور بدائع التاریخ
کا مولف اسیواسطے بدائع التاریخ میں کمیتی سے کام لیا ہے ۱۲ ساحر عفا اللہ عنہ

مولوی فائق

آصف الدولہ

ایک کتاب کا نام ہے ناقرار دیا ہے اور تاریخ عدد لئے ہین - تاریخ مسجد نواب معمور خان ساکن ضلع ایٹہ ضلع ایٹہ از آل محمد مارہروی ۵

تاریخہا سکت من العقل فی السحر   من ہاتف سمعت فقد قامت الصلوٰۃ

اس تاریخ کا مادہ وہی ہی جو فائق نے لکھا ہے صرف سر تاریخ زیادہ کردیا ہے اور واو کے درمیان الف غلط ہے املا غلط تحریر ہوا - اسیر شوق نے تاریخ غسل صحت شاہجہان کی اس درود مین نکالی ہے اور تاریخ غیر منقوط مین ہی "والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین" ۱۲۷۹ کر رہے ہین تاے صلوٰۃ کو منقوط مین داخل کیا ہے - کسی مورخ نے غیر منقوط مین تاریخ کہی ہو اور تمام کو منقوط مین شامل کیا ہے بحق ملائکۃ المقربین وعباد اللہ الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین فوقانی مثلثہ منقوط مین محسوب ہے - تاریخ مسجد اسد علی بیگ ومدد علی بیگ مرزایان مراد آباد از کریم الدین حسرت - رسکہ ہے کہ خراب مسجد کے باعث - شیخ مہدی علی ذکی مراد آبادی نے مسجد موصوفہ کی تاریخ متوجہ الی الکعبۃ المشرفۃ، نکالی ہے - لے کعبۃ وشریفۃ کو ناقرار دیا ہے اور تاریخ عدد محسوب کئے ہین - تاریخ کہنے کے وقت مینے اعتراض کیا - بعض لوگون نے میری موافقت کی اور بعض نے مخالفت حتی کہ مولوی امام بخش صہبائی مدرس فارسی مدرسہ شاہجہان آباد سے دریافت کیا - مولوی امام بخش نے جو جواب مجھے لکھا ہے وہ یہان حرف بحرف لکھا جاتا ہے - اور یہ خط انکی انشاء مطبوعہ مین موجود ہے وھو ھذا ا

مخدوم مشفق مشفق بر شان مقبول کوین منتی انوار حسین زادت عنایتہ - اظہار مضامین شوق کہ غائبانہ در کانون سینہ جون در کوزہ حداد جوش زن است در خور زبان قلم فرسودہ زبان و تاب لسان الکن بیان نیست ناگزیر باہر از دو کلمہ ضروری لب کردہ مے نگارد کہ نامہ نامی و نمیقہ گرامی جون نغمتے کہ وسم وصل آن بیرا مون خاطر گرسنہ از جان سیر شدہ نگردیدہ باشد ودستیاری عنانان تقدیر یک بیک بر مائدہ حضورش

عہ ہمنے صہبائی کا خط بلفظہ نقل کرتا ہے ناظرین خود مطلب سمجھ سکتے ہین حرف تا کی متعلق ہم انتہا لکھدین کا خط مین صہبائی نے تا کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے "اگر تا اسلوب عربی مین ہو تو چارسو عدد شمار ہونگے اور اگر اسلوب فارسی پر تو تاریخ مگر مترجم اسکے خلاف اور آزاد کے ہمخیال ہے دیکھو بدایع التاریخ ۱۲ ساحر سہوانی -

---

عہ سکل مقدی منفیہ ہے مین کے ساتھ اسکا صلہ کہین نہین دیکھا علاوہ یہ تاریخ فائق کی تاریخ سے لی ہی اور یہ اضافہ غیر مستحسن وغیر مستحق ہے اسلئے یہ تکبیر مین قد قامت الصلوٰۃ بغیر تا کے مستعمل ہے ۱۲ ساحر

اسیر شوق

مولوی امام بخش صہبائی

چنین شرف ورود بخشیده هر مضامین مندرجه اطلاع داد وایمائے که در باب تصحیح تاریخ مسجد ریخته قلم
اعجاز رقم شیخ مهدی علی ذکی بر زبان گهربار رفته بود در عرصه آگاهی بار کشاد الحمد لله اگرچه پاے
ملاقات صوری درمیان نبود الا ائتلاف معنوی در جوش و شوق باطنی در خروش بود الا چه معنی داشت
که باوصف کم اعتباری استعداد در خور رجوع ایچ خدمت همین اضعف العباد الله شود و قرعه تقدیم
امور مرجوعه بنام همین قلیل البضاعت افتد بمقتضاے المامور معذور هرچه در کیسه فهم ناقص و در گنجینه طبیعت
کلیل مخزون است پیش کشید و بر طبق عرض میگذارد چون انتعاش این مطلب بر صفحه خاطر مخاطب بر تمهید
مقدمه البته اول نسبت انجام دست می برد بر ضمائر ارباب بصائر مخفی نیست که ذوات حروف را از عروض حالات
چارگانه گریز نیست . یکے آنکه لفظا ملحوظ باشد . دوم لفظ مکتوب . سوم جامع هردو ملحوظ است بصورت
حرفے دیگر مکتوب باشد صورت این اجمال در آئینه تصیقل آینده پیرایه وضوح پوشد در نظر بنایان کاخ
بلند مواد تاریخ صورت مخاطبه از درجه اعتبار ساقط یعنی الف رحمٰن و هاے به و واو داؤد و نون تنوین مثلا این
حروف هرگز دستوش محاسبه و شایسته مواخذه نمی تواند شد و ازین مقام شمرده میشود یکے از ذوات
حروف مدغم و مدغم فیه چون مدّ و درّ و عمّ و فرّخ و امثال آن بکنده لک در واو طاؤس که معتبر همین یک دال
و یک را و یک میم و یک واو است اگرچه ملفوظ خوانند . صورت دوم چون همزه وصل و اعلم و فافهم و امثال
آن و الف لام تعریف چون والرجل یعنی یکے ازینها چون الرجل بدون وصل والف جمع چون ضربوا و ازین جنس
عمروا و یک لام للّه و این بهر آنست که با وجود ادغام دو لام در تحریر می آیند و بمواد تاریخ عدد این همه حروف
معتبر داشته هرگاه اعداد حروف این قسم در معرض لائق اعتبار برآیند . قسم سوم بدرجه اولی شایسته آن تواند شد
چه آن حروف هم ملفوظ اند و هم مکتوب . قسم چهارم چون مصطفےٰ و مجتبیٰ و تجلےٰ و امثال آن که ملفوظ است
و مکتوب یا یا در امثال این الفاظ عدد حروف حروف مکتوب باشند نه ملفوظی یعنی عدد حرف آخر مصطفے وغیره
ده گیرند نه یک و در این محمول اند الفاظ عیسیٰ و موسیٰ و الیٰ و اعلیٰ و حتیٰ که بهمه حساب یا اند باقی ماند لفظ
کعبه شریفه و این دو حال دارد یکے آنکه در اسلوب عربی واقع شده تاے فوقانی ملفوظ شود چون کعبة الله نعة
دوم آنکه بسبب وقف ها بدل شود یا در اسلوب فارسی افتد در صورت اول عدد حرف آخر آن چهارصد شمرده
شود و در صورت ثانی پنج و لهذا درین مصرع تاریخی که در شاهجهان آباد بر سر مسجدی متصل اجمیری دروازه
واقع و قدیم است کنده اند هاے کعبه را پنج گرفته اند (کرد کعبه بنا خلیل الله) خلیل الله نام شخصے
که آنرا بنا کرده بود بهر کیف این لفظ داخل است در قسم سوم و ازین جنس اند قیامت و ساعت در صورت وقف
عمده و سیف الدوله و خفه و حصه و عامه و خاصه و اگر گوئی که چرا در قسم چهارم داخل نباشد چه تاء است

در صورت تا گوئیم که در اسلوب عربی از بن الفاظ مصطفیٰ وغیر آن تفاوت بسیار است زیرا که در اینجا
در حقیقت یا است و بالف بدل شده و یا بجهت آن نوشته اند تا معلوم شود که اصل تحتانی است
و در اینجا خود نیست و آنچه میگویند که تا بصورت تاست مجاز است حقیقت آنست که تا را در رسم الخط در همچو
مقامات همین صورت است گو بصورت دیگر شده باشد و در صورت فارسی تا بدل شده تا گردیده است
اکنون تا نمانده و نظیر این است که مجیب کلماتی که در آن تعلیل بکار میرود چون بالغ و قال و امثال آن
که در اصل آن بن واو است و یا بود از ین عالم است تماشا و تمنا و تقاضا و تماشا که فارسیان بالف خوانند
و نویسند پس بالف محسوب شوند ازین بحث معلوم شد که در علم تاریخ صورت رقمی حروف معتبر است گو خود
بتلفظ نیامده باشد یا بصورت دیگر متلفظ شود چون این مقدمه ممهد شد اکنون شروع در مطلب نمایم
آرے ۔ تا کے سخن از سخن ربائیم ٭ هم بر سر مطلب خود آئیم ٭ میگوئیم تاریخی که از ملازمان سامی نوشته
اند یعنی (متوجه الی الکعبة الشریفیة) از آن قبیل است ۔ که تای کعبه و شریفیه هر دو چهار صد اعتبار کرده شود
نه پنج چه بر اسلوب عربی واقع شده است نه بر اسلوب فارسی چنانکه تاریخی بالا نوشتیم درین صورت
اعتراض بجاست درین مصرع که نوشته اند ۔ تاریخ گفت خضر که قد قامت الصلوة ۔ اگر صلوة را بالفاظ
نبات و ذات قافیه کرده اند تا اعتبار کردن واجب است و پنج گرفتن بیخبری است از قواعد این فن و اگر گیاه
و راه و امثال آن قافیه نمودند پس در حساب پنج محسوب خواهد شد ۔ اینهمه دراز نفسی و طول سخن
باقتضای توضیح مقام اتفاق افتاد و الا کو دماغ و کجا فرصت و با اینهمه بتضیع اوقات مخاطب بنظر
کوته کنیم قصه که عمرت دراز باد ٭ امید که بعد بر جوع بجو خدمتی که سر انجام آن مقدور بیچاره مهجور
تواند بود منت بر سر و دوش نهند و دیگر آنکه متوجه که اگر مرفوع است معنی ندارد و بنا بر حالیه چون در
رسم الخط در امثال اینصورت بالف باید نوشت پس از جمله الفاظی باشد که حروف در آن مکتوب
بود نه ملفوظ چنانچه در قسم دوم دریافت کردی در اینصورت یک عدد دیگر هم افزاید این را
دریافتنی است و در یافت و در یافتنی است این امر بعد از تحریر خط در خاطرم سانح شد که نوشتیم
والله اعلم بالصواب امام بخش مدرس مدرسه فارسی شاهجهان آباد مرقوم هشتم فروری ۱۸۴۲ء
مولف ذکی مراد آبادی ذہین و خوش گو ہیں ۔ مضامین اچھے اور فی البدیہہ لکھتے ہیں جیسا کہ پہلی تاریخ
سے معلوم ہوا ہوگا ۔ دوسری تاریخ یہ ہے

شد چو آغاز طرح این مسجد ٭ صورت کعبه شد بدل منقوش
سال تاریخ ابتدای بنا ٭ هذه قبلة لنا گفت سروش
۴۲ ۵ ۱۲

تاریخ اون مین تا ے قبلہ کے چارسو شمار کئے ہین اور دوسری تاریخ مین تا ے کعبہ و شریفہ کے باپانچ پانچ محسوب کئے ہین۔ اسیطرح کہین یا کے دو عدد لئے ہین اور کہین سات جس سے معلوم ہوا کہ کہ فرکی کا کوئی ٹہیک قول نہین لہذا اونکا کلام قابل سند نہین۔ باقر گیلانی نے نعت رسول پاک مین شاہ عالمگیر کی تاریخ جلوس نکالی ہے تا ے فوقانی دورہ کی بقاعدہ عربی چارسو عدد لئے ہین

الحمد للہ الرحمن المهيمن الباقي المقصود	النبي الكامل الهادي المحمود
رسل اکرم حجتہ امشد	پیمبر رحمتین سنوح کن ماہ

کسی شخص نے ایک شخص کی تجدید ایمان کی تاریخ نکالی ہے۔ عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ مین اس تاریخ کو نقل کیا ہے ؎

لقد تاب شیخی عن الحوبۃ	فتاریخہا صادق التوبۃ

شیخ امین بن حسین حلوانی مدنی نے کتاب نشوۃ السکران مصنفہ نواب صدیق الحسن خان امیر ریاست بہوپال کی تاریخ مین تا ے نشوۃ کے چارسو عدد لئے مین ؎

اللہ اکبر هکذا اثار بحنھا	تحل تحتیا النشوۃ السکران

۱۲ ھ ۹۴

منشی امیر احمد لکہنوی نے اپنے دیوان کا نام مرآۃ الغیب رکہا ہے اور اپنے سر بڑا اعتراض لیا ہے نواب کلب علیخان کے دیوان کا نام درۃ الانتخاب تجویز کیا ہے اور اپنے آپ کو مورد ایراد بنایا ہی اسلئے کہ دونون تاریخون مین تا ے مکتوبی و ملفوظی ہے۔ منشی مظفر علیخان اسیر لکہنوی نے تاریخ صحت امداد حسین خان وزیر امجد علیشاہ بادشاہ لکہنو کی اللهم احفظ من البلیۃ کہی ہے اگر تا موقوف ہے تاریخ صحیح ہے ورنہ غلط۔ لکہنو و قرب وجوار لکہنو کے باشندے غلام علی آزاد بلگرامی کی تقلید کرتے مین خود تحقیق نہین کرتے۔ اسمعیل حسین منیر لکہنوی نے وفات مجتہد عراق کی تاریخ مین تا ے حجتہ کو ہا سے بدلدیا یہ سخت غلطی ہے ؎

بہشت عہد زہے قبر حجۃ الاسلام	امیر و اسیر و منیر کا کلام ساقط الاعتبار ہے

؎ چونکہ حرف تاریخ سے غرض تہی اسلئے ایک شعر لکہدیا۔ اور باقی اشعار چہوڑ دئے ۱۲ ساحر عفی عنہ

امثال جیسی تا کو حروف اسماء مین شمار کیا ہے۔ تفسیر فیض سواطع الالہام او رمقامات حریری کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے ۱۲ ساحر عفی عنہ

شیخ کمال الخجندی

جیم فارسی

کاف تازی

کمال خجندی ب[1]

تاریخ وفات شیخ کامل پیداست زرحمۃ من اللہ؛

قطع نظر متحرک و موقوف در اسلوب عربی و فارسی ایک نقصان پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ اگر تاریخ صنعت منقوط یا غیر منقوط مین ہو جیسا کہ پہلے گذرا تو اس حرف کو منقوط مین داخل کرینگے یا غیر منقوط مین اور کیتنے اعداد محسوب کرینگے اگر غیر منقوط مین داخل کرینگے تو تانہ رہا اور چارسو عدد غلط اگر منقوط مین داخل کرینگے تو تا غلط اور پانچ عدد غلط در غلط علاوہ مین نے تا منقوط کسی کتاب مین نہین دیکھی - تیسرے بصورت معطل عبارت و معنی مین بڑا اختلاف ہو جاینگا جیسے لعنۃ اللہ اور لعنت اللہ[2] - جیم فارسی یعنی (چ) صورتًا کاف تازی کیطرح ہی کبھی اول کبھی وسط کبھی آخر مین آتی ہے اور تین عدد محسوب ہوتے ہین مثال ابتدا چکن چکان چیپا مثال وسط اچار و پا چال دیا چنار ایران مین ایک مقام ہے مثال آخر - ایچ پیچ، بیچ - کبھی تنہا آتی ہے اور اوس کے ساتھ ہاے ہوز بھی ہوتی ہے (چہ) ایسی صورت مین آٹھ عدد لیے جاتے ہین جیسے چہ مگوئی چہ میپرسی کاف تازی اسکی دو قسمین ہین اول کاف کلمہ اگر لفظ کی ابتدا یا وسط یا آخر مین ہو تو بیس عدد لیے جاینگے مثال ابتدا کوثر کبوتر کر - مثال وسط دوکان نکان - مکان مثال آخر خاک - پاک تاک دوم مرکب وہ یہ ہے کہ جب کاف مفرد آتا ہے تو ہاے ہوز ملحق ہوتی ہے جیسے (کہ) اور کاف خود مکسور ہوتا ہے جیسے آمد کہ رفت تو اس صورت مین پچیس عدد شمار ہونگے جب اس قسم کے کاف کو کسی حرف یا لفظ سے ملاتے ہین تو اوسکے ماقبل کی حرکت اوس کاف کو دیدیتے ہین کان کون - کین - خواجہ حسن ہروی نے قصیدہ طولانی لکھا ہے اوسکے پہلے مصرعون سے تاریخ جلوس اکبر بادشاہ ۹۶۳ھ اور آخر مصرعون سے تاریخ تولد شاہزادہ سلیم یعنی نورالدین جہانگیر ۹۷۷ھ نکلتے ہین - ابیات قصیدہ -

شاہ شد دہا کہ بانازآسمان عدل و داد	بازوئیا زنہ شد کز مہر ایام بہار
۹۶۳ھ	۹۷۷ھ
للہ الحمد از پی جاہ و جلال شہریار	گوہر مجد از محیط عدل آمد در کنار
۹۶۳ھ	۹۷۷ھ

[1] اس جیسی تا غیر منقوط مین داخل ہوگی دیکھو سواطع الالہام و حریری - ۱۲ ساحر عفا اللہ عنہ

[2] مصرف اتنا فرق ہے کہ تا منقوط ہوگی اور یا غیر منقوط - ۱۲ ساحر عفی عنہ؛

مہر میگوید کہ می زیبد کہ آن تمہ پا دارا | کز پئے زیب و جمال دہر سازم آشکار
۳ ۶ ۹ ۵ | ۹ ۵

کس نیارد ہدیہ زین بہ اگر دارد کسی | ہر کہ آرد گوہر یا جنبے کہ دارد شہریار
۳ ۶ ۹ ۵ | ۷ ۷ ۹ ۵

بعض مورخ جو نکات تاریخ سے ناواقف ہین کاف بیانیہ کے عدد لیتے ہین یہ غلطی ہے ہان اگر ترتیب قطعہ حال اعداد تاریخ ہے تو عدد لینا ٹھیک ہی نون غنہ اسکی دو قسمین ہین اول وہ کہ حروف علت کے بعد واقع ہو یعنی الف و واو و یا کے بعد آئے اور زبان سے تلفظ نہو بلکہ بینی سے ہو جیسے جہان ـ جنون ـ چنین ـ چون ـ جان ـ دوم وہ کہ درمیان کلمہ کے بعد الف کے ہو جیسے نشاند ـ راند ـ جہاند ـ وغیرہ ان دونون صورتون مین نون کے عدد محسوب ہونگے ـ نون لفظی زنک وہ کہ اول مین اسمار و افعال دو حروف کے آئے قریب اسم کے ہے

نے بپائے بروں فتح و نے رائے دران ماند | درماندہ این دائرہ ام ہیچو جلا جل

دیگر قریب فعل نیاید و نیا مدو نستاند و نخواہد ـ اور کبھی حرف پر جیسے ہمزہ خطابی پر جا بجا لکھا ہے ہے

عزیزی نہ از کعبہ از لباس بر ست | بجامہ کہ لباسے رسد قناعت کن

اور نون غنی کی تین قسمین ہین الف ناالف سے دوسری نہ ملے مخفی ہے ـ تیسرے نے یائے تحتانی سے ان تینون صورتون مین اعداد حروف کے لئے لئے جائینگے واو اسکی دو قسمین ہین ایک ملفوظی دوسری غیر ملفوظی ـ ملفوظی وہ کہ بولنے مین آئے خواہ متحرک ہو خواہ ساکن جیسے رضوان دیوان ـ پوشش نوشش ـ غیر ملفوظی وہ کہ جو بولنے مین نہ آئے اسکی دو قسمین ہین ایک معدولہ کہ جسکے فتح ماقبل مین بوئے ضمہ ہو جیسے خواب ـ خوش ـ خورش کہ اسکے ماقبل کو بنا بر رعایت یا مکسور پڑھتے ہین ـ دوسرے یہ کہ ماقبل کو ضمہ کے ساتھ قصر سے پڑھتے ہین جیسے تو و چو وغیرہ ان صورتون مین بھی اعداد واو کے شمار کئے جائینگے ـ ایک جن مجھسے مولوی سلامت اللہ کشفی شاگرد قتیل نے کہا کہ قتیل کہتے تھے مرزا عبدالقادر بیدل واو عطف سر فقرہ دوم کو تاریخ مین نہین لاتے ـ یہ خلاف فصاحت ہی ـ کجا قتیل کجا بیدل کا ملان فن تاریخ فقرہ دوم کو عطف سے محفوظ رکھتے ہین جیسا کہ صنایع و بدایع مین معلوم ہوگا ـ مختصر آیہ کہ باقر گیلانی نے نعت رسول پاک مین

نون غنہ

واو

لطیفہ

ایک سو اٹہتر فقرے مسجع لکہے ہین اور ہر فقرے سے تاریخ جلوس بادشاہ عالمگیر نکالی ہے وہ یہ ہے۔

مہر سپہر جلال و افادت۔ سپہر اوج عزت و حکمت۔ خدیو زمان مہد بساط امن و امان۔ محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر زمان۔ مثال تو وجو موتی طوفان حکایتی است جو از ایک شرسک ٭ تعبیر قلزم است چہ از چشم زار ما ٭ ایضاً بشمسی قمری سال جو شمار تو باشد ٭ تقویم کنم گیسوے نتری را ٭ لا اعلم ؎

شاہ فرنگی و ہاشمی خیل　　زلفین تو ہر دو لام و اعلیٰ

ہاے ہوز ہاے وقف آخر الفاظ عربی مین آتی ہے اور وہ بدل ہوتی ہے تاے قرشت سے۔ اور کبہی تانیث اور تاے مصدری وغیرہ کے جیسے رحمت و رحمہ و دولت و دولہ و حکمت و حکمہ و عاقلہ و بالغہ و زاہدہ و عابدہ و جمیلہ و مستورہ۔ ان صورتون مین ہا کے پانچ عدد محسوب ہونگے۔ ہاے مختفی غیر ملفوظ کتابت سے ساقط ہے جیسے نامہا و جامہا و خامہا و قطعہا و سبوچہا۔ اس ہا کو علیحدہ لکہنا اور اسکے عدد علیحدہ لینا غلطی ہے۔ ہان جب ہاے خطاب ملاتے پانچ عدد لین سعدی ؎

مرا بار یاد حضر دیدۂ　　ز خیل و چراگاہ پرسیدۂ

بعض اساتذہ نے اس ہا کے یاے حقیر خطابی کا بدل لکہا ہے۔ مخلص اصفہانی کی ایک کتاب ضوابط فارسی مین ہے اوس مین لکہا ہے اکثر شاعرون نے تاے فوقانی و ہاے ہوز و ہمزہ کی بحث مین کاغذ سیاہ کیا ہے۔ بعض اسطرف ہین کہ جب ہمزہ کی تحریک سے ہاے ہوز کو جر مین دو چند عدد لین (یعنی دس) جیسے۔ جامۂ۔ بستۂ۔ شکل بیضۂ۔ اور یہ اصل مین یاے نسبتی ہے کہ بعد ہاے ہوز کے آتی ہے۔ اور کتابت مین نہین آتی اور تلفظ مین ہمزہ مکسور سے بدلجاتی ہے اور ہمزہ کی علامت اوپر لکہی جاتی ہے۔ اور یہی حالت یاے خطابی کی ہے جیسے گفتۂ۔ سفتۂ۔ کردۂ۔ اوردۂ۔ انتہی چونکہ بات ٹہیک ہے مین قبول کرتا ہون۔ صاحب ہفت قلزم کہتا ہے ہاے کلمہ جو کہ مختفی آتی ہے وہ ہے کہ جو تلفظ مین نہ آئے اور اسکی حرکت ماقبل پر اکتفا کرین اور وہ حرف کبہی ممدودہ ہوتا ہے کبہی مقصورہ۔ جیسے کہ و چہ و پروانہ و دیوانہ و دیدہ و غنچہ و شانہ و کاشانہ و سایہ و مایہ و خوشہ و توشہ۔ مثال لفظ دیدہ مولانا صنائی ؎

بسکہ در سر ہوس روے تو دارد دیدہ　　پشت سوے من و روے سوے تو دارد دیدہ ٭

اگر مقصورہ ہے تو تقطیع شعر مین اور ہا کے ساتھ جمع بنانے مین حذف کیجائیگی۔ اور اگر ممدودہ ہو اور ماقبل مفتوح ہو یاے مجہول سے بدلجائیگی صرف تلفظ مین نہ کتابت مین۔ اور حساب ابجد مین دونون صورتون مین محسوب ہونا ضرور ہے جیسے (کہ) و (چہ) چہ کے آٹہہ عدد محسوب ہونگے

ہاے مختفی

ضوابط فارسی

ہاے کلمہ

اور کہ کے بجیس اور جس مصرعہ مین اظہار حرکت ماقبل کے لئے لاتے ہین غلط ہے اسلئے کہ اکابران فن کے کلام مین اسکی مثال نہین دیکھی ہمزہ ء ایک حرف ہی کہ حروف ابجد مین نہین ہمزہ ہمشکل کاف کے اور کچھہ سخن ہوتی ہے۔ صاحب کوکب دری لکھتا ہے جن الفاظ کے آخر مین ہائے مختفی ہوتی ہی اوسکی اضافت کو خط سخنی سے لکھتے ہین یعنی اوس کے اوپر ہمزہ لکھتے ہین۔ جیسے گریۂ عاشق۔ خندۂ معشوق۔ واضح ہو کہ خط سخنی جسے ہمزہ کہتے ہین اوسکی کوئی صورت مقرر نہین۔ عربی مین کبھی الف کبھی واو کبھی یا سے بدلجاتی ہے جیسے ہذا جزؤک و رایت جزاک۔ و نظرت الی جزئک۔ صاحب غیاث لکھتا ہے۔ الف بفتح اول و کسر لام حروف تہجی مین سے ایک حرف کا نام ہے اور وہ خط مستقیم ہے کہ کسی لفظ کے درمیان یا آخر مین ساکن بغیر ضغطۂ زبان کے واقع ہو اگر ابتدا سے لفظ مین متحرک ہوتا ہے یا اواخر الفاظ مین ساکن ضغطۂ زبان کے ساتھہ اوسے ہمزہ کہتے ہین۔ مگر عرف و محاورہ اہل فارس و عرب مین خواہ ساکن ہو خواہ متحرک دونون صورتون الف کہتے ہین الخ اکثر ثقات تاریخ گو اوس ہمزہ کو جو الف کے بعد آتی ہے قایم مقام الف کا جا کر حساب کرتے ہین۔ چنانچہ ایک شخص نے تاریخ وفات میر یحیی کاشی نکالی ہے یہ وفات ایکہزار چونسٹھہ مین ہوئی تھی؎ احیاء سخن جو کو یحیی جان داد۔ نعمت خان عالی در قطعہ ہزل کا منگار خان پسر عمدۃ الملک جعفر خان وزیر عالمگیر سنہ ایکہزار اٹھانوے مین کہتے مین؎

پیش اہل دل بود تاریخ گفتن فرض عین	باخرد گفتم سخن را دستگاہی مند کیع
تو جائز کرد اینجا التقاء ساکنین	حرف مدرا ساخت مدغم پیرعقل آگاہ گفت

عبد الجلیل بلگرامی کہ شعرائے پایہ تخت فرخ سیر بادشاہ مین تھے تاریخ جلوس نکالی ہے۔ وہ سن گیارہ سو چوبیس اس تاریخ سے نکالے ہین (یوم تہنا من نساء) فارسی مین ہمزہ نہین لکھتے اور جو ہمزہ کہ بعد الف کے آتی ہے اوس کے بدل مین یائے تحتانی لکھتے ہین۔ قاعدہ عربی۔ فارسی مین جاری کرنا نازیبا ہے۔ حق پسند طبیعت کبھی قبول نہین کریگی۔ باقر گیلانی نے جو نعت رسول پاک مین تاریخ جلوس عالمگیر نکالی ہے اوس مین مثال ہمزہ و تحتانی عربی و فارسی موجود ہین۔ ملجاے دوسرا امام المتقین + مکرم جہان سید المرسلین + ایضاً

۱۰۶۸ ۱۰۶۸

؎ قسیلۃ العواد مین آزاد کی تاریخین موجود ہین ان مین کہین ہمزہ محسوب ہی اور کہین نہین۔ اسکے متعلق بھی سحفہ بدایع التاریخ مین بحث کی ہی۔ سید اقتدار احمد ساحر

همزه

صاحب غیاث

نعمت خان عالی

باقر گیلانی

سمائے حکم و سخا و مہ جمال و کمال	پناہ تاجوران کا سمان منیفہ جہان

ملجائے و سمائے میں ہمزہ تحتانی ہے۔ عربی میں ہمزہ کبھی اول کبھی اوسط کبھی اخیر میں آتی ہے۔ اور اپنی ہی صورت پر رہتی ہی۔ مثال اول یقولون ءِ انا لمردودون فی الحافرہ - ءِ اذا کنا عظاماً نخرہ مثال وسط لیسئلونک اولئک ۔ اسئلک ۔ مثال آخر اذا جاء ھاشاء کسی دہلوی نے تاریخ وفات مرزا مظہر (اولئک مع الذین انعم اللہ علیھم) ہمزہ کے دس عدد جوڑ کئے ہیں جس سے سنہ ایکہزار بچانوے پیدا ہوتے ہیں بعض اس تاریخ کو ثناء اللہ پانی پتی کیطرف منسوب کرتے ہیں ؎

آن حضرت میرزائے مظہر	جانجانان حبیب اللہ
شمس دین بود قطب ارشاد	فرزند رشید حضرت شاہ
در وصف کمال او زبان لال	دست عقل و خیال کوتاہ
آن تابع سنت پیمبر	انگشت شہادت ید اللہ
غواص بحور بطن معنی	از رمز مقطعات آگاہ
از دست لئیم ابن ملجم	نوشید چو بر دانش بر نہی گاہ
از حب رسول و یار غارش	گینہ نگرفت زان علی جاہ
آن شب کہ صباح بود عاشور	با ابن رسول گشت ہمراہ
تاریخ شہادتش ازان شد	اولئک مع الذین انعم اللہ

اولئک وسیئلون صورت تحتانی سے مکتوب ہیں لیکن اذا جاء وما شاء کی ہمزہ ایک ایک عدد کی مستحق ہیں ۔ لوگ کو شدہ لکھ کو ہم اعداد کہتے ہیں اور ہمزہ محسوب نہیں کرتے مخلص اصفہانی نے ضوابط میں لکھا ہے لفظ (دوم) دومرے کے معنی میں زیادتی تحتانی سے یعنی دوئم خلاف قاعدہ ہے اسلئے کہ اسکی امثال میں تحتانی کسی جگہہ نہیں آئی صاحب بہار عجم کہتا ہی (دوام) بفتح ہمزہ بھی آیا ہے میں کہتا ہوں نظم اساتذہ میں بہت کم آیا ہے اور صحیح دوم بغیر تحتانی کے ہے ۔ جب ایسے مقام پر ہمزہ لکھتے ہیں تو بقاعدہ فارسی ہمزہ کو یا سے بدل دیتے ہیں ۔ جیسا کہ نظیر نیشاپوری نے تہنیت تولد عبدالرحیم خان میں لکھا ہے ؎

تاریخ تو بر جبہہ ایام نگار است	صبح دوئم از مشرق اقبال دمید
	۱۰۰۵

حسن بہرہی نے تاریخ جلوس اکبر بادشاہ و تولد شاہزادہ سلیم بن قصیدہ لکھا ہے ؎

مصرع اول زدہی سال جلوس بادشاہ ؏ ازدویم مولود نوردیدۂ عالم برآر

یاے تحتانی

یاے تحتانی وہ یا کہ علامت صیغہ کی ہو یا جزواں کا جیسے آئی و آئینہ دائم جو اشتراک سے پڑہی جاے یا مصادر باب تفعیل مین جیسے تمیئز تائید۔ تزئین و آئین یا نسبتی ہو جیسے دریائی۔ صحرائی یا خطابی ہو جیسے گردئی و سمن بوئے یا مصدری جیسے گدائی و دارائی وغیرہ ان صورتون میں یا کے دو چند عدد لئے جائینگے یعنی بیس اسلئے کہ تلفظ و کتابت دونون مین ہین اسطرح یاے تحتانی مصائب و قائل و مائل و حائل و سائل و جائز و فائز وکائنات و فائض و قائق و طائف و لطائف و زائرہ و مائدہ و فائدہ و فوائح و لوائح و عجائب و غرائب وغیرہم مین دس عدد لینگے۔ اگرچہ یاے تحتانی ہمزہ سے بدل ہے اور تلفظ مین نہین مگر کتابت مین موجود ہین جو لوگ اس قسم کی یا بر ہمزہ لکھتے ہین اور دس عدد لیتے ہین غلطی کرتے ہین اس لئے کہ اس یا کی صورت دو یا کی ہے جیسے باد و یاے خرابی و تاو یاے حیائی و تا و یاے ارنی اسیطرح یاے

یاے کیے ولیے

(کیے ولیے) پر ہمزہ لکھنا غلط ہے اور رسم الخط کے خلاف ہی اور کاف و یاے عمدا کی اور لام و یاے خوشحالی سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسلئے کہ کاف و یاے (کیے) اور لام و یاے (لیے) مین ایک شوشہ ہوتا ہے وہ پہلی یا کی علامت ہی۔ پس ضرور ہی کہ اس قسم کی یا کے بیس عدد شمار کیئے جاینگے۔ حرف ما کہ بعد الف اور واو کے آتا ہے ہمزۂ مکسو زائدہ یا سے بدلے آتے ہین جیسے طلائی کہربائی۔ مومیائی کثبوئی۔ سالوئی لاادری ؎

زرد چون سر عشاق بباد ؏ بستہ چہرہ بسر سالوئی

اس قسم کی یا کے بیس عدد لئے جاتے ہین اور اگر بعد ہاے مخفی کے آتے تو کہین ہمزہ مکسور سے بدلجاتی ہے لاادری ؎

بستہ جامہ تا بجبر کردہ ؏ سر وبا خار در نظر کردہ

بستہ مین اعداد ہا کے لئے جاینگے اسلئے کہ با کتابت مین نہین ہی۔ یاے مجہول کو ناسخ لکھنوی و ذوق دہلوی نے قوافی بجاے بلبل و صداے بلبل و جاے بلبل۔ لڑاے بلبل۔ باے بلبل۔ ہاے بلبل آے بلبل جاے بلبل۔ زیر پاے ہے او ٹھنے کی جاے ہے۔ زنجیر در کہڑ کاے ہے۔ تلوا مرا کہجلای ہی مین لکہا ہے۔ یہ خلط بحث ہے پاے وجاے مین یا اصلی ہے۔ اور صدا و نوا مین اضافت۔ لڑاے پاے۔ آے۔ جاے۔ کہڑکاے۔ کہجلاے مین دو یا چاہیے اسیطرح روے روئی اور ہوے اور ہوئی۔ باقر گیلانی۔ بدر برج حکم کعبہ کائنات۔ کرسی مقام قبلۂ موجودات۔ کعبۂ مطلوب دارین

۱۰۶۸ء ۱۰ ح ۶۸ ۱۰ خ ۰۸

قبلۂ کائنات ۔ نبی اہل جہان اشرف موجودات بعض تاریخ گو مصلحت سے تاریخ کہتے ہیں جیسے اسمعیل حسین منیر لکھنوی نے لفظ (آئی) کو اپنی یادگار بنایا ہے ؎

تاریخ اس عطیہ کی منیرؔ کہی منیر — انگشتر زمرد پاکیزہ (آئی) آج

یاے تحتانی کو ہمزہ سے بدلدیا ؎ چہیتی کمال شکوہ شہانہ سے (آئی) اس تاریخ میں آئی کو دو یا سے لکھا ہے ؎ اب شفا زخم سے نصیب ہوئی ۔ ہوئی میں ایک یا محسوب کی ہے ۔

کہی دوسری میں نے تاریخ اور — حضور جناب نبی میں گئے

گئے میں دو یا محسوب ہیں ۔ صاحب ہفت قلزم لکھتا ہی جو یا کہ عربی میں الف سے بدلجاتی ہے یا سے لکھی جاتی ہے اور الف سے پڑھی جاتی ہی فارسی میں اوسکا الف سے لکھنا جائز ہے جیسے ۔ تمنا ۔ تولا ۔ تماشا ۔ ماجرا ۔ مامضا عربی میں اسطرح مکتوب ہے ۔ تمنے ۔ ترجے ۔ تولے ۔ تماشے ۔ ماجرے ۔ مامضی ۔ شاہ بہاؤ الدین عرف حبیب اللہ شاہ بشیر تخلص نے ارمغان دہلی کے حصہ اول کی طبع کی تاریخ کہی ہے ؎

بشیر القصہ جب نقش سال اوسکا کیا میں نے — سروش غیب نے ترغیب ان محکو بایمای کی؛
نمایان مصرعہ تاریخ مطبوع طبایع ہے — عجب لکھی گئی گوشیح اردوے معلی کی

اس قطعہ میں قافیہ افزا ہویدا ۔ ایما ۔ دنیا ہے معلی یا کے ساتھ محض تاریخ کے لئے ہے ۔ الف کے قافیون میں عربی قاعدہ جاری کرنا غلطی ہے ۔ اسیطرح موئی ۔ دوئی ۔ سوئی ۔ توئی ۔ دلجوئی ۔ گوئی دو یا سے میں مذاقیہ تاریخ اسقاط حمل زوجہ خوشی سنگھہ منعم مولف ؎

کہا مجھسے منعمؔ نے بہیرؔ کا حال — گرا پیٹ اوسکا ہوئی آہ موئی
وہیں میں نے سمت میں مصرع کہا — خوشی سنگھہ منعم کی بہیرؔ توئی

سمت ۱۹ ۱۹

تاریخ طبع دیوان وقار از منشی امیر اللہ تسلیم لکھنوی ؎

لکھا مصرعہ بہر سال تسلیمؔ کلک رنگین نے — چھپا دیوان یا تصویر گوئی مرقع ہے

گوئی میں دو یا محسوب ہیں ۔ مثال بدل و مبدل منہ ہمزہ تحتانی حسین ہروی نے قطعہ لکھا ہے جسکے اخیر مصرعون سے ۹۷۷ھ تاریخ تولد شاہزادہ سلیم یعنی نور الدین جہانگیر ۔ اور پہلے مصرعون سے ۹۶۳ھ تاریخ جلوس جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نکلتی ہے ؎

شد الحمد از پئے جاہ و جلال شہریار — گوہر مید از محیط عدل آمد در کنار

مثال لائق ؎

سرمایۂ لطف الٰہ آن لائق تاج و نگین　　بادشاہ دین پناہ آن عادل عالم مدار

مثال جوہی۔ ہر یکے جوہی زوی مقصود دریابی در آر ٭ مثال آئینہ واضح ہو کہ آئنہ اور آئینہ یعنی مرآۃ دونون کے ایک ہی معنی ہین اور ذات لفظ مین معنًا متغائر اول یعنی آئنہ مرکب ہے آہن بمعنی زنگ و معنی آہن سے یعنی آئینہ مرکب ہے آئین سے یعنی زیب و آرایش دونون صورتون مین ما مفید معنی نسبت ہے

مولفہ

فوت چون شد وزیر آئینہ ساز　　شیشۂ سال ریزہ ریزہ شد سینہ

سال ماتم بمعمہ گفتم　　خوبیش بود رشک آئینہ

١٢

مثال فضائل از میر شوقی تاریخ وفات ابو البرکات

گفت در معمہ تاریخ سروش　　منکشف بہر فضائل گردید

١٠

مثال نائل از آقا طہماسپ دہلوی شاہزادہ دارا شکوہ

حسود بدگوہی او از نحوست طالع　　مرید کلک او بادا سعادت از بن دندان

مثال فائق تاریخ فوت شاعر گیلانی در صنعت منقوط بود در خلق فرقیا فائق ٭

تاریخ طبع دیوان قبول از امیر علی خان مبتلا آل شاگرد علی اوسط رشک استاد میر ضامن علی جلال

یہ بجا ہے کہے دیوان کو گلشن جو جلال　　لفظ و معنی گل ریحان قبول خوش فکر و

مادہ حرف نقط جنکے نکالیں گلچین　　لائق سیر ہے دیوان قبول خوش فکر

مثال تمیز بدویا ملا محتشم نے تاریخ جلوس شاہ اسمٰعیل جسنے رباعی مین نکالی ہے ہر مصرعہ سے گیارہ سو اٹھائیس عدد نکلتے ہین عدد منقوط و مہملہ برابر ہین۔ رباعی

ے کرد چو سکہ صاحب منزل　　نقدی کہ عیار بود وش از اصل جلیل

٩٨٤

سکہ چو رسانید بتمثیر ملوک　　فرق کہ و مہ داد بشاہ اسمٰعیل

٩٨٤　　٩٨٤

مثال آئین بدویا

از ملک و ملوک دین ربیب جلیل　　نگار ستہ صد بلدہ از آئین جمیل

٩٨٤

ہر گنج کز آبادی گیتی دہور　　گرد آمدہ باد وقف شاہ اسمٰعیل

٩٨٤　　٩٨٤

مثال دنائی بدویا

این ساعی اگرچہ باشد از حسن قلیل　　بے دانائی و رہ علم تحصیل

در مہر فنش دلا نہ از اہل جہان　　داشت طلاق مہر شاہ اسمٰعیل

٩٨٤　　٩٨٤

محمد غیاث الدین صاحب غیاث اللغات عزت تخلص نے دیباچہ کتاب مین چند نام تاریخی لکھے ہین دو نام یہ ہین اول معیار الفضائل - دوم نظارۂ عجائب تاریخ وفات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ سے

سال ترحیل قطب دین کاکی — قایم اللیل صایم الدہر است

حروف مخلوط التلفظ فارسی مین چند ہاے فارسی یعنی پ مفتوح ہاے ہوز مخلوط التلفظ نون ساکن دال موقوف اور ہندی مین ہاے موحدہ بہ بھان جیسے بھاگ سرج بھان بھینس بھوڑا بای فارسی پھ پھاگنا پھول تای فوقانی تھ تھان - استھان - تھال - تہم - تائے ثقیلہ یعنی ٹ ٹھ ٹھٹھا - ٹھوکر - جیم تازی جھ - جھالا - جھانسا - جھکڑ - جیم فارسی یعنی چ چھ چھلا چھپکا - چھلنی چھینک کاف تازی کہ کھال کہم - کھانسی - کاف تازی یعنی گ گھ گھونسا - گھر گھوبی - یہ حروف اول الفاظ مین آتے ہین اور وسط مین کم اور آخر مین بہت کم جیسے سنگھ یہ حروف مخلوط التلفظ مین کتابت مین آتے ہین انکی ہائے ملحقہ کے پانچ عدد لئے جاتے ہین - حروف تہجی کی دو قسمین ہین ایک ملفوظی اسے اسمی کہتے ہین - دوسری مکتوبی اسے سماعی کہتے ہین جیسا کہ حاشیہ تکملہ مین لکھا ہے جب شرح معما مین ملفوظی و اسمی کہین تو مراد اسمی ہے جیسے ب - ک - ل - اور جب مکتوبی و سماعی کہین تو مراد اسم ہے جیسے با کاف لام - مثال شیخ بہاؤالدین آملی نے دیباچہ جامع عباسی مین اعداد زبر (شاہ عباس) کے بینات (خلد اللہ ملکہ) اسطرح زبر - ش ا ہ ع ب ا س - بینات

خا لام دال الف لام لام ہا میم لام کاف ہا

(۴۳۹) فیضی فیاضی نے عدد زبر (اکبر) کے بینات (آفتاب) کے برابر کئے ہین -

رباعی

نور یکہ زماہ عالم آرا پیداست — از جبہۂ شاہنشہ والا پیداست
اکبر کہ ز آفتاب نسبت دارد — این نکتہ ز بینات اسما پیداست

(ا ک ب ر) (۲۲۳) (الف فا تا الف با) (۲۲۳)

رباعی کے مصرعہ چہارم مین لفظ اسما چاہیے ہے بے محل ہے ممکن ہے کہ فیضی کا سہو ہو مگر غلطی کاتب کا قوی خیال ہے - تاج المدایح مین جو مناقب نواب کلب علیخان مین لکھی ہے اوس کے ایک

ع حروف آفتاب کے بقاعدہ بینات لکھنا چاہیے جیسا کہ ملفوظی اور اسمی کے بیان مین تحریر ہوا خطائے فیضی یا تصرف کا شبہہ نہین ہے ۱۲ ساحر عفی عنہ

قطعہ میں لفظ انوار کو بطریق معما عطارد سے برابر کیا ہے سہ

تسلیم عرض کن بجناب سخن شناس	در حضرتش کہ خیل و خدم سخنور اند
بر آسمان عطارد و انوار بر زمین	لیکن ز روئے قاعدہ ہر دو برابر اند
بر فرق خسروان اولوالعزم ملک نظم	مانند تاج بادشہ چرخ افسر اند
سوئے کسی ندارم و نے جانب کسی	حقا کہ ہمچو شمس و قمر دو برادر اند
می برسم این سخن چو بپرسین عیب نیست	ہر دو بزرگوار درین بزم منتظر اند

زبر عطارد (ع ط ا ر د) (۲۸۴) بینات انوار لف و ن او - لف - آ ر (۲۸۴) قسم صنایع و بدایع بعض الفاظ زبر میں اور بعض بینہ میں سنہ ۱۲۹۱ھ میں میر ببر علی انیس لکھنوی کا انتقال ہوا۔ مرزا سلامت علی دبیر نے تاریخ وفات نکالی۔ مگر بالکل غلط صرف اعداد سال لکھدئے اور تشریح زبر و بینہ نہ لکھی اکثر لوگوں نے مجھسے سوال کیا۔ چونکہ تاریخ غلط تھی مینے مولوی بہادر حسین اور چند شاگردوں سے دبیر کے پوچھا۔ مولوی بہادر حسین نے عربی عبارت مع ترجمہ اور قطعہ آٹھہ شعر کا بھیجدیا ماہران فن نے اس قطعہ پر اعتراض کیے جو اودھ اخبار میں شایع ہو چکے ہیں المختصر آخر بیت حامل تاریخ یہ ہے

سال تاریخش بزبر بینہ شد زیب نظم — سور سینا بے کلیم اللہ و منبر بے انیس

الفاظ زبر و بینہ سے تشریح نہیں ہوتی۔ ترجمہ عبارت عربی کا جائز ہے کہ لئے جائیں حروف بحساب ابجد کے اور یہ کہ لئے جائیں اعداد کلمات بحساب ابجد کے اور اعداد انہیں بعض کلمات کے بطریق زبر و بینات کے اور اسوقت میں واجب ہے کہ اشارہ کیا جاے طرف اونہیں کلمات کے سات کسی وجہ کے تاکہ نہ لازم آئے خلاف مقصود کے) چونکہ تاریخ پر اعتراض تھے میں نے مرزا دبیر کو خط لکھا۔ مرزا صاحب نے میرے اعتراضوں کا جواب نہ دیا صرف آٹھ شعر کا قطعہ مع شرح کے میرے پاس بھیجدیا۔ مینے جو خط مرزا سلامت علی دبیر کے نام بھیجا تھا یہ ہے ذاکر مصائب شاہ کربلا شمع افروز مجالس بکا مرزا دبیر صاحب زید مجدہ السلام علیکم۔ تاریخیکہ از خامہ ندرت نگار چکیدہ است نیرنگ حیرت است سماناسامی

عہ سقوط عین ۱۲ ساحر غفرلہ

عہ خیال ہی کہ کاتب کی غلطی ہی اسلیے منتظر اند بجز میں نہیں آتا کوئی اور چہار حرفی لفظ ہوگا۔ ساحر

عہ اس خط میں چند اعتراض ہیں - اول ہر شعر محتاج تشریح ہے ۲ یہ لفظ آخر بکسر ہا ہے

واسین الخوی ہی - ۳ - زبر و بینہ ہے - بالسکون غلط لکھا ہے - شد زیب نظم تاریخ ماتم میں بے جا ہے - ساحر

ملازمان سنگ خارا تراشیدہ اند بے نے کوہے کندہ اند شاہد پیکر تاریخ بہر صفت محجب آراستہ اند
بہ بیش خلوص عقیدتم نہ کرامات ست و نہ معجزہ بلکہ صلہ مداحی امام ہمام است وبس عزیزی اعتراض کردہ
عہدہ طاقتم در گزارش جواب مہر خاموشی برلب زد - ناچار بعالیجناب انجمن سامان رجوع آوردم اول ہر یکے
زین دوازدہ بیت کہ چون سبع سیارہ در بروج فن واوج سخن گردش وارد محتاج ہر صفت تشریح اشتباہ ات
ورنہ ناطقی نفع در گرد ظاہری نقصا نست چہ خلاف عبارت عربی مقصود است دوم لفظ آخر کہ در مقابل
اول است بکسر خاست اندرین صورت عیب اقوا کہ لقب اختلاف توجیہ است و توجیہ حرکت ماقبل روی را
گویند پس این عیب اقبح وافحش است و لفظ آخر کہ بفتح خاست معنی آن درین مقام راست نمیشود کہ ترجمہ آن
در اردو (ادن) است سوم از کتب عربی وہم از عبارت عربی بقید اعراب عطیہ جناب معلی ہویدا کہ لفظ
زبر بفتحتین اسپ و در مصرع اولین تاریخ حرکت بای موحدہ ساکن گردیدہ از معترض کغنم کا احتمال بارغم است
کہ سر بر افراشتن نمی تواند چنانچہ در زمانہ پیشین مورخی در وفات نواب آصف الدولہ گفتہ

نظم و نثر و ہمت و ہیبت و کرم   در وفاتش بے سروپا گشتہ اند

ہمین حالت سین سنخ است پس سکوت و جرب لازمہ غم است چہارم شد زبر نظم در ماتم بد نماست از دست
معترض رہانیدنم شان بزرگی ست زیادہ نیاز منم - این خاکپاے نور خان ہم درین بحر دست و بازدہ است
ونتیجہ آن اینکہ در مجموع ہر سہ لفظ (تعزیت سخن سراے) تاریخ بر می آید وبدین نوع جمال جہان آرامی نماید

تعزیت چون در زبر ہم بینہ جا گرم کرد   سند سخن در بینہ بہراے آمد در زبر

۱ طور سینا - بی - کلیم اللہ - و منبر - بی - انیس

زبر و بینہ	زبر	زبر و بینہ	زبر
۵۶۷	۱۷۲	۴۰	۱۳۳

۲ طور سینا - بی - کلیم اللہ - و حضرتی - انیس

زبر و بینہ	زبر	زبر و بینہ	زبر
۵۷۲	۱۸۴	۴۱۳	۱۲۱

۳ طور سینا - بی - کلیم اللہ - و منبر - بی - انیس

زبر	بینہ	زبر و بینہ	زبر بینہ	زبر بینہ	زبر
۱۴۴	۲	۵۳۲	۲۹۸	۲	۱۳۱

۴ طور سینا - بی - کلیم اللہ - و منبر - بی انیس

زبر	زبر و بینہ	زبر	زبر بینہ
۳۳۶	۱۴	۱۶۳	۲۷۵

عہ سکون بھی جائز ہے جیساکہ عربی لغات میں موجود ہے ۱۲ ساحر عفی عنہ سکون بھی جائز ہے - ان دونوں لفظوں کو منتہی الارب وغیرہ عربی لغات میں دیکھو - ساحر غفرلہ

کسی مورخ نے تاریخ وفات سید شاہ عباد اللہ کی یہ نکالی ہے (بحق عباد اللہ الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین) باقر گیلانی نے نعت رسول پاک مین اکیسو اٹہتر فقرے مسجع لکھے ہین اور ہر فقرے سے ۱۱۰۶ ہجری غیر منقوط تاریخ جلوس عالمگیر نکلتی ہے اور جو بیس شعر کا قصیدہ لکھا ہے اوس مین یہ کمال کیا ہے کہ باہم مصرعے ملانے سے چار ہزار پانچسو بارہ تاریخین نکلتی ہین۔ فقرے اور ابیات مثالون مین لکھے جا چکے اور یہان بھی لکھے جاتے ہین۔ گیارہ فقرے ایسے ہین جنکے فقرۂ اول کے حروف فقرۂ ثانی کے حروف کے برابر ہین

قمر المومنین قطب المرسلین ۱۰۶۸ شہ ملک احسان شمس النبیین ۱۰۶۸ بدر برج حکیم کعبۂ کائنات ۱۰۶۸ کرسی مقام قبلۂ موجودات ۱۰۶۸ ارکان نجابت و سعادت ۱۰۶۸ ماہ مملکت وافادت ۱۰۶۸ نبی ہر دو گروہ داور عالم و عالمیان ۱۰۶۸ پناہ ہر دو عالم تکیہ گاہ کون و مکان ۱۰۶۸ کوکب اوج عمارت و بینش ۱۰۶۸ دردانۂ ولایت و دانش ۱۰۶۸ جان رسالت سید الحسنین ۱۰۶۸ عین رحمت امام المرسلین ۱۰۶۸ جہان کرم رسالت پناہ ۱۰۶۸ سرور گیتی انجم سپاہ ۱۰۶۸ ماہ عالمین شمس المرسلین ۱۰۶۸ شریف النسب سید المرسلین ۱۰۶۸ ارکان عدل مسند نشین نجابت کونین ۱۰۶۸ ناصر الصدق یقین سرور اہل کونین ۱۰۶۸ روح پرور صاحب المعراج ۱۰۶۸ زبدۂ ہر دو عالم رسل تاج ۱۰۶۸ قبلۂ واصلان امام المتقین ۱۰۶۸ رسول ملک و پاک سید المرسلین ۱۰۶۸ - اور گیارہ فقرے ہین جنکا آغاز اسم پاک احمد سے ہوتا ہے اور حروف ہر فقرے کے مساوی اور منبر سال جلوس ہا ہے۔

ایک فقرہ لکھتا ہون - احمد کون و مکان خدیو عالمیان ۱۰۶۸ + ۲۳ حروف نور رسولان پیمبر زمین و زمان ۱۰۶۸ + ۲۳ حروف۔ غزل مندرجہ ذیل کے ہر مصرعہ سے تاریخ جلوس عالمگیر نکلتی ہے اور پہلے پانچ شعرونکے پہلے مصرعون کے احاد و عشرات و مات پچھلے مصرعون کے احاد و عشرات و مات کی برابر ہین اور پہلے چار مصرعونکے حروف بھی مساوی ہین۔

۲۴ اساس عالم مجد آفتاب ہر دو جہان — ملک پناہ و رسل تاج انبیا سلطان ۲۴

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

۲۴ شفیع کون و مکان احمد رسول اللہ — پناہ تاجوران مستشفع زمین و زمان ۲۴

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

۲۳ سواد عین ہدایت امیر ملک طل — بزرگ کل رسل رہنما سے کون و مکان ۲۳

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

۲۳ خلاصۂ دو جہان ماہ ساطع لولاک — شہ جہان فلک قدر و صاحب احسان ۲۳

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

سمائے حکم و سخا و نہ جمال و کمال — پناہ تاجوران شہ سمان ندیدہ جہان

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

پناہ اہل نبوت برہبار علو — گل مراد طل آبروئے گلشن جان

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

مطلع دین و جہان تاج صاحب معراج — سپہر مجد محمد مطاع عالمیان

۱۰۶۸ھ — ۱۰۶۸ھ

کمال زہد و ورع آبروی موجودات — جہان جود و حیا مصطفی رفیع الشان

۱۰۶۸ — ۱۰۶۸

یہ دو مطلع اور سات شعر ہیں انکے ہر مصرع اول کے حروف اپنے آخر کے مصرعہ کی برابر ہیں کمال یہ ہے کہ ہر مصرعہ کے حروف ناطقہ وصامتہ کے اعداد برابر ہیں اور پانچسو چونتیس اعداد حروف ناطقہ سے اور یہی اعداد حروف صامتہ سے پیدا ہوتے ہیں - مطلع اول

۲۲ امام کل رسل تکیہ زمین و زمان — ۱ — بنی تاج امم زیب عصر ماہ جہان ۲۲

منقوطہ ۳۴ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵

۲۳ معز زین رسل ماہ وکام وحی توان — ۲ — قوی وزین ہمہ مکہ عز و عز مکان ۲۳

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵

۲۲ پناہ ملک رسالت کمال فہم و ادب — ۳ — نصیر ملک بقا اوج علم زیب جہان ۲۲

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ — معطلہ ۳۴ ۵

۲۳ سحاب طبع محمد تو امام شرف — ۴ — سراج اہل عطا عزت زمین وزمان ۲۳

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵

۲۴ بنی و تاج ملک مہر علم و زیب جہان — ۵ — بزرگ عالمیان عز کعبہ تاج جہان ۲۴

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵

مطاع کل عرب تاج دین گزیدہ نسب — ۶ — سحاب کرم و آفتاب عدل و امان

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵

پناہ فتح و ورع ماہ صاحب لولاک — ۷ — حیات و عز رسل ماہ زیب سلطان

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ — معطلہ ۳۴ ۵

سحاب لطف ابد مہر عدل و شوکت ماہ — ۸ — علو جاہ و عمل زیب سپہر شان

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ھ — معطلہ ۳۴ ۵

پناہ حلم و شرف کام و ملک مطلب حق — ۹ — حبیب و زین امم کوہ علم و تاج زمان

منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ — معطلہ ۳۴ ۵ — منقوطہ ۳۴ ۵ — ۱۰۶۸ — معطلہ ۳۴ ۵

تو لسنہ ۹۶۳ تاریخ جلوس جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نکلتی ہے یہاں صرف دو بیت لکھتا ہون

پید اگشت از پی جاہ جلال شہریار ٭ گوہری بید از محیط عدل آمد در کنار

۹۶۳ ھ ٭ ۹۶۳ ھ

شاد شد دنیا کہ باز از آسمان عدل و داد ٭ باز دنیا زندہ شد کز مہر ایام بہار

۹۶۳ ٭ ۹۶۳ ھ

ایک شخص نے تاریخ جلوس جہانگیر بادشاہ کی (خیر الملوک ۱۰۱۴) نکالی ہے تاریخ تولد شاہزادہ خرم شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی خلف سوم نور الدین جہانگیر بادشاہ ۵

زعدل شاہ نور الدین جہانگیر ٭ منور گشت از مہ تا بہ ماہی

باین شاہنشہ با دانش و داد ٭ کہ درگاہش کند عالم پناہی

خدا از بس کرم شاہزادہ داد ٭ فروزان تر ز مہر صبحگاہی

کہ ہمہ را ز بس جود و دہش دہد داد ٭ بر اندازد رسوم داد خواہی

بہ تخت بادشاہی چون نشیند ٭ کند ہم آسمانش بارگاہی

بعہد دولتش آسودہ گردند ٭ ز بس عدلش رعایا و سپاہی

بود شاہجہان از لطف یزدان ٭ دہد تخت بلندش زین گواہی

جدا و بر سر نہد افسر نماند ٭ شہان را رتبہ صاحب کلاہی

بدوران شہ نہ بیند دیدہ دہر ٭ ز امر نافذش روی تباہی

جہان افروز شد چون شاہ خرم ٭ بقیصر و لفروز بادشاہی

خرد تاریخ سال مولدش را ٭ رقم زد ظل حبا و مد الٰہی

اس قصیدہ کے ہر مصرع سے تاریخ تولد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ کی نکلتی ہے قصیدہ

خدا وجود بقا دادہ عالم امکان ٭ برائے شاہجہان بادشاہ کل جہان

۱۰۰۰

ز لطف یزدان ز عدل و جود ہفت اقلیم ٭ بود بافسر و با خرگاہ این سلیمان شان

ز جود شاہ جہان بادشاہ ملک آرای ٭ پدید آید در شاہوار صد عمان

ز جام قوت او باد با حیات ابد ٭ مدام بادہ الطاف و قدرت یزدان

نشاط شادی و کام طرب بداد اللہ ٭ بپادشاہ جوان بادشاہ کامران

۱۰۰۰ ٭ ۱۰۰۰

بداد وجود با خسان شہنشہ آفاق ٭ علیم و عالی بود آنا ز لاز ملک ستان

۱۰۰۰ ٭ ۱۰۰۰

بود چو گوہر از ان صاحب قران کہ بدو ٭ نبودہ بزمان صاحب قران ہیچ قران

۱۰۰۰ ٭ ۱۰۰۰

بدہر ثانی او این پناہ ملک بود — کہ صد قران زہد این ہمال از اقران

ہزار سال چو از ہجرت آمدہ بوجود — شہنشہی کہ بود زندگی عالمیان

ہزار قرن بماناد آنکہ مردہ ازو — بود بدور جہان صد ہزار جان شادان

بہ مدح شاہجہان طبع این دوازدہ بیت — ز قسمت ازل آورد از دلم بزبان

ازان دوازدہ ہر مصرعی کار نگاہ — کند تولد شاہجہان پناہ بیان

۱۰۰۰

تاریخ جلوس شاہجہان از امیر شوقی ؎

بادشاہ زمان و شاہ جہان — خرم و شاد و کامران باشد

حکم او بر خلایق عالم — تا جہان باد در جہان باشد

۱۰۳۷

تاریخ دیگر از حکیم کاشی ؎

بادشاہ بہرہ ور شاہجہان — کز سخا چون مہر تابان آمدہ

سال تاریخ جلوسش چرخ گفت — وارث ملک سلیمان آمدہ

تاریخ بنائے قلعہ و شہر پناہ شاہجہان آباد کسی شخص نے لکھی ہے ؎

آسمان چو دید رفعت گفت از بہر بناش — تا ابد این قلعہ شاہجہان آباد باد

تاریخ تہنیت طوی شاہزادہ دارا شکوہ از آقا مہاب قلی اسکے ہر شعر سے ایک سو تینتالیس عدد نکلتے ہین اور ہر شعر کے حروف منقوط مین تاریخ ہے ۔ اسیطرح غیر منقوط مین اور اگر سب مصرعون کی پہلے حروف جمع کرین تو ایک شعر پیدا ہوتا ہے اور اس سے بھی بطرز مذکور تاریخ نکلتی ہے حرف قطعہ لکھا جاتا ہی ۔

ب بحمد اللہ کہ شد دیگر زسعی نایب سلطان — رواج التیام افزون حدود وصل آبادان ر

ص ۔ ۱۰۴۳ منقوط ۱۰۴۳ — ۱۰۴۳ غیر منقوط

ص ۔ صلای امن در داد و بہر طوی شہزادہ — قبول یکدلی یابی از ین جشن عماد ارکان ق

د ۔ درین دولت کہ یارب جاودان بادا وجود او — مزین شد دلم گل گل ز لطف داور سبحان ۔ م

ت ۔ تعالی اللہ زہی گردون بال ہادی کامل — دلیل و مسند دانا بعہد دانش و عرفان د

و ز ہے شان نکو آمین کہ تا دانائے اقبالش — یمین عہد را بازو نیار جود را سامان ی

ی ۔ یم از صیت عطا ہای او کند از مفلسی نالہ — دراز قید نوال او بہ بیم اللہ صدف اللان د

ی ۔ یقین گو انم کہ مقصد او کند حل ہمہ مشکل — مدیح جود او دارد دلا ہر سطلے آسان م

ن نوید جشن شہزادہ ز وصل آمد بحمد اللہ — قریب فرانید با دہد صاحب دوران ق

۱۰۴۳ — ۱۰۴۳

ب بر د در سایهٔ شاهجهان نور بقای او — رهین شادی جهان جاوید و عدل امن محیط ایمان ر

ل لوای جود او هر جا بمقصد سایه افگن شد — امل آنجا رسد کامل کشاده دل بکف دامان ا

و وجود جاه او با بالبقای حسکم انجبت — لوای بزم او سازد دل پژمرده را شادان ن

ح حسودت بدگوئی او را نحوست نائل لطالع — مرید کلک او بادا سعادت از زمین و زمان م

م مراد و مقصد مادح شهاب الدین وا اید تیا — همه زیب و همه زینت همه همت همه احسان ه

ح حصول سرور قایم بان طوبی لقا نائل — رواج عدل باقی باد زین جشن نکو بنیان ر

م محبت بین که دارد مهر و در آمد جود که او — بود بین که ناهی او سنگ و گهر یکسان ب

ل لوا ساجیش او فائده جهان را داد انجم — ابد با جود او همدم ستم را عدل او زندان ا

ش شهی کز ناز لطف وی کند چون شاه دایم — مسیح آید چو بیماران بعطار از بی درمان م

ا الهی تا ابد بادا لوای جود تو بر پا — الهی تا بود عالم امل را جود او سامان ا

ه همیشه زیبا اقبال او باد قد وبا آمین — همیشه حاسد احوال او بیچاره و سرگردان ه

بیت موشح

بصد تزیین بلوح مجمل شاه — رقم دیدم قران مهر با ماه

منقوط ١٠٤٣ — غیر منقوط ١٠٤٣

ہر سہائے وہی تخلص متوطن سہسوان نے ایک سو بیس شعر کا قصیدہ تہنیت عروس بسر نواب نجیب الدولہ میں لکھا ہے اس قصیدہ میں یہ کمال ہے کہ اعداد حقیقت میں بھی گیارہ سو اسی ١١٨٠ اور قصیدہ آقا طہماسپ قلی میں طاق یہاں صرف ایک شعر لکھا جاتا ہے وہی سہسوانی

عشوہ را عمر کن ای ساقی سیمین اندام — تا دہد بو چلا را وق گلفام انجام

غیر منقوط ١١٨٠ — منقوط ١١٨٠

اس قصیدہ میں ہر مصرع تاریخی ہے منقوط و غیر منقوط علیحدہ علیحدہ تاریخ ہیں اگر کسی مصرعہ کی منقوط کو کسی مصرعہ کی منقوط یا غیر منقوط سے ملائیں یا غیر منقوط کو غیر منقوط یا منقوط سے ملائیں وہی تاریخ نکلتی ہے اور اس حساب سے بیحد و بے شمار تاریخیں نکلتی ہیں۔ وہی سہسوانی نے بڑا کمال کیا ہے مگر طول کے خیال سے صرف ایک شعر لکھا گیا تاریخ جشن تولد سپہر شکوہ پسر دارا شکوہ از آقا طہماسب قلی

زہی جشن زمانہ کامرانی بود در — نما در مہر مضمون بزم شادمانی داد

١٠٥٤

افزود گل نشاط اکنون درد ہر — زینہا ہر سوئے گلفشانی وارد
۱۰۵۴ھ ۱۰۵۴

شعروں میں ہر مصرع سے ایک ہزار چون عدد تاریخ جس میں پیدا ہے اگر عدد حروف منقوطہ بیت اول کے مصرعہ اول کے حروف منقوطہ مصرعہ دوم بیت اول سے ملائیں اور اگر بیت دوم کے مصرعہ ثانی سے بیت اول کے مطابق وہی تاریخ نکلتی ہے۔ تاریخ وفات وبنائے روضۂ تاج بی بی ؎

بحکم شاہجہان بادشاہ دین پرور — کہ ہست ثانی صاحبقران زلطف الٰہ
بسال بست و سوم از جلوس این روضہ — ز نور رحمت حق شد جہان فروز چو ماہ
گر شاہدہ گنبد فلک سایش — حیات تازہ فزاید بدل زدیدنگاہ
بدرگہش چو خرد دید گفت تاریخش — کشادہ باد بدنیا ہمیشہ این درگاہ
۱۰۵۶ھ

اس مصرعہ سے ایک ہزار چھپن نکلتے ہیں ؎

عام شاہجہان بادشاہ جہان — بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ ؎

یہ بیت دعائیہ ہے گو قصیدہ وہی سہسوانی کا ایسا مشہور نہیں جیسا کہ قصیدہ آقا طالب قلی کا مشہور ہے چنانچہ اکثر کتب تواریخ میں لکھا ہے۔ باوجود اس شہرت کے ذکی مرادآبادی نے جو قصیدہ تہنیت جلوس نواب منتظم الدولہ حکیم مہدی وزیر شاہ اودہ میں لکھا ہے اس قاعدہ کو اپنی ایجاد بتایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں ؎

بدین خجستہ کلامی کہ در زبان سعید — ز غیب آمدہ در گوش جان نوید بہار
ہزار گونہ قسم ہا کہ آورم بزبان — گواہ دعوے من بس بود طالب اظہار
کزان زمانہ کہ با لفظ معنی راہ است — وزان دمیکہ سخن راست با زبان سروکار
ازان زمانہ کہ آمد صریر خامہ بگوش — وزان زمانہ کہ گلہا شگفتہ اند ہزار
زنکتہ سنجی پیشینیان ہم از نگری — ز اہل ہند و ہم از شاعران فارس و بار
نگفتہ است کسے این چنین عجیب سخن — ندیدہ است کسے این چنین غریب نگار
بجز آنکہ بود نکتہ سنج محمد وحم — دو سال خون جگر خوردہ اندرین اشکار
کہ ہے بزیر زمین رفتہ گنج تحریر برین — گہے بقعر محیط و گہ بکرہ آثار
سخن کجاست کہ می بود نسیم باسید — بہرگ داشت نقش ورنہ ہر نفس سرکار

؎ کرۂ بادشدید غلط ہے کرہ چاہیے۔ سید افتدار احمد ساحر سہسوانی

زانگشتان شد بر عقد ابهام — برابر چار الف کردم نظاره

بعینہ بود گئی سال ہجری — ہمین تاریخ شد فتح ستارہ

چنین تاریخ گفتن اختراع است — شد از عبد الجلیل این آشکارہ

بادشاہ کی چار انگلیون کو چار الف قرار دیا اور گیارہ سو گیارہ تصور کیا (۱۱۱۱) اور عقد ابہام کو سنہ اور عقد ابہام کو مرکز نون سنہ کا — دیگر

چو محی الدین محمد شاہ غازی — ستارہ فتح فرمود از اشارہ

رقم کردم بکلک فکر بیتے — کز و شد چار تاریخ آشکارہ

بود ہر مصرعہ اش تاریخ مقصود — ہمان عاطل شد در شمارہ

محمد شہ اساس سلطنت را کند — بر آمد عاطل از حصن ستارہ

تاریخ جشن فتح ستارہ

جشن سہ بار گشت بفتح ستارہ گڑہ — نظارہ کن بر آب و اطراف بوستان

این بیت را بتعبیر گرد ارسی بغور — تاریخ با نقط شود از لفظ او عیان

جشن کے تین بار عدد لینے سے ایک ہزار دو سنہ ہوتے ہیں اور اطراف بوستان (ب) اور نون ہیں یس (ب) اور (ن) کے عدد باون ملانے سے گیارہ سو گیارہ ہوتے ہیں اور مادہ تاریخ لفظ (جشن) مع (ب) اور (ن) کے ہے یہی مجموعہ حروف مقصود ہے تاریخ وفات نواب شجاع الدولہ از شاعرے

چون شجاع صفدر منصور برہان جلال — رفت سوئے ملک باقی زین سرائے پر گزند

شد شجاعت بے سر و بے پا سنحا و عزم نیز — تاج خود را بر زمین از گریہ و زاری فگند

گیارہ سو اٹھاسی عدد نکلتے ہیں — اس جگہ گریہ و زاری ہوتا اس سے تاریخ میں نقصان آتا ہے۔ تاریخ جلوس محمد شاہ غازی از عبد الجلیل بلگرامی

بحمد اللہ بہار آمد جہان سرسبز شد یکسر — بتخت سلطنت بنشست شاہنشاہ دین پرور

محمد شاہ غازی بادشاہ کشور احسان — بجاہ ہمچو جمشید و بشان ہمچو اسکندر

وجود ش آیۂ رحمت نگاہش مایۂ عزت — بناموس زینت سکہ بذکرش زینت منبر

بمیدان شجاعت دشمنان را تیغ افگن — بدیوان عدالت تشنگان را موجۂ کوثر

من از بہر جلوس آن ملک اورنگ رفعت — زشمس طالع پر نور ہمچو مطلع خاور

ظلِ افشان شد بہار خرمی زین تر دہ رنگین ‎ ‎ بہر سو بلبل سوزون ترنم ہتیت گستر

بر آید چہل ہزار و سہ صد ابیات لطیف از دے ‎ ‎ بر آن مجموع لیستا فزون کمن دو باب این مضمر

شہ عادل مہ کامل ہم سائل حسم والا ‎ ‎ بدل دانا بعید را ما بجو داولی بجید او فر

ازین بیشل رہبرا سے بیج شاہی اندرین صنعت ‎ ‎ بروان نادر د غواصی ز بحری این چنین گوہر

کتب موجود یاران مورخ بر ہمہ حاضر ‎ ‎ بدعوے گر غرضیے پیش آید واکنند دفتر

بود فال مبارک این ہمہ تکسیر اعداد وش ‎ ‎ بطول عمر شاہ دین پناہ وسعت کشور

دعائے شاہ از عبد الجلیل واز ملک آمین ‎ ‎ ہمیشہ باد روشن حشمت شاہ جہان پرور

اگر خواہی کہ استخراج این اعداد دریابی ‎ ‎ ببر ہای سکینم خاطر نشین طبیع دانشور

بود ترکیب این بیت ضرب او در شش ارکان ‎ ‎ کہ در ارکان او ممکن بود تقدیم یکدیگر

پس از رکن سوم نسبت بہر دو شش صور گردد ‎ ‎ کہ از ضرب سہ دو دو بی تکلف شش بود اظہر

درین شش باز چون رکن چہارم را بضرب آری ‎ ‎ بر آید نسبت ابیات وچہار افزون بر و بنگر

برین منوال گر ارکان باقی را بہ عمل بخش ‎ ‎ بضرب آری باین اعداد بیشک میشود منجر

بہ تفصیل صور در دہ مجلد مے تواند شد ‎ ‎ ازین کردہ ام مجمل بمطلب رہنمون بے پر

اگر خواہی نخواہی ضبط تفصیل صور خواہی ‎ ‎ دبیر چند چابک دست ارد کاغذ و مسطر

کہ من این نسخہ رنگین مرتب کردہ ام زین رو ‎ ‎ نشانے تا بود باقی بعالم تا دم محشر

الٰہی تا جہان باشد سہ ماہران باشد ‎ ‎ تخت و تاج و عدل وداد وجود و بخشش او فر

کتب قدیمہ میں یہ قاعدہ لکھا ہے ؎

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریمٌ ‎ ‎ قسیمٌ جسیمٌ ۔ نسیمٌ وسیمٌ

شیخ سعدی کی اس بیت سے چالیس ہزار تین سو بیس بیت پیدا ہوتی ہین - اگرچہ یہ قاعدہ طبع مورخ کا مستخرجہ نہین ہی - مگر اس قاعدہ کو نظم کرکے دوسرونکے لئے آسانی کردی - مینے بھی اسکی اتباع مین کچھہ لکھا ہے جو عنقریب آتا ہے

ضرب ارکان بیت شیخ

[illegible]

جب نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ حافظ رحمت خان روہیلکھنڈ پر ظفر یاب ہوا ایک

شاعر منے نئے ڈھنگ سے تاریخ کہی۔ تذکرۂ حسن عبدالجلیل بلگرامی کی تاریخ سے اقتباس ہے ؎
دو انگشت از چہار انگشت خم شد (۱۱۳۸) ہے۔ شیخ امام بخش ناسخ نے غزل حکیم مہدی وزیر
سلطنت لکھنؤ کی تاریخ بقاعدہ تنصیف نکالی ہے ؎

اُفتاد حکیم از مراتب — تاریخ بطرز نو رقم کن
از جای حکیم گشت بگیر — سہ مرتبہ بنصف نصفہا کم کن (۱۲۳۸)

یہ قاعدہ یادگار ناسخ ہے۔ تاریخ وفات گوپی لولی از مہدی حسن سپہر ذکی مرادآبادی۔

اعداد حروف حلہ گوپی — بے صفر چہار اچھا رقم کن (۱۲۶۲)

لاعلم۔ کیا چرخ نے نوائی سہراب کو اٹھایا ہے (ب ا ر ہ س ی ب ا و ن)۔ اتفاقات وہ ہیں کہ ایک قطعہ
میں چند واقعات لکھیں چنانچہ مجمع الصنائع میں لکھا ہے جس سال کہ سلیم خان بن شیر خان حاکم دہلی
کا انتقال ہوا اتفاق سے سلطان محمود گجراتی اور نظام الملک بحری حاکم احمد نگر نے بھی قضا کی۔ ایک
مورخ نے تاریخ نکالی ؎

سہ خسرو را زوال آمد بیک سال — کہ ہند از عدل شان دارالامان بود
یکے محمود شہ سلطان گجرات — کہ ہیچ دولت خود نوجوان بود
دوم اسلام خان سلطان دہلی — کہ اندر وقت خود صاحبقران بود
سوم آمد نظام الملک بحری — کہ در ملک دکن خسرو نشان بود
پئے تاریخ وفات ہر سہ خسرو — چہ می پرسی زوال خسروان بود

(۹۶۳) زوال خسروان مادہ تاریخ ہے۔ آل محمد مارہروی نے بھی تین شاعروں کی انتقال کی تاریخ
اسی کے اتباع میں نکالی ہے ؎

سہ شاعر را زوال آمد بیکسال — کہ ہند از شعر شان چون اصفہان بود
یکے آن غالب استاد سخن — کہ او خود پیرو شعراء جہان بود
دوم زان ہا سرور استاد اردو — کہ شعر او سرور افزاے جان بود
سوم شاعر خلیق مرثیہ گو — کہ در ملک سخن صاحب نشان بود
ہمہ عالم ز فوت این سہ شاعر — پر از فریاد واز شور فغان بود
نبہ با بیعہ او بہر تاریخ — فراہم شد زوال شاعران بود
ولیکن با نبہ با بینم ہم — سر خلق و یکجا شامل بیان بود

اس قطعہ میں لفظ بود اچھا نہیں ہے ۔ تاریخ تذکرۂ سراپا سخن از مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی

اس کتاب طرب نصاب نے جب
آب و تاب انطباع کی پائی

فکر تاریخ سال میں مجکو
ایک صورت نئی نظر آئی

ہندسے پہلے سات سات کے دو
دمے ناگاہ مجکو دکھلائی

اور پھر ہندسہ تھا بارہ کا
باہزاران ہزار زیبائی

سال ہجری تو ہو گیا معلوم
بے شمول عبارت آرائی

مگر اب ذوق بذلہ سنجی کو
ہے حسد اسکا نہ کارفرمائی

سات اور سات ہوتے ہیں چودہ
با امید سعادت افزائی

غرض اس سے ہیں چاردہ معصوم
جن سے ہے چشم جانکو بینائی

اور بارہ امام ہیں بارہ
جن سے ایمان کو ہے توانائی

اون کو غالب یہ سال اچھا ہے
جو ائمہ کے ہیں تولائی

تاریخ تفویض نظامت خیرآباد بہ فقیر محمد خان گویا از راجہ نواب علیخان سحر

جا بجا دائرہ ابجد ترکیب وہاں
قرعۂ تاریخ کا جب سینۂ رمل میں پھینکا

نقلیں وس ہی عناصر ہوگئی ابجد کے
صاف پائے عدد سال قدوم گویا

ش ہ ب ا ۱۲۴۳ سنہ مہدی علیخان قبول لکھنوی تاریخ دیوان طبع خود

جب تک ہے میں ارض و سما جشن و طرب کہی خدا
دیوان مرا چھپوا دیا فیاض ہی سلطان مرا

تاریخ کا اب عزم ہی فکر رسا سے رزم ہے
ہو طرز نو یہ عزم ہی حامی و یزدان ہی مرا

دیکھو جو اس تاریخکو نقطوں کے ڈھونڈھ کر
سن بے نقط میں دیکھ لو کہ نمایاں ہی مرا

یہ فکر کب ہوگی تلف شہرہ رہیگا سب طرف
مضمون گہر مصرع صدف دریا ہے دیوان مرا

اصغر علیخان نسیم دہلوی نے ابیات مندرجہ ذیل سے تین تاریخیں نکالی ہیں ایک حروف منقوط صدر و ابتدا سے دوسرے حروف غیر منقوط عروض ضرب سے بطریق توشیح اور الفاظ سے بھی ۔ واضح ہو کہ رکن آخر مصرعہ اولی کو عروض اور رکن اول مصرع دوم کو ابتدا و مطلع اور رکن آخر مصرع دوم کو ضرب و عجز کہتے ہیں ۔ اور جو رکن اسکے درمیان میں آتے ہیں اونہیں حشو کہتے ہیں ۔

قطعہ

ضرب	حشو	ابتدا	عرض	حشو	صدر
۲۰۰	یاوری خامۂ مضمون نگار	۱۰	۲۰۰ +	بانہ تمنا بدل بیقرار	۳
۳۰	جرعۂ سحاب چشمۂ احسان قبول	۲	۳۰ +	بہرۂ فیضت بجہان حصول	۲
۲۰۰	یاد نماند از غم لیل و نہار	۱۰	۲۰ +	یک نظر افتاد چو بر حال زار	۱۰
۱	لبست دم رفعت فکر رسا	۳۰	۱ +	بام فلک ہمچو قد سر بپا	۲۰
۱	یاوری طبع ز طبع رسا	۱۰	۱ +	یافتہ گنجینۂ ذہن و ذکا	۱۰
۲۰	یاس نمودہ ز دل من سفر	۱۰	۲۰۰ +	خواہش تاریخ شدہ جلوہ گر	۴۰۰
۴	باشس زعم تن سخن اکسا	۲	۴ +	خواستم دفتر دہ کلکش بداد	۴۰۰

تاریخ طبع دیوان قبول از منشی امیر اللہ تسلیم لکھنوی ؏

کلام میرزا محمد علیخان — کہ دارد شہرت حسن خداداد
گرفتہ آسمان اوج بانش — ز فکر او زمین شعر آباد
زمان طبع فکر سال گردید — بہر تبیے کہ باشد تازہ ایجاد
چہار الفاظ را موزون نمودم — نوشتم از سر ہر لفظ اعداد
بایں مصرع مطلب یافت تسلیم — طباعت زادہ بے مثل اوستاد
۷۲ ۱۲

تاریخ طبع دیوان از مصنف در صنعت تقریب ۔ صنعت تقریب وہ ہے کہ اعراب کی رعایت رکھیں بعینہٖ موجب ؏

جو سلطان المطابع کا ہے جب وہاں سے — یہ دیوان سارا ہمارا چھپ آیا
تو آیا بھلا الغرض ہے یہ چھپا — جگر کا لہو دل کا پیارا چھپ آیا
مناسب یہ جانا کہ تاریخ لکھوں — لبوں کا محب دل کا پیارا چھپ آیا
خطا اپنی اور سہو کاتب کا جو تھا — گوارا و یا ناگوارا چھپ آیا
قبول اوسکی تاریخ بر تج کرکے — خطا کار کا قول سارا چھپ آیا

دیگر در عقد گہر ؏

صد شکر کہ دیوان یہ مطبوع ہوا — تعجیل ہوئی لگی نہ کچھ اسمیں دیر
بہر سبب محب کی خانہ دلمین بسی — ہر شعر سے ہوگیا عدو کو شمشیر
ہاتف نے صدا یہ دی کہ تاریخ جو کچھ — صنعت کی طرف توسن خامہ کو پھیر

جب غیب سے حکم یہ ہوا مجکو نبول   چاہا حرکت نہ آئی جز زیر
ناگاہ مرے سینہ سے آواز آئی   دل کی اقلیم کسنے کی شعر سے زیر
۱۲   ۷۲

دیگر بقید ضمہ

این نظم شیرین آنقدر   شد روبروےش شہر شور
روشن نگاہ دوستان   چشم حسودان باد کور
ہر کس چشید شیرینش   مشہور گردد شہد جوز
در قید ضمہ سال بین   حسن و لطف وزور شور

ایضاً صنعت فارق ساکن و متحرک مین بھی ایک تاریخ نکالی ہے ۔ کہ تمام مصرع کے حرف متحرک سے (۱۲۷۲) ہجری اور اس مصرع کے ساکن سے (۱۲۶۳) فصلی نکلتے ہین اور ہر مصرعہ کے صدر و ابتدا کے پہلے حروف جمع کرنے سے بطور توشیح یہ مصراع نکلتا ہے (عیسوی تاریخ بھی اہل گومن) اس مصرعہ سے ۱۸۵۶ء پیدا ہوتے ہین ۔

	صدر		ابتدا
ع	عالم الغیب کرد تاریخ قبول	ی	یاد آمد صنعتی کہ گردیدم شاد
س	سازم تاریخ را بہجے ترقیم	ت	واقف از وجہ تم شوند اہل سواد
ی	یک مصرعہ ام از ہر دو قسم تاریخ	ت	تقسیم ہجری و فصلی افتاد
ا	آمد زبر و زیر مع جزم لقط	ر	رفتہ تشدید بیش و مدچون آزاد
ی	یابی از حرفہاے ساکن فصلی	خ	خوان از متحرکات ہجری بمراد
ب	بنیاد سنہ سوم کنم نیز بیان	ہ	ہست آن سنہ عیسوی بدلداری یاد
ی	یک یک از صدر ابتدا حرف بگیر	س	سازی موزون چو مصرعی ای جواد
ن	نام این صنعت است توشیح و درین	ا	آمد سنہ عیسوی نہ کم شد نہ زیاد
ہ	ہنگام ظہور مصرع ہر دو ہن است	ل	لازم کہ وہ شد داد این فکر اوستاد
گ	گلشن دیوان و بارش از سعی تو	و	وان مصرعہ سال فرو کردم ایجاد
س	شاداب ثمر فشان زلب باغ براد		

اس مصرع کے حروف متحرک جمع کرنے سے (۱۲۷۲) حاصل ہوتے ہین (ش ب ز ل ب ب ن) اور حروف ساکن جمع کرنے سے (۱۲۶۳)

م ت ش ز ل ب ب ن
۴۰ ۸ ۳۰۰ ۷ ۳۰ ۲ ۲

مفصلی نکلتے ہین (ا | ا ب بؔ بؔ ا ن ۵ ۲ ا ی غ ا ا ہ د) معلوم ہو متحرک وہ حرف ہے
کہ حرکات ثلاثہ مین سے کوئی حرکت رکہتا ہو ساکن وہ ہے جسپر جزم ہو موقوف ہے کہ اسکا ماقبل
ساکن ہو جیسے بود اور عود کی دال - مورخ نے اس تاریخ مین اپنے قول کے خلاف کیا ہی
یعنی الف اب کو ساکن قرار دیا ہے - اور اسیطرح حرف را ساکن جانا ہے اور مصرعہ توشیح مین
لفظ جواد مشدد لکہا ہے - حالانکہ مخفف ہے -

نظام الدین نظام تخلص مصنف عقل وشعور نے ہجری تاریخ (مضمون دلکش) اور عیسوی ۱۲۹۰ھ
(نظام خاکسار)

تاریخ دیگر از نظام در الفاظ مکرر تاریخی ؎

جو فرمائے اسے قند مکرر | تو پیدا ہو سن تاریخ کیا خوب

مکرر مین بارہ سو اٹہتر ہوتے ہین - مگر یہ تاریخ مجمل تھی مفصل یہ ہے ؎

کہا گردون سے بہر سال تاریخ | سرو مِن غیب نے کیا خوب کیا خوب

ایضاً تاریخ مکان درسہ کرر ؎

مدنظر جسے ہو جو تاریخ عیسوی | گردش آفتاب کہے کاخ کاخ کاخ (۱۸۶۳)

تاریخ در تکرار زیادہ از سہ بار ؎

در دولت جو قصر عالی کا ہے | چرخ ہفتم سے ہی زیادہ بلند
ہے یہ لازم کہ ہون پئے تاریخ | عدد باب ہشت بار دو چند

بس یہی تاریخ ہے ۱۲

حکیم صنا من علیصاحب جلال تخلص لکہنوی ولد حکیم اصغر علیخان داستان گو (جنکا ذکر ابتدائے
کتاب مین ہوچکا ہے) نے ایک رسالہ بیس ورق کا افادۂ تاریخ نامی لکہا ہے جس مین تمام ثقات سخن اور اکابران
فن کے اقوال کی مخالفت کی ہے - جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فن تاریخ گوئی کے اصول پر حکیم صاحب کی نظر
تحقیقی نہتی - اہل فن اسکے مطالعہ سے سمجہ سکتے ہین کہ حکیم صاحب کو فن تاریخ گوئی کے ضوابط
واصول پر نظر نہتی چہ جائیکہ مرتبۂ اجتہاد وتنقید حاصل ہو اس سے قبل دو کتابین مصطلحات زبان اردو
وکار آمد شعراء (تذکیر وتانیث مین) بہی آپ کی جانب سے شایع ہوچکے ہین مگر اہل تحقیق نے کتاب اول کو
علی اوسط رشک - اور کتاب ثانی کو دوست علی خلیل کی تالیف کہا ہے اور اسکی اصل سودے
خاص مولفین مذکور کے قلم کے نوشتہ پائے گئے ہین - چنانچہ اودہ اخبار مین مفصل مضمون

اسکے متعلق طبع ہو چکے ہین۔ البتہ جہان کہین "مولف کے عندیہ مین یا مولف کی زبان پر یون ہے" لکھا ہے وہ حضرت جلال کی عبارت ہے۔ المختصر جلال شاگرد امیر علیخان ہلال تلمیذ میر علی اوسط رشک (جیسا کہ تذکرہ سراپا سخن مین لکھا ہے) نے افادہ تاریخ مین بہت غلطیان کی ہین لہذا حکیم صاحب کے تسے چند نسخے تجویز کرتا ہون **اول سموم** تاریخ طبع تذکرہ سراپا سخن نتیجہ طبع حکیم صاحب جو کہ تذکرہ مین موجود ہے ؎

: حرب چو گشتہ سراپا سخن ۔۔ ہر شخص مرغوب و مطبوع شد
چہ مصرع تاریخ گفتہ جلال ۔۔ سراپا بہ بے مثل مطبوع شد

سراپا کی یا کہا گئے۔ اور ڈکار تک نہ لی۔ فارسی مین ہمزہ تازہ عمزہ۲ ہلے اور لفظ چہ سر مصراع سوم واہ واہ و سبحان اللہ۔ اسیطرح نواب مرزا خان داغ دہلوی کی طبع دیوان کی تاریخ ؎ بوے گلزار داغ آئی آج ۔۔ یہ دونون تاریخین محض غلط ہین۔ بجاے ہمزہ یا چاہیے۔ اور اس صورت مین دونون تاریخون مین دس دس عدد زیادہ ہوتے ہین۔ باقر گیلانی بزرگ کن و مکان مجتبی سماے عطا ۔۔ مدار و ماہ ادب آفتاب داد گران **ولہ**

۱۰۶۹ھ ۱۰۶۸ھ
ملجاے دو سرا امام المتقین ۔۔ مکرم جہان سید المرسلین

تاریخ تالیف سراپاے سخن از منشی اشرف علی لکھنوی ؎ ۱۰۶۹ھ

سراپاے خوبان رنگین ادا ۔۔ عبداللہ خان مہر لکھنوی ؎ کہ یعنی سراپا سراپاے خوبان ۲ ۶۶ ۱۲

دوم تخلخہ ۶۹ ۱۲ رسالہ افادہ تاریخ مین رشک کو استاد اول۔ اور محمد رضا برق کو استاد دوم لکھا ہے۔ اور یہ سلسلہ خلاف مضمون سراپاے سخن ہے۔ افسوس **سوم سعوط** اوسی حالت بے اختیاری مین جو تالیف کتاب کے وقت طاری تھی۔ غالب و صہبائی کو بہت برا کہا ہے یہ وہی تعصب ہے جو بعض لکھنویون کو دہلویون سے ہوتا ہے۔ افسوس کہ یہ مرض لاعلاج ہے۔ حالانکہ غالب سخن مین اپنی نظیر آپ ہی تھا۔ اور اسیطرح بڑے بڑے فارسی الوں نے صہبائی کو امام المحققین کا خطاب دیا ہے **چہارم نفوخ** حکیم صاحب اسی رسالہ مین لکھتے ہین (لفظ نبیین و صبیین وغیرہ مین ایک یا کے عدد تاریخ مین لئے جاینگے کہ الفاظ کے رسم الخط مین مکتوب ایک ہی یا ہوتی ہے۔ چنانچہ خاتم النبیین ۱۱۰۴۔ اور سید الوصیین ۱۲۰۶ تاریخ مین عدد لینا چاہیے) لہذا تسلیم سہوانی کہتا ہے علیین و نبیین و وصیین دو یاے تحتانی ہین علیین تک بر و تشدید

لام مکسور و دو تحتانی بمعنی عزتہاے مرتبت علیہ کی جمع ہے اور نبیین و وصیین نون و واو مفتوح یا و صاد مکسور و دو تحتانی کے ساتھ بمعنی خبر دہندہ اور وصی وہ کہ جسے وصیت کی جائے لفظ میں جمع کے واسطے ہے یہ محتاج سند نہین اور انکا املا بھی دو ہی یا سے ہے اسلیئے کہ یہ الفاظ کثیر الاستعمال ہین ـ باقر گیلانی نے نعت رسول پاک لکھی ہے جسکا ہر فقرہ تاریخی ہے یعنی سنہ جلوس عالمگیر بادشاہ کا مخرج ہے اور ایک قصیدہ چوبیس شعر کا لکھا ہے جسکے مصرع باہم ملانے سے چار ہزار پانچ سو بار تاریخ نکلتی ہین ابر عرفان نبوت ۱۱۶۸ بدر البینین مہر جلالت ۱۰۶۸ شہ ملک احسان شمس النبیین ۱۰۶۸ قبلۂ واصلان امام المتعلمین ۱۰۶۸ قصیدہ

ماب و عز نبیین مطاع و تاج رسل ـ سحاب دین کرم زیب محمد ملک ستان

۱۰۶۸ھ

پنجم وجوہ تاریخ وفات شیخ عبدالحی خیالی تخلص نتیجہ طبع جمال دہلوی قطعہ نادر العصر شیخ عبدالحی ؛ کہ بوصفش ہمہ زبان بود ؛ وقت نزع عش بسر رسیدم من ؛ گفتم اے جو تو در جہان نبود ؛ سال تاریخ خویش خود فرما ؛ کہ جزا و درد در زبان نبود ؛ گفت تاریخ من بود نا تمام ؛ بندہ و قتیکہ درمیان نبود ؛ حکیم صاحب لکھتے ہین د شیخ عبدالحق مادہ تاریخ تھا ـ سمین لفظ عبد کے عدد زیادہ ہوتے تھے ـ پس اس کا فارسی جو لفظ مرادف بندہ تھا اوسکو مادہ تاریخ سے نکالدو الا تاریخ پوری ہوگئی یعنی ۹۰۹ رہگئے فافہم)

بندۂ تسلیم سہسوانی عرض کرتا ہے اول تاریخ غلط اسلیئے کہ نام عبدالحی ہے نہ شیخ عبدالحی دوم لفظ بندہ سا ولنکھہ کے صفر محافظ اعداد حروف ہے کیا سیاق سے اتنا بھی واقف نہین ـ سوم الفاظ با معنی الفاظ سے ظاہر نہین ہوتا کہ عبدالحی نے لفظ بندہ سے عبد مراد لیا ہے چہارم جب عبد مصرعہ مین آتا ہے پھر کیون بندہ لکھا اور عبد نہ لکھا ؎ عبد ہر گاہ کہ درمیان نبود ؛ شیخ عبدالحی کے عدد ایکہزار بیستین ہین ـ جب ساٹھ عدد بندہ کے علیحدہ کردئے تو نو سو چوہتر باقی رہے ـ

ششم قطعہ حکیم صاحب نے اپنے شاگرد کی تاریخ کتاب مین بطور سند لکھی ہے ؎

میرے اوستاد نے حقیقت مین	یہ رسالہ لکھا عجیب و غریب
فکر تاریخ اے تمیز جو کی	مادہ مل گیا عجیب و غریب
متحرک حروف کو جو لیا	ہوئی تاریخ کیا عجیب و غریب

عجب غریب بے عطف کے جائز نہین سلف سے ابتک کسی اُستاد کے کلام مین نہین عطف
ہمیشہ دو کلمون مین ہوتا ہے تاکہ اول کو ثانی سے تعلق رہے عطف کبھی دو اسمون مین اور
کبھی دو فعلون مین آتا ہے جیسے گرم و سرد بے کس و بے دست و پا خورد و برد تا و نوش جسم و جان
آمد و رفت نیک و بد ـ صبح و شام روز و شب گل و بلبل پروانہ و شمع ـ ہفتم سکوت یاے
اضافی کے عدد زمانۂ آدم علیہ السلام سے ابتک کسی مورخ نے نہین لیے ـ تاریخ طبع کتاب تاریخ
بہیج سے

مثل این بنیت نظم در تاریخ ۔۔۔ طبع گردید مثنوی غریب
سال طبعش رقم نمود جلال ۔۔۔ مثنوی چہ بے مثال عجب

علاوہ غلطی مادہ جہ بیمثال بہت خوب کیا کہنا ـ تہنیت جلوس عالمگیر مین باقر گیلانی لکھتے ہین

نبی ماہ شرف مصطفے سحاب عطا ۔۔۔ شہاب عدل و اول کام مطلب قران
۱۰۶۸ھ ۔۔۔ ۱۰۶۸ھ

آغا طہماسب قلی جد طوسی شہزادہ دارا شکوہ سے

بحمد اللہ کہ شد دیگر ز سعی نائب سلطان ۔۔۔ رواج التیام افزون حد و دوصل آبادان

ہشتم الکتاب حکیم صاحب علاوہ طب در تاریخ ہم دخل دارند چنانچہ می نگارند دسنہ موسوی
اوردہ بحساب کتب تواریخ زمانہ غرق فرعون سے لیے جاتے ہین اور بزمانہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام وہی مروج رہے اور اب دو ہزار ایک سو اکتالیس ہین) صاحب غیاث نے سنہ
ایکہزار دو سو بیالیس مین دیباچہ غیاث مین لکھا ہے تاریخ موسوی علیہ السلام کو تین ہزار ایک سو
سینتس سال شمسی گذرے ہین انتہی ۶ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛

نہم کماد لکھتے ہین (اس تاریخ مین مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مغفور کی کہ رحلت
نواب جعفر علیخان مرحوم کی ہے رباعی

گردید نہان مہر جہانتاب دریغ ۔۔۔ شد تیرہ جہان بچشم احباب دریغ
این واقعہ را ز روی زاری غالب ۔۔۔ تاریخ رقم کرد کہ نواب دریغ

مولف ہیچمدان کے نزدیک ناجائز و نادرست ہے کہ یہ اشارہ تدخلہ کا مادہ تاریخ مین نہ ٹہیرا
بلکہ بقولہ مورخ کا ٹہیرا کہ مورخ نے از روے زاری کہا کہ نواب دریغ) چونکہ حکیم صاحب نے اپنے
آپ کو مولف ہیچمدان لکھا ہے اور مین معلم نہین جو سبق پڑہاؤن ـ صرف اتنا کہتا ہون ـ ۶
برین عقل و دانش بباید گریست ؛

دہم تدمین (شیخ ناسخ مرحوم نے مرزا غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنو کے جلوس کی اور نواب معتمد الدولہ کے وزیر ہونے کی تاریخ فرمائی ہے ؎

تاریخ سعید کردہ ناسخ بتحریر — شد اسکندر وزیر ارسطاطالیس

ارسطاطالیس وسطاطالیس تو کتابوں میں لکھا ہے اور اسطاطالس بدون تحتانی ایجاد ناسخ)
حیف کہ حکیم صاحب اپنے اُستاد دادا کو ذلیل کرتے ہیں - افسوس -

یازدہم تمرتیح میر علی اوسط رشک نے اپنے والد کے انتقال کی تاریخ نکالی ہے - اسی حکیم صاحب نے سند انقل کیا ہے ؎ مرا زسرطان وذات الجنب واویلاہ واے ـ ۶ ذیل بفتح عربی میں وائے کے ہم معنی ہے کہ کلمۂ افسوس ہے اور بمعنی شور و فغان کی مصیبت اور بمعنی ہلاک اور وا کلمہ سے اشارہ بمعنی افسوس ہے - چونکہ وا کلمہ ندبہ ہے - اور ندبہ بمعنی نوحہ ماتم اور ویل بمعنی اندوہ اور آخر میں الف واسطے مدصوت کے ہے جو کہ حالت ندبہ میں اواخر الفاظ میں ہوتا ہے جیسے واحسرتا وادرنیا وامصیبتا - پس زیادتی ہا کی داویلا میں ذلیل ناآگاہی مورخ کی ہے اور اس سے زیادہ ذلیل قابلیت حکیم صاحب کا اس شعر کو سند میں لائے - اگر واعجبا پر قیاس کیا ہے کہ بمعنی اسے متعجب ہے - اور اس جگہہ الف کے ساتھ مستعمل ہے - اور حالت ندبہ میں الف اور ہا زیادہ کرتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ ہر لفظ کے لئے استعمال بھی شرط ہے - بجاے خانۂ زین کا شانۂ زین نہیں کہہ سکتے -

دوازدہم قدرو (مولوی امام بخش صہبائی مرحوم دہلوی نے تاریخ میں تا مدورہ کے چار سکرئے اور پانچ احاد لینے کے جھگڑے میں ایک محاکمہ فرمایا ہے یعنی قول فیصل لکھا ہے اور وہ یہ کہ تاے مدورہ موقوفہ کی تاریخ میں پانچ احاد لئے جاتے ہیں اور موصولہ کے چار سکرئے مثلاً رب کعبہ کی تے کے پانچ اور کعبۃ اللہ کی تے کے چار سکرئے - مولف ہیچمدان کہتا ہے کہ واہ واہ کیا خوب فیصلہ کیا ہے جس نے قاعدہ تاریخ ہی کو برہم کر دیا - یعنی صورت کتابت کو کچھ دخل ہی تاریخ میں نہ رکھا محض بلفظ پر جس کا مطلق اعتبار تاریخ میں نہیں ہے دارومدار رکھا گیا - یعنی رب کعبہ میں جو در حالت وقف ہے ملفوظ ہوتی ہے اس سے پانچ لئے جاتے ہیں اور کعبۃ اللہ میں در حالت وصل جو تے ہوتی ہے اسکے چار سو اس قاعدے کو متقدمین تسلیم فرماتے تو فرماتے دوسرا کیونکر مانے کہ قاعدۂ تاریخ ہی مٹا جاتا ہے) ناظرین کو یاد ہوگا کہ بندہ مولف تسلیم **تخلص** سہوانی نے خط صہبائی مرحوم جو میرے نام آیا تھا بجنسہٖ حاشیہ فوقانی میں نقل کر دیا ہے حکیم صاحب کا آخری فقرہ یہ میرے

جانب اشارہ ہے۔ مگر حکیم صاحب ہی کی طرح کوئی شخص خود لپسند ہوگا تو قول مفصل سے انحراف کریگا ورنہ نہیں۔ ہان اس عبارت مین حکیم صاحب نے اپنے آپ کو ہیچمدان لکہا ہے۔ بخدا تمام کتابون مین یہی ایک قول صحیح ہے اور نہین۔

سیزدہم مجوز یاے مجہول کے دس عدد لینے کے بارے مین حکیم صاحب کا اجتہاد شکستہ پا ہے منزل مقصود تک پہونچنے سے مجبور ہو یا کہ ہم وضع یاے تحتانی یا و تا و نا ہو اس کے بیس عدد دیئے جاینگے۔ بوجہ ناآگاہی منشی مظفر علیخان اسیر لکھنوی نے (ہوئی) کی ایک یا مصرع تاریخ مین چہوڑ دی ہے

رحلت خواجہ وزیر اہل جہان کو ہوئی شاق خاک بر سر ہوئے اس غم مین صغیر اور کبیر
کی رقم کلک نے صفحہ یہ یہ تاریخ وفات خواجۂ عالم ارواح ہوئی روح وزیر

اس مصرعہ سے ایکہزار دو سو ستر عدد نکلتے ہین۔

چہاردہم ضماد کاف بیانیہ گفت وگفتا و نوشت و نوشتہ و بگو و بجوان یا کہہ یا پڑہ اور بولا اور کہا یا مثل ملک و فلک و ہالق و دل و طبع و عقل و خرد و تخلص مورخ وغیرہ کے عدد تاریخ مین محسوب ہونگے یہ الفاظ حرف موزونیت مصرعہ تاریخ کے واسطے ہین) اب حکیم صاحب سے پوچہا جائے کہ لفظ ہاتف و سروش چہار چہار حرفی ہین اگر کاف ایک حرف تاج سر مصرع تاریخ ہو تو اسکو فقرہ کہین گے نہ مصرعہ۔ مصرعہ تاریخ وہ ہے کہ اسمین ایک حرف بھی تاریخ سے زیادہ نہو جیسی کہ الہی بخش عشقی کی یہ تاریخ ہے

گلشن دہر مین وہ تذکرہ محسن ہے واسطے سیر کے رکہتی ہین تمنا حورین
رنگ یہ دیکہہ کے تاریخ کہی عشقی نے کیا سرا پا ہے پری جسکی ہین شیدا حورین (۱۳۰۶)

مثال مصرع کاف بیانیہ تاریخ تذکرۂ احمد حسین سکاکوروی از مولف ہے

ستم تاریخ میگفت ہاتف کہ گلدستہ نوبہار نزاکت

یہ کاف محسوب ہوگا اگر قطعہ کے تمام مصاریع حالی ہین تو کاف اور گفت وسروش وشل آن داخل تاریخ ہین ورنہ نہین مثال کے لئے میری تاریخین دیکھو

پانزدہم مطبوع تاریخ تاریخ دزد در خانہ تاریخ چو زدہ نقب امنب ٭ چون زد و سیم نہ بد بس خجل آمد بیرون ٭ بہر تاریخ بسی چو بریدم سر دزد ٭ دزد از خانۂ مفلس خجل آمد بیرون ٭ افسوس تاریخ نے لفظ بے چو لود کا مخفف ہے اور زمانہ صائب و کلیم سے متروک ہی جائز رکہا

اور اس سے زیادہ حکیم صاحب پر افسوس ہی کہ تاریخ کو سنداً تحریر کیا حکیم صاحب نہین جانتے کہ مقولہ مین کسی قسم کا بھی تصرف کیونکر نہو ممنوع ہے۔ یہان مضارع کو ماضی سے بدلدیا یہ غزل مشہور ہی سہ

نامہ بر نالہ اگر متصل آید بیرون بالیقین سینہ بود رشک دل آید بیرون

اسی غزل کا مصرع ہے کہ کم شود آب چو در چاہ گل آید بیرون ؛ قیاس نہین جاہتا کہ آمد میم کے ساتھ ایسے مقام پر آسکے ہندیو نکا مشہور مقولہ ہے (خالی گہر جاے خالی ہاتھ آئے)

شانزدہم نقوع تاریخ وفات نواب آصف الدولہ کسی شاعر نے (غریب) کہی غریب بھی مسافر و نادر و بیگانہ کے ہین۔ جیسا کہ منتخب دعنیاث مین لکھا ہے مگر وفات کے ساتھ کسی قسم کی مناسبت بھی نہین۔ اگر وفات آصف الدولہ کی کوئی خصوصیت ہے تو شرح ضرور چاہیے سہ

آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد ؛ ایکہزار و دوسو بارہ ؛

ہفتدہم نفول کسی نے طوبے کے حروف کے عدد بترتیب دعایت لکھکے باغ کی تاریخ نکالی ہے کہ ۱۲۹۶ ہوتے ہین طوبی کی تشبیہ درخت سے ہے نہ کہ فردوس و باغ سے اور طوبی رسم الخط مین یا کے ساتھ ہے نہ کہ الف سے فارسی طوبے کو بائے موحدہ مکسور سے پڑھتے ہین اگرچہ یا کے طوبے الف مقصورہ ہے لیکن مثل عیسیٰ و موسیٰ و تجلی دس عدد محسوب ہونگے۔ نہ کہ الف کا ایک عدد

ہیجدہم طلما تاریخ معنوی کے بیان مین یعنی جس مین محض اعداد حروف مظہر تاریخ ہوتے ہین اور فقط سال واقعہ ان اعداد سے پیدا ہوتا ہے اور الفاظ سے کچھ بحث نہین ہوتی البتہ الفاظ کا بامعنی ہونا اور اپنے واقعہ سے کسیقدر مناسبت رکھنا شرط ہے) اگر حکیم صاحب کو اس مصرعہ کا مصداق جانون تو ٹھیک ہے کہ بید شاباش وما در وواہ واہی ؛ اور اگر اس مصرعہ کا مصداق کہون تو بجا ہے کہ قربان آن صدف کہ چنین اور دگہر ؛ اسلئے کہ یہ وہ عبارت ہے جس سے تمام قوانین تاریخ منسوخ ہو گئے۔

نوزدہم دلوک ہر جگہ رشک کو استاد اول اور برق کو استاد دوم لکھتے ہین اور دانش و معرفت و تمیز کو بالائے طاق سہرت اپنا شاگرد ظاہر کرتے ہین۔ افسوس کہ سیدان سرم تنگ است و خیال استادی دامن عار و ننگ۔

بستم رزوق جسطرح زبر تمامہ الفاظ تاریخ مین محسوب ہوتے ہین اسیطرح بینات مین تمامہ لئے جاتے ہین گے۔ یہ جائز نہین کہ بعض بینات کو لے لین اور بعض کو ترک کرین جیسا کہ مرزا سلامت علی دبیر مشہور مرثیہ گو نے میر ببر علی انیس مرثیہ گو کی وفات کی تاریخ زبر و بینات مین فرمائی ہے

زور قم تسلیم در تجنیس تاریخش عجیب ؛ چشم آب و باد این باره بهتر رسید ؛ باره یعنی مرتبه خوبی روشنائی بهتر یعنی
خوب **صنعت تقدیم و تاخیر حروف** ؎ مرگه حکیم مهدی از لکهنو بیرون شد ؛ لفظ حکیم شلش
یکبارگی زبون شد ؛ پائین بگردان آمد صفر از میان گذشته ؛ تاریخ سال حاصل و رقم درجه گشته
ح ک ی م × ح م ک ی - ۸۸ ۱۲ **ایضاً** تاریخ فوت کپتن
غلام حسین خان ؎ چون کپتنی شد ز عالم از کپتن بی نقط گردید سالش بیسخن ؛ یک سخن
دو را و دو کن چار را ؛ سه سخن یک را و سه را چار کن یک ن ی ی ر ۵ ۷ ۱۲ ہجری
۲/۳ ۵/۱ ۴/۴ ۷/۲

ایضاً مصرع اول بے سر و مصرع دوم بے پا تاریخ فوت جواہر با ترس ؎ چون جواهر مرد در تاریخ او ؛
زهره بر این رنگ تیز آهنگ شد ؛ مهر و انداز و ادا از سر فتاد ؛ عشوه و ناز و کرشمه لنگ شد
۱۲۵۹ ہجری ۷ ۵۶۰ - ۵۱ - ۳۷۴ = ۵ - ۶۲ - ۲۰۵

تاریخ وفات شیو پرشاد کاتب اوده اخبار که در سیاق مهارت کلی داشت ؎ شد چو از عمر شیو پرشاد
گشت محزون زیار تا اغیار ؛ تا که اعداد وی مرد جوان ؛ حزن تسلیم کرد اندر چار ؛ باز در نوحه
گفت تاریخش ؛ های های محرر اخبار **تاریخ تولد پسر محمد صابر حسین کهتین برادر** در یک قطعه چهار تاریخ
آمد نونهال باغ صبا | در خوشی کامی شهانه کشا | گفت تاریخ سال او ملهم | باد از علم خاطرش آباد
۱۲۸۳ ھ | ۱۸۶۷ ع | ۱۹۲۴ سمت | ۱۲۷۳ ق

تاریخ وفات سید محمد مجتهد لکهنو ؎ چون جناب قبله عالم ز دار بیمدار ؛ شد بجنت در دلم فکر سن تاریخ گشت
شد طریقت لنگ بی سر شد شریعت زیر و زبر ؛ سینه فنگا کند از آرام تقوی در گذشت
۱۱۹۴ ۵۱۶/۲۷۴ ۴۴۲ ۱۱ ۶۸۰ ۳۱۹

صنعت دیگر ایضاً ؎ داد این هم خبر ز سال وفات ؛ دود اشک از دو دیده چون افتاد ۱۲۸۴

قاعده جدید تاریخ وفات مولوی قاسم علی ذکا مرادآبادی که ذکرش در دیباچه زیب طراز شد
در بیت اول تعمیه خارجی و در بیت دوم تعمیه داخلی ؎

مولوی قاسم علی چون رفت از دار فنا | گفت تسلیم حزین از بهر تاریخ الم
رفت از خاطر شکیب از هوش خالی شد دماغ | شد بصر از چشم رخصت بود را بگذاشت دم

۸۱۰ ۳۳۷ ۲۱۱ ۱۰۴۵ ۲۹۲ ۳۴ ۳۴ ۱۲ ۴۴

۴۷۸ ۷۳۴ ۵۱ ۳۲

۱۲۹۵ ہجری

ما بابا + طبع موزون + آن سخن پرداز و معنی طراز است همان صنعت سال همایون ما بابا + اعجاز + است

(ب ۱۸۰۰۰) سالی نوروز) اعجاز + او با + شہرت نام + دو چار (۱۲۹۲ ابجلہ) **توضیح**

از بسم + اعجاز + دل + بدخواہ آشنائے فراز + واہ واہ سبحان اللہ تکمیل الحساب + افادت

انتساب + رسالہ الست عجب + مقالہ الست غریب چون سبعہ سیارہ براوج کمال اعداد خویش اداہائے

قدمی معشوقانہ گشت خرامی دارد۔ چنانچہ سطر اول آنکہ زبرہا انقلاع نام یافت ۲ و در ضابطہ بینات

ملفوظ نورد ید جرائد مخاطب شد ۳ و در قانون مکتوبی اسلوب فیض گردید ۴ و در طریق ہندسہ

معجزہ گفتہ شد ۵ و در دستور وسط هزبن مشہور گشت ۶ و در قاعدہ صغیر جبرئیل خواندند

۷ چون در راہ لفظی قدم نہاد + ہمایون ذخیرہ فیض + دانستند۔

طریقۂ استخراج

نام قاعدہ	نام چیستان ہر قاعدہ بحکم میزان	ت	ک	م	ی	ل	ا	ل	ح	س	ا	ب	میزان
زبر	انقلاع	۴۰۰	۲۰	۴۰	۱۰	۳۰	۱	۳۰	۸	۶۰	۱	۲	۶۰۲
بینات	نورد ید جرائد	۱	۸۱	۵۰	۱	۸۱	۱۱۰	۸۱	۱	۴۰	۱۱۰	۱	۴۹۶
مکتوبی	اسلوب فیض	۴۰۱	۱۰۱	۹۰	۱۱	۷۱	۱۱۱	۷۱	۹	۱۲۰	۱۱۱	۳	۹۸۹
ہندسہ	معجزہ	۴۰	۱۱	۱۳	۱۰	۱۲	۱	۱۲	۸	۱۵	۰۱	۲	۱۲۵
وسط	هزبن	۲۲	۱۱	۱۳	۱۰	۱۲	۱	۱۲	۸	۱۵	۱	۲	۱۰۷
صغیر	جبرئیل	۴	۸	۴	۱۰	۶	۱	۶	۸	۴	۱	۲	۵۰
لفظی	ہمایون ذخیرہ فیض	۳۰۳	۴۶۲	۳۹	۹	۷۰	۳۰	۷۰	۷۰۵	۶۹۰	۳۰	۱۰	۲۵۱۶

چون در + ہمایون ذخیرہ فیض + انقلاع + نظر انداخت سنجیدہ بکار جیب ہائے عددشانی جادوگری ساخت زائد بود۔ در بیان

معجزہ پیوست سن ہجری نبوی صدور رسالت احد عدد باقی ہست حساب ہندسہ بر قاعدہ ابجد از الف تا حرف را یک یک عدد افزود

تا نوبت بہ بست رسانند و از شین تا غین یک یک عشر افزودن گفتند حساب وسط آنچنانکہ الف را یک عدد گیرند و تیہ

تا غین بہر کدام یک عدد افزایند کہ نوبت بہ بست و ہشت رسد حساب صغیر آنکہ عشرات و مآت

تاریخ خطاب راجگی راجہ کشن سنگہ صاحب

رئیس مرادآباد و متخلص بہ وقار

مربع

۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | ہو | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | سرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | شنکر | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | شنکر | کا | شنکر | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | شنکر | کا | خدا | کا | شنکر | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | شنکر | کا | شنکر | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | شنکر | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | کہ | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | مرا | راجہ | مرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | سرا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | وقار | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰ | ہوا | ۱۹۴۰
۱۹۴۰

این دائرہ چہاردہ خانہ حامل چہار حلقہ است و ہر خانہ بعبارت اعداد طاق جفت مشتمل از ہندسہ یک ابتدا است و ہندسہ چہار و ہم انتہا است چون حلقہ اولین تمام گردد بلاحظہ حلقہ دوم اہتمام گردد و بعبارت تحت ہمان ہندسہ یک تقرار اندازند و بخوانند ہر دانہ طاق و جفت ہر حلقہ جداگانہ جمع گردد کہ شاہد تاریخ بمقام خویش آغاز دہد چنانچہ در حلقہ اولین از اجتماع طاق سنہ عیسوی پیدا و از فراہمی اعداد جفت سن بکری ہویدا گشتہ و در دیگر حلقہ ہا عمل کردہ است و محبوب مطلوب را در آغوش نظر آورند۔

چون تقریظ را حلیه اختتام پوشانیدم شرح را بلفظ افتخار الاطبا موسوم گردانیدم نام مخبر سال آغاز ۱۲۹۵
تصنیف است و تقریظ را خاتم ختامه تراب ذات نقط

دائرہ

تاریخ ولادت پسر ذوالفقار حسین ولد سید امداد حسین مرادآبادی این دائرہ حامل حلقہ در حلقہ چہاردہ خانہ دارد بعبارت الٰہداد طاق و جفت۔

درین قطعه شانزده رکن بیک سجع هستند از قطعهٔ مذکوره پانزده قطعهٔ دیگر پیدا می شوند چنانچه
اسپ از خانهٔ اول رود که در یکے از خانها لفظ مکرر نیاید

در تعریف نواب محسن الدوله

سپهر مهر و گلستان لطف و اوج جمال — سراج محفل شاهان امام قصر ولا
۸۸ ۱۲ ھ — ۱۲۸۸ ھ

شکوه دولت دنیا مراد فضل ادب — نشاط دهر عروج کرم عزیز عطا
۸۸ ھ ۱۲ — ۸۸ ھ ۱۲

همای اوج سعادت بهار گلشن عهد — نمود جشن مروت نهال حلم و حیا
۸۸ ھ ۱۲ — ۸۸ ھ ۱۲

طبیب ملک سخا آبروی بحر ولا — ممیز مجلس عالی رئیس کامروا
۸۸ ۱۲ ھ — ۸۸ ھ ۱۲

سلیم طبع سخن فهم آب جوی نسق — مراد عمدهٔ گیتی سحاب بر رز جا
۸۸ ھ ۱۲ — ۸۸ ھ ۱۲

بهار خلق وحید زمان سپاس امین — نگین نام جلالت حیات عز و علا
۸۸ ھ ۱۲ — ۸۸ ھ ۱۲

مدار کار ولا آفتاب ملک طرب — سرور طبع فصیحان وقار حق و وفا
۸۸ ھ ۱۲ — ۸۸ ھ ۱۲

تمام ناز امید است محسن الدوله — کشیم مدحت کامل بتاریخ تازه ادا
۸۸ ھ ۱۲ — ۸۸ ھ ۱۲

این قطعه مشتمل بر هشت بیت است و هر مصرع تاریخ دارد اگر مصرع بیت اول با مصارع دیگر ابیات آمیزند شعر موزونی پذیرد و بدو مقام تاریخ خبر دهد در بیتها همین قاعده منظور است با این همه هر بیت شانزده تاریخ دارد که مجموع آن یکصد و بست و هشت شود این قطعه داخل صنعت ترافق است۔

تاریخ مسجد حسن علی بیگ مرادآبادی

جون حسن بیگ حسن نیت   کرد این مسجد عالی تعمیر
طبع من رفت بفکر سالش   گفت دلگیر دو بار تکبیر

۶ ۳ ۲

تقریظ مثنوی خریطہ سرور بقاعدہ جدید

سبحان اللہ خریطہ سرور عجب کتاب است   کہ تعریف او را دیگر حساب است

اگر در انجمن زبر نشاید - خریطہ سرور نام باید و اگر در بینات رود سراپا جمال گردد و در حساب صغیر جا بن خوانندش و بدستور وسط لطیف ۱۲۹ دانندش چون براه بہای ہندسہ آید اقدسش ۱۶۵ گفتنش زیبا نماید در چمن مکتوبی معطر دماغ حفظاب یافت و در بزم لفظی خضور رستان نظم القاب یافت -

۲۵۱۵

	خ	ر	ی	ط	ہ	س	ر	و	ر	
زبر	۶۰۰	۲۰۰	۱۰	۹	۵	۶۰	۲۰۰	۶	۲۰۰	۱۲۹۰
بینات	۱	۱	۱	۱	۱	۶۰	۱	۷	۱	۷۴
حساب صغیر	ساقط	۸	۱۰	۹	۵	ساقط	۸	۶	۸	۵۴
حساب وسط	۲۴	۲۰	۱۰	۹	۵	۱۵	۲۰	۶	۲۰	۱۲۹
حساب ہند	۶۰	۲۰	۱۰	۹	۵	۱۵	۲۰	۶	۲۰	۱۶۵
مکتوبی	۶۰۱	۲۰۱	۱۱	۱۰	۶	۱۲۰	۲۰۱	۱۳	۲۰۱	۱۳۶۴
لفظی	ششصد ۶۹۴	دوصد ۱۰۴	ده ۹	نہ ۵۵	پنج ۵۵	شصت ۷۹۰	دوصد ۱۰۴	شش ۶۰۰	دوصد ۱۰۴	۲۵۱۵

تاریخ وفات حضرت منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار بقاعدہ توشیح

یکایک ہوا سانحہ طبع حزین کا   نعمان کیسا معنی گر خرد دختر
محمد او یکا تمنی نغمہ البدل ہیں   خلف خورشید منظر ماہ پیکر

تاریخ وفات انوار اللہ شاہ قدس سرہ و تاریخ یکی فصلی و توشیح ہجری بقاعدہ توشیح

چون ازین ارفنا انوار الله شاه شد ۔ ضعف او هم گشت سلش راه پیمای عدم
سنه ۱۲۸۳ ف

غوطه در بحر سالش خورد تسلیم حزین ۔ رو نموده ناگهان صبر و جزع هم رنج و غم
سنه ۱۲۹۳ھ

تاریخ کدخدائی صاحبزادگان نواب صدیق حسنخان صاحب بهادر شوهر والیه عالیه بهوپال

چو شد تزویج ده فرزند نواب ۔ بطرز نو در تاریخ سفتم
دو جا بنوشت کلکم کدخدائے ۔ ز شادی چون گل خندان شگفتم

تاریخ عقد سوم امجد علی امجد لکهنوی

چو مخدوم من منعقد شد سه باره ۔ سه باره بتاریخ تزویج گفتم

در مدح نواب کلب علیخان والی رامپور سجع بودن هشت رکن بیک سجع

با فضال حکیمی آنکه معنی آفرینی کرد ۔ نوشتم مطلع رنگین بشوخی چون گل رعنا
بمدح ولعزوش حضرت ممدوح جان پرور ۔ که و ستش ابر نیسان و دل از موج زن دریا
برآمد چل هزار و سه صد و بیست بیت ازوے ۔ ازین یکسر سال عمرش افزون ای خدا بادا
بود ترکیب این مطلع بهشتا ارکان بموزونی ۔ ز هر رکنی که خواهی ابتدا کن اے سخن پیما
بکن تقدیم یک دیگر بجا قبلش بما بعدش ۔ بخوان در عکس با غیرش بزور طبع معنی زا
حساب کامل آید ضرب در درجه عمل آرد ۔ که جای هشتمین نقص جاهل میشود پیدا
نگویم معجزه لیکن کرامات سخن گویم ۔ ببین در ذره بیدا ببین ببین در قطره دریا
کزین یکش اینچنین تاریخ نادر هیچ مداحے ۔ نگفته بهر ممدوحی بنام ایزد یکتا
بجز عبد الجلیل بلگرامی آنکه موجد شد ۔ ولی در مطلع او نور جوهر سجع ناپیدا
کنم من آفرین تسلیم و جبریل امین آمین ۔ بگویند هم جزاک الله مورخ هم سخن پیرا

اگر سنگ در دست باشد ببین همیا فوتی یکدم
که نظم لغریب بلگرامی راشد آن یاد

ازین خانہ ہاے ہشتگانہ دایرہ کلان ہر خانہ را کہ خواہند مبدع قرار دہند و یک یک خانہ را گزارند کہ شاہد مطلوب رو نماید یعنی تاریخ ہجری و فصلی برآید در اصل در خانہ یک و سیم و پنجم و ہفتم ہجری و در خانہ دوم و چہارم و ششم و ہشتم فصلی است واضح باد کہ ازین بیت مصرع اول حامل سنہ ہجری است و مصرع دوم نشان دہندہ فصلی و ہو ہذا

نکو نوشتہ نکو مجلس نکو حسنی نکو شاقی   نکو شاہد نکو آیئن نکو ساعت نکو آئینے

نوع اول   (طریق ضرب ہر دو نوع)   نوع دوم

نوع اول

۲
۳

۴	۶
۵	۲۴
۶	۱۲۰
۷	۷۲۰
۸	۵۰۴۰
	۴۰۳۲۰

نوع دوم

۷
۸

	۵۶
۶	۳۳۶
۵	۱۶۸۰
۴	۶۷۲۰
۳	۲۰۱۶۰
۲	۴۰۳۲۰

توشیح بقاعدہ جدید

تاریخ عروسی زین العابدین خان عرف کلن خان کہین برادر محمد رضا خان مرحوم کہ بازوجہ او عقد بستہ این دختر یوسف علیخان نواب رامپور بود

۳۰	بیا اے خامہ شکر فشانم	۴۰	۳۰	بمدحی صاحبی خوش نغمہ رانم	۴۰
۲۰	کہ زین العابدین نامش بعالم	۴۰	۲۰۰	رئیس رامپور است آن بکرم	۴۰

۴۰ گرامی گوہر و والا نژاد او ی ۱۰ — ۴ درش مقصد گہ ہر نامرادی ۱۰
۲۰ گلستان کرم را یادگاری ۱۰ — ۶۰ سر البستان بخشش را بہاری ۱۰
۳۰ لبش قفل مقاصد را کلیدے ۱۰ — ۲ بود نظارہ ابروش عیدے ۱۰
۲۰ کف او ابر جود و بحر افضال ۳۰ — ۲۰ گزار و فیض و اکرامش بر و مال ۳۰
۶۰ سخاوت را ازمنایان یادگاری ۱۰ — ۲۰۰ ریاض داورا تازہ بہارے ۱۰
۴۰ گر آید بر در او محض محتاج ۳ — ۴۰ سفر ہست گرد صاحب تاج ۳
۳ چو بودے اندرین ایام حاتم ۴۰ — ۴ دل او خون شدی از بیم و از غم ۴۰
۳۰۰ شمیم موج خلقش رشک باغے ۱۰ — ۲ ببزم خلق الطافش چراغے ۱۰
۴ دلش لوح طلسم جام جمشید ۴ — ۱۰ یکے از شمع بزمش ماہ و خورشید ۴
۶۰۰ خدائے خلق دادش طبع چالاک ۴۰ — ۲ بناگش مے خورد سوگند ادراک ۲۰
۳ جہانستان سخنے یگانہ ۵۰ — ۵۰ ندید ستم نظیرش در زمانہ ۵
۷ زبان درفشانش رشک صد موج ۳ — ۲ بیمن اوست شان علم بر اوج ۳
۷ ز تقریر روان او روانے ۱۰ — ۳ جنان بارد کہ خوبی از جوانی ۱۰
۶۰ سوالش آتش مغز جواب است ۴۰۰ — ۳ جوابش را چہ گویم خود صواب است ۴۰۰
۳ چگویم من ز وصف او چہ گویم ۴۰ — ۲۰ کجا از ضعف آن نیرو کہ پویم ۴۰
۵۰ نیارم بیش ازین سامان تحریر ۲۰۰ — ۵۰ ندارم بیش ازین یارائے تقریر ۲۰۰
۵ ہمانا نیست مثل او بہ آفاق ۱۰۰ — ۲ بحلم و علم بجود و ہم اخلاق ۱۰۰
۱ اگر دستش بہ تیغ و خنجر آید ۴ — ۸۰ فغان از چرخ دولابی بر آید ۴
۴ دم شمشیر او انا فتحنا ۱ — ۶ دلی جوہر برد از خون اعدا ۱
۲ چہ دارد مدعی آن زور بازو ۶ — ۲ بود با دست زورش ہم ترازو ۶
۳ چو آمد بہر شادی اندرین شہر ۲۰۰ — ۳۰۰ شدہ از فیض او ہر ذرہ خور بہر ۳۰۰
۲ برائے سال شادی شد چو ارشاد ۴ — ۴ دلم گردید شاد و خاطر آباد ۴
۲ بنا کردش طلسم تازہ بستم ۴۰ — ۲ بجان مدعی خارے شکستم ۴۰
۱ اگر گیری ز ہر مصرع سر و پا ۱ — ۴ در تاریخ خوش جیبی ز ہر جا ۱
۶ ولی در عیسوی چون شد ادرج ۳ — ۸۰ فراوان یافت سال ہندیان اوج ۳۰

۵

۴ دگر تسلیم گویم سال دلخواه ۵ — ۴۰۰ قران بارنگ تو شد مہر با ماه ۵

۵ ہمیشہ شاد و فرحان باد یارب ۲ — ۹ طفیل مصطفےٰ آباد یارب ۲

بگلشن جاے گل تا ہست بر شاخ ۶۰۰ — ۲ بود اقبال دولت شاخ بر شاخ ۶۰۰

۷ زمین بر آب باشد تا قیامے ۱۰ — ۲ بزم دبزم باند نام تامے ۱۰

۴ دگر گویم ہمیشہ شاد بادا ۱ — ۲ بخواہش ہاے دل آباد بلوا ۱

۱۲۷۸ ہجری — ۱۸۶۲ع — ۱۲۷۸ف — ۱۹۱۹ سمبت

تاریخ دیگر بمقام لکھنؤ

۳۰ جہان مین ہی تجلی فگن بڑا دن آج — ۷۰ علی العموم ہے ذرون کا آسمان پہ مزاج

۱۰۰ غنی وہ لوگ ہوے تھے ازل سی جو محتاج — ۸۰۰ ضیاے مہر کا سر پر مسیح کے ہی تاج

۱۸۶۳ع

تاریخ شروع سال اودھ اخبار باروتق یا حفیظ یا صادق یا رافع ۔ بادشاہ اقلیم ذہنیت و فطرت ۔ مجلس افروز متانت و سلاست ۔ بود رنگ ریاحین فصاحت ۔ آب گوہر درج بلاغت تازگی نہال افکار ۔ روح قالب گفتار ۔ وحید زمان و نیکو کار اڈیٹر اودھ اخبار ۔ فضل و احسان باری شامل حال رہے ۔ بنا میز د شکوہ حضرت بجا ہے ۔ رکھو رسعترف حفظ ہے ۔ یاران باکمال کی خوشی ہی سرد کا ہے ۔ ارادت معنوی سے گذار ہے ۔ حتی کہ قدیمی عدو کی بھی طرفداری کرتا ہے ۔ ہر ساعت محبت کا دم بھرتا ہے ۔ والے آپ میرا حال زار نظر مین نہ لائے ۔ آہ بر غم ترکانہ شکایت برآئی ۔ حسب حکم تعمیل دو بہر مین کی ہے ۔ حسب الحکم کاغذ سفید پر سیاہی چڑھاوی ہے ۔ اگر کوئی مصرع خاطر حق پسند کو لپند آئے ۔ تو اوس سے انوار کو اطلاع بخشی جاے ۔ خرم و شاد و مسرور رہو ۔ مردمک چشم خلق کے نور رہو ۔ مطبع کا کارخانہ دن دونا رات سوایا ہو ۔ ہر اعلیٰ و ادنیٰ طالب اس اخبار جانفزا کا ہو

۱۸۶۴ بہار جلوہ حشمت ہی یہ کہ ہی اخبار — نسیم گلشن دولت ہی یہ کہ ہی اخبار ۱۸۶۴

۱۸۶۴ حسام عرصہ صولت ہی یہ کہ ہی اخبار — کمال شان نصیحت ہی یہ کہ ہی اخبار ۱۸۶۴

۱۸۶۴ حیات نخل کیاست ہی یہ کہ ہی اخبار — ہمام بال افادت ہی یہ کہ ہی اخبار ۱۸۶۴

۱۸۶۴ رفیق مجلس عزت ہی یہ کہ ہی اخبار — بہار آن فصاحت ہی یہ کہ ہی اخبار ۱۸۶۴

۱۸۶۴ نمود بحر فرحت ہی یہ کہ ہی اخبار — کہ روح بطن مسرت ہی یہ کہ ہی اخبار ۱۸۶۴

۱۸۷۴ مراد قریہ حکمت ہے یہ کہ ہے اخبار — مرام طالع راحت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ نگین نقش ہدایت ہے یہ کہ ہے اخبار — نفیس نسخہ ہمت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ لقائے اوج عبارت ہے یہ کہ ہے اخبار — کہ عیش نامہ فتنت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ تمام کام محبت ہے یہ کہ ہے اخبار — تمام امید جلالت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ سواد لوز بصارت ہے یہ کہ ہے اخبار — نگار طرز لعقت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ نبیل منصب شوکت ہے یہ کہ ہے اخبار — کہ برج نیّر مکنت ہے کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ نشان دین سعادت ہے یہ کہ ہے اخبار — کہ ہمنشین لطافت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ عروج حجرہ قوت ہے یہ کہ ہے اخبار — عروس حجلہ حیرت ہے کہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ عروس دیر محبت ہے یہ کہ ہے اخبار — رفیق نیک کی صحبت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ مراد زندہ فطرت ہے یہ کہ ہے اخبار — مراد و فع فصاحت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ ہمہ جہان متانت ہے یہ کہ ہے اخبار — کہ آستان نزاہت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ جزل صنعون محبت ہے یہ کہ ہے اخبار — شکوہ محفل لعنت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

۱۸۷۴ عروس دیر مروت ہے یہ کہ ہے اخبار — کہ عزو شان لیاقت ہے یہ کہ ہے اخبار ۱۸۷۴

در مدائح نواب کلب علیخان والی رامپور

درین قطعہ ہشت سن مروجہ ہے بر آمبند لقبیہ سرا ربع ارکان ہر مصرع وصنعت ترافق بران مزید

۱۲۹۳ھ	خسرو خدم	صاحب طبع	خسرو سخن	جمشید فر	والا منش	صنیع توان	عین عطا	عین کرم	۱۸۷۶ء
[illegible]	واجب بسان	معن زبان	روزی ہی	غرثانگان	جان ہنر	فرسخا	خدام او	خاقان علم	فصلی ۱۲۸۳
ساکی نوروز ۱۷۹۸	ذات ولا	غیم دعا	صورت گر	حلم و حیا	نقش ہمہ	ظہر سخن	عزوش نگر	جان رسم	سمت ۱۹۳۳
بنگلہ ۱۲۸۳	حجم مرتبت	فراش او	غیث عطا	رومال او	ذکرش بود	شکر خدا	لوقا خرد	حاتم ہمم	مہدوی ۱۰۳۸

خسرو اول نام بادشاہ و دوم نام شاعر - معین بمعنی آفتاب - یمین بمعنی ابر - واجب بمعنی روزی - معن نام سخی - غرثانگان جمع غرثان بمعنی گرسنہ - غیم بمعنی ابر - عزو بفتح نے کہ از آن قلم سازند - غیث بمعنی باران - لوقا نام حکیم

تاریخ طبع مثنوی الموسوم بنجم طالع - نتیجہ فکر مولوی فدا علی عیش درین دائرہ زائرہ

در حلقہ باہرہ ہر حرف چہاردہ نام در بزم تاریخ زبر و بینات را سبب تفاخر و بطرز تبسم و بہ تمم مرام ہای اللہ جل جلالہ - عمر نوالہ شمع افروز ایوان یک آسمانہ زبر است

تاریخ مرگ سگ ولایتی بفرمایش کنور گنگا سہائے کہین برادر راجہ کشن کمار صاحب رضا وقار

سگے بود آنکہ نام او وفادار — ہمیشہ در وفاداری بعالم

چو فوتش از حسد بنشاد جانش — سگ گردون نشد نالان بماتم

چو شد این حال حالی مالک او — بے تاریخ مرگش گفت گفتم

بگو دو بار ہے ہے باقی دار — ببین اعداد را کن جمع باہم

اگر در ریخ سازی ضرب آنرا — مسیحی سن بود بے بیش و بے کم

بشورانید طبعم را چو سنبت — بگوشم گفت دل سگ بود ضیغم

بفصلی سال حزن و داد رعنا — درندہ غم بہجری بر نگارم

ازان پس جیم با ہم دال و ہم واو — برابر کن رقم اسپ فخر عالم

بکن تحریر اعدادش بہ ترتیب — بگو تاریخ شیر رنگ ضیغم

مسیحی بکرمی فصلی و ہجری — بود این چار سن حاصل بیکدم

ج	ب	د	و
۳	۲	۴	۶

تاریخ عروسی کرنیل سمتھ صاحب بگشنر نواب گنج ملک اودہ

مرے کرنیل سمتھ نے جو تسلیم — بانفضال خدا شادی رچائی
ہے تسخیر صفت تسلیم تاریخ — عنانِ فکر جب مین نے اٹھائی
پہنچتے ہی قریب ملک معنی — عروسِ نظم نذر فتح لائی
کٹے سر ایک ان مین سات در بند — ہتھیلی پر مگر سرسون جمائی
عروس طبع پھر سال ہجری — طرف اعداد لفظی کے جو آئی
تو جشن و انبساط و عیش و فرحت — سرون سے اپنے لائی رونمائی
توالی عدد کا قاعدہ جب — ہوا آمادہ خاطر ربائی
طرب کے سور کے بہجت کی سر سے — مسیحی سال نے صورت دکھائی
نشاط و خرمی کو شادمانی — سع فرحت کے جب محفل مین لائی
عروس ساکی نوروز فی الحال — لباس نعجبہ مین سجکر آئی
بلفظ عشرت شادی خرد نے — سن فصلی مین کی نغمہ سرائی
قران مشتری بازہرہ کنون شد — یہ تاریخ اہل فارس نے سنائی
مبارک باشدت شادی پہ سال — صدا انگلہ سے یہ کوٹھی مین آئی

جو آیا ہند مین تو یہ دعا دی
مبارک اسے خدا ہو کتخدائی
۳۵ ۱۹سمت

در مدائح لائح راجہ کشن کمار صاحب وقار اختراع در سن ایکہزار و ہشتصد و نود و یک

۱۸۹۱

وقار

۱۸۹۱ | وقار | کمار | وقار | ۱۸۹۱

۱۸۹۱ | وقار | کمار | کشن | کمار | وقار | ۱۸۹۱

۱۸۹۱ | وقار | کمار | کشن | اقتدار | کشن | کمار | وقار | ۱۸۹۱

۱۸۹۱ | وقار | کمار | کشن | اقتدار | والا | اقتدار | کشن | کمار | وقار | ۱۸۹۱

۱۸۹۱ | وقار | کمار | کشن | اقتدار | والا | راجہ | والا | اقتدار | کشن | کمار | وقار | ۱۸۹۱

والا

اقتدار

کشن

کمار

وقار

۱۸۹۱

کیون آج روزگار ہنون نام حرف کے
کوئی جہین ہے تجہسا سخنون مین نامدار

سواے وضع ظاہری کہ چہار دو جانب سوے
رقم پذیر شد بنجاہ طور دیگر سن مذکور حاصل
میشود ہمگی تاریخ شصت و چہار حاضر اند
و مشتاق ناظر اند فقط

شرح قطعہ حلقہ بست و چہار خانہ

ہر مصرع قطعہ تاریخ است و ہر بست و چہار وضع بیکری می پذیرد و خبابچہ بست و چہار قطعہ بر می آیند و چہل و ہشت مطلع

مرتبہ اول اگر مصرع بیت اول قطعہ را با مصرع بیت دوم ضم کنند و ہمچنین با مصاریع دوم ابیات مابقی و بعد ختم دورہ مصرع اول بیت دوم با مصاریع دوم دیگر ابیات بیامیزند (۵۷۶) بالتصدیق بیت و شش بیت حاصل شوند

مرتبہ دوم ہمین آیین کہ بگفت آمد در بیت دوم قطعہ بعمل آرند کہ باز (۵۷۶) بر نگارند

مرتبہ سوم بمراتب مذکورہ بالا ہیا زگونہ گرفتہ بپردازند و حاصل سن ہمان کہ بعد گذشت برطرازند (۵۷۶) و چہل و ہشت مطلع ـ

مرتبہ چہارم مصرعہ اول قطعہ اول و مصرع دوم قطعہ دوم مصرع سوم قطعہ سوم و مصرع چہارم قطعہ چہارم گیرند

حاصل نتیجه ضرب حسب شرح صدر برزیرند (۵۷۶) ہشت وچہل بیت مطلع

مرتبه پنجم بازگونه خوانده شد و حاصلش ہمان (۵۷۶) دانسته شد

مرتبه ششم مصرع اول قطعه اول و مصرع دوم قطعه بیست و چہارم و مصرع سوم قطعه بیست و سوم مصرع چہارم قطعه بیست و دوم برطراز مذکور حاصل آن را باتینے که مذکور شد رقم سازند (۵۷۶) و ۴۸ مطلع

مرتبه ہفتم بار بدستور سطورهٔ بالا معکوس رقم فرمایند و اعدادش را بقاعدهٔ صدر معید نمایند که (۵۷۶) بدست آیند در عالم صورت ہر بیت بمعنی بر دو تاریخ است پس دو چند گفتن زیبا است که بتعداد باین نوع بہر تاریخہاست واضح باد که درین صنعت صرف مطلع تعشق است چہار رکن مرکب بچہار سجع تجویز کرده شد و برای بیت ہشت سجع چو بند و برای قطعه شانزده رکن سجع دارد در کار چہار چہار رکن بیک سجع چنانکه درین ہر سه قطعه که برعایت مصرع اول در مصاریع دیگر ترتیب ملحوظ ماند اگر قطعه بے سجع بارکان کامل است در ترتیب و تکمیل قطعات رعایت مصاریع قطعه اول مقدم و مرجح بندارند که لطف سخن از دست نرود و اگر چہار یا ہشت یا شانزده ارکان بیک سجع باشند مزیدے لطف بر آن ممکن۔

قطعه در مدح خداوند جاه و صاحب جلال۔ پناه روزگار تسلیم بے پر و بال۔ معیار عقل و نقد تحقیق بلندی دانش در رخ مدقق۔ آفتاب کمال سخن۔ ماہتاب اقتدار فن۔ گرامی حضور۔ قدسی ظہور عمدهٔ زینت چہار بالش انعام۔ شمع تابان انجمن جاه و اکرام۔ مصباح اقبال خویش و بیگانه۔ حاجت مراد عالم بہر حیله و بہانه۔ بزرگ جناب افادت انتساب۔ سلطان کرم مبارک خطاب مد سایهٔ امان حاتم دوران نواب صاحب بہادر۔ نور الله شموس اقباله و اقمار اجلاله۔ که ہر مصرع کلید سال است۔ محاسب عقیل عہد بیک مصرع قطعه اول گیرد۔ و با مصرع دوم و سوم و چہارم قطعه دویم قایم کند۔ ہمچنین در تمامی دائرهٔ عمل آرد گوہر شاداب مقصود بدست آید۔ و نقش طنطنه بکرسی نشیند۔ موجب این صنعت دعاگو است ریختهٔ کلک۔ داد جوی گنج بیانی انوار حسین تسلیم سہوانی۔

بعون مواہب ایزد تعالی و تقدس۔ حظ عقیدت و بندگی۔ بمقام عز قیام رامپور ملک روہیلکہند بوالا ملاحظه بندگان صبح دل۔ منبع عطا فخر الاعیان۔ قدسی محامد عالمیان نواب صاحب بہادر دام اقباله با وقات سعید مسعود باد۔ تسلیم عفی عنه مقام کانپور

مبارکباد تولد فرزند زاده نواب کلب علیخان مرحوم

تہنیت ابدی بہجت۔ بانگ لطف انگیز کشود عقده کار رعایا۔ خبر انبساط باب بہبودی دعاوی برایا

۱۲۹۲ھ

گوشوارهٔ گوش شنیدن احباب - آبادی امید شیخ و شاب - نیکو ظهور جاه تلبند - گلباری جلالت نومند
خجستگی انجمن امید - هموار تسلسل تولید - شادمانی خاندان یگانه و بیگانه - یادگار بدل راجوان بهانه
تمکنت افراط زندگی - آرایش نفرح جاویدگی - آوازه استواری عهد دولت لازوال - آراستگی بهار
انجمن ناز اقبال - ترکه بهاران ابهت - جمال منابع عشرت - بهار حضور خوبی - اساس سلطنت کشورکشائی
ناموس رفعت منهل کرم - اقبال حشمت نهاد نیم - نشان لطف عون مروت - زیبای مسند بهره فتوت
شهرهٔ نوازش صد رنگ کو بکو - از نغمه همون رامپور تا لکهنو - ای جلیل مژده ولادت فرزند بور عدل پناه
عطارد ایوان ثریا بارگاه - نوگل گلستان حیات پدر - سبب انبساط خاطر مادر - که دامان مهد از جلوه زیبی
آن مهر سیما دامان احمر کنار دایه نازها به طفیلش درحک گوهر - هلال با امید رکابش قالب تهی نمود -
ترک فلک مه درگاه کعبهٔ اوج جبین نیاز سود - منوات طهماسب جناب تهمتن شکوه فریدون فر - سلیمان مزاج
منوچهر چهر اسکندر دور - خسرو حشمت عالمگیر جهد - دارا ابطے جمشید جام - عهد سرکاری سرکار اکرام - قمر بهاط
فلک رفعت - کیوان اباده بهرام صولت - ضمیمه نیک باطنی و بزرگی - تلیمه الکمالی و ستردگی - بمن صدیقه حکیم
بصیرت - رنگش رفع وصف سیرت - جلوهٔ رعب پیرایه حشمت - معز اقبال طراز شوکت - پیمان ابهت
سطوت نامداری - عنای مجالس صولت کامگاری - ابرو نصرت طالع بهروری - یاری فتح گرمی فیروزی
مهد جود و توقیر انتساب - اوج عدل روشنی خطاب - سنام نمود شان حشمت - ناموس حلم شکوه شوکت
نیروی عون نازش امتنان - اوج فیض ساز احسان - شادمانی فتوت - نیل خبرت شکوه نغمی نامداری
سطوت. طنطنه شان کامگاری صولت - سرکار ممتازی فیروزی - کامرانی نصرت بهروزی - ستاآن بهار خسرو
بهد - یحیی بیدل حاتم بعهد فخر انتهاج - فرحت نراج عماد دین سبین حاجی حرمین الشریفین - سلیم فدائی
رسول الثقلین - حکمران بروین نور رامپور - منصف عهد معروف و مشهور - سنام اقدس بطفیل محمد کلب علیخان
موسوم بفرزند دلبند ملکه انگلستان -

قطعه در صنعت ترافق

شکوه دولت و احسان نمود ملک طرب	نشاط دهر عروج سپهر عز علا
جهان جهاز سخا آبروی بحر دلان	بهار گرمی نیرو رهش کامروا
سلیم طبع سخن فهم روح معنی تو	مرام و مطلب گیتی سحاب بزم رجا
بهار خلق وحید جهان پناه دهر	نگین نام نجابت ضیای عز و علا

۱۲۸۱ رنگ آورد بگلزار عروسی سعدین — گرد با حسن وفا زہرہ ہر جبیں قران ۱۲۸۱

مجلس افروز تہنیت

تاریخ دوم تولد ولید سعید مصداق الذکر سے صبح روشن بر دمید از مطلع لطف نمود کرد زیبا جلوہ در کنار آفتاب چو بحضور مبارک بود ۱۲۹۲ بیک بیت مرقومہ بالا معہ جملہ دعائیہ ازین شصت و چہار خانہ ۱۲۹۲ برفتار اسپ برہبری ہندسہ حاصل میشود

م-۱۶	ط-۲۱	ا-۱۴	ح-۳	ک-۴۲	ی-۳۱	ج-۵۲	ص-۱
ع-۱۹	ر-۴	ط-۱۷	ب-۳۲	د-۱۳	ب-۲	ی-۴۱	ز-۳۰
ث-۲۲	ز-۱۵	ل-۲۰	ن-۴۳	د-۴۶	ص-۵۳	ی-۱۲	ب-۵۱
و-۵	ل-۱۸	ا-۳۳	م-۵۶	ب-۶۱	ا-۵۸	و-۲۹	د-۴۰
ج-۳۴	ن-۲۳	ا-۴۴	ر-۵۹	و-۵۴	ا-۶۳	ب-۵۰	م-۱۱
ر-۴۵	ش-۶	ر-۵۵	و-۶۲	ب-۸۷	ک-۶۰	ہ-۳۹	ر-۲۸
م-۲۴	ل-۳۵	ب-۸	ف-۴۷	و-۲۶	ہ-۳۷	و-۱۰	ر-۴۹
ن-۷	ا-۲۶	و-۲۵	و-۳۶	ر-۹	ت-۴۸	ک-۲۷	م-۳۸

تاریخ عروسی جمال عالم خلف مقصود عالم لکھنوی

عشوہ تازہ بنا ساقی سیمین اندام — بادۂ لعل زند تا مے بر کیف بجام

ست دور جہ لیقان نکند از ہما — قدح ہمہ در حرکت و مینا السلام

بود در بزم چو نوکاری نوشا نوشی — قلقل شیشہ مگر بود زبان الہام

جلوہ فرما چمن زار بہ نیرنگے طرح — کہ کند شبنم گل برگ مل رنگین خام

جام لالہ بر دوش شیشہ از سرو سہی — کہ درین پردہ کند قطرہ نم کار عام

میدہد خندۂ گل نیک شگونی مایہ — نیک در باب ولا قلقل شیشۂ الہام

سبب کار نکو جشن مبارک باشد — میرسد مژدہ شادی چنین در سامع عالم

گشت مقبول بعبداوج دعائے صادق ۱۲۸۴ — دید صد عون قوی شمر حلیہ ایام ۱۲۸۴

کرد با حکم عمل زہرہ و برجیس قران ۱۲۸۴ — داد خوش فرده سعد بہود اجسام ۱۲۸۴

یعنی از لطف شکی یافت سر انجام چہ پاک ۱۲۸۴ — طرح شادی طوی نیر برج اکرام ۱۲۸۴

خلف عمدہ مقصود جمال عالم ۱۲۸۴ — بہرہ عمر جہان گوہر گہر اکرام ۱۲۸۴

از خوشی پاک بہالید زمین چون افلاک ۱۲۸۴ — آسمان پاک زده چرخ ببال اجرام ۱۲۸۴

بر دعا کشم ایجاز سخن موزون ۱۲۸۴ — پایہ اش باد فزون دولت افراح مدام ۱۲۸۴

این تحریر بقید تاریخ درحالت زبون نتیجہ مشق است و دیگر ہیچ

ہو الحکیم الحفیظ ہو الباری الماجد + امیدگاہ حذاقت + ایمان اخلاق و محبت + بار موافق حکیم عبد اللہ صاحب سلامت ۱۲۹۰ + کل مایہ اجل سترہ دست آئی ۱۲۹۰ + استقلال ہے ۱۲۹۰ ہر دگار رنے جگر کہاں کے افواج ضعف کا زور ہے ۱۲۹۰ + وحشت دل کا شور ہے ۱۲۹۰ + انبوہ اندوہ دماغ میں ہی + آئین بدہوائی ۱۲۹۰ اپنے باغ میں ہی + وکولہ سودا کا خروش ہی ۱۲۹۰ + نہ آج ادینہ کی یاد نہ جمعرات کا ہوش ہی ۱۲۹۰ + قوت شنیدن ہوائے دیدن سے دور ۱۲۹۰ + راہی تباہ مرگ آب بے مقصد ۱۲۹۰ + قوت دست بر دہو اکب ہم ۱۲۹۰ + جان بزبان گرفتار صد الم + بایکد بگر حیات و ممات جدال و جنگ ۱۲۹۰ + عرصہ نشاط حاصل اسباب تنگ ۱۲۹۰ + خوشی و انبساط مفقود ہی ۱۲۹۰ + گرسنگی کے بدلے تشنگی موجود ہی ۱۲۹۰ - تشنگی وہ کہ آب بحر سے نہ بجھے ۱۲۹۰ - وجع وہ کہ مرنے پر بھی دو چار برس رہے ۱۲۹۰ + بندہ پرور گیا نہ سہل تو ہو چکے ۱۲۹۰ + اور ہم طاقت و مجال معرکہ آرا ہو چکے ۱۲۹۰ + انجام قصد پیرانہ سالی میں قبر ایزد دادا رہے ۱۲۹۰ + کہ پیش چشم جو پائی رنگ سپید و سیاہ لیل و نہاری ۱۲۹۰ - بہر تقدیر آج کچھ تجویز ہو ۱۲۹۰ - کہ اعطاف مرگ و کجروی زندگی کی تمیز ہو سکے ۱۲۹۰

بلب آمد سخن عمر بیزار دل ۱۲۹۰ — شد از اسہال شان ہال بکہت ۱۲۹۲

نامہ نیاز تسلیم جانگداز مرقوم دوم جون ۱۲۹۲

۱۲۹۰

قطعات تاریخ مختص طبع مسلم اول

تمت الکتاب بعون ملک الوہاب

قطعه تاریخ طبع ملخص تسلیم نتیجهٔ طبع وقاد عالی جناب راجه کشن کمار صاحب بهادر متخلص به وقار رئیس مرادآباد

مطبعے هست نیر اعظم | کرد نامی ورا خدای کریم
اندرین مطبع نسخهای بدیع | میشود طبع چه جدید و قدیم
اندرین روزها چو مالک او | نسخهٔ فیض راسیی عظیم
بهم آورده مسکین طبعش | دوستان شاد خرد و مرد ندیم
فکر تاریخ او نمود وقار | با صد اعزاز و حرمت و تکریم
از سراپای طرفه طبع شد | گفت هاتف ملخص تسلیم
١٣١٤ | ١٣١٤ھ

قطعه تاریخ طبع از نتیجهٔ بکر فکر شاعر باکمال حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکهنوی

سخن آرای یکتا سهسوانی | یگانه منشی و بی مثل شاعر
مخاطب سخنگویان به تسلیم | ثنا خوانش همه غایب که حاضر
مهارت داشت در تاریخ گوئی | لبالب بود از فن تاریخ ماهر
کتابی طرفه بنوشت اندرین فن | عجیب اسرار این فن کرد ظاهر
چه گوناگون افادات و فوائد | در آن مملو ز اول تا به آخر
غرائب نسخه و اعجوبه تالیف | که چون طبع شد مطبوع خاطر
جلال از سال طبع وی خبر داد | کتاب بے بدل بی مثل و نادر
١٣١٤ھ

قطعه تاریخ چکیدهٔ خامهٔ بلاغت جامهٔ منشی جمیل احمد صاحب سهسوانی برادرزاده حضرت تسلیم

وه چه تسلیم نامه ار نگاشت | دلپسند سخنوران نامه
در بیان قواعد تاریخ | هست دریای بیکران نامه
ماهر فن رموزش داند | قدر این دلکش جهان نامه
آنکه باید شناخت طالب را | می توان کرد حرز جان نامه
طبع شد نامه و جمیل گفت | شد ادیب مورخان نامه
١٣١٤ھ

ایضاً

گر کنے نظر بجانب این نامہ برگمار — خواہی اگر مزیت اشراف سالمہ
تاریخ طبع آن زجمیل سخن سراست — گنجینۂ ضوابط اصناف سالمہ

۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ افکار گہر بار میر اظہر علی صاحب اظہر رئیس سہسوان

قابل قدر جہان ہو نسخۂ این نادر کتاب — بود چون تسلیم ماشاء اللہ شایستۂ تعظیم کل
خامۂ اظہر برائے تالیفش نگاشت — نامۂ تسلیم آمد واجب التسلیم کل

۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد گنجینۂ خوش بیانی فہر لعزیز و خاطر انشیح سلیمانی خاطبیا عرف اچھے صاحب نفیس مہتمم تقریبات ریاست بہوپال

نفیس حضرت تسلیم کو خدا بخشے — کتاب یہ فن تاریخ مین لکھی ہے عجیب
جو فکر کی تو یہ تالیف کی ملی تاریخ — محققانہ بیان مورخی ہے عجیب

۱۳ ھ ۱۴

قطعۂ تاریخ ریختہ قلم اعجاز رقم منشی حافظ عبد الحفیظ صاحب نشتر مہتمم مصارف ریاست بہوپال

جب سے اسکے نشتر چھپی ہے یہ کتاب — اک جہان دلدادۂ تاریخ ہے
طبع کی تاریخ اگر پوچھے کوئی — کہہ دلیل جادۂ تاریخ ہے

۱۳ ھ ۱۴

قطعۂ تاریخ از نتایج طبع سعید و اسعد حافظ سید محمد وکیل احمد خلف الرشید جمیل احمد صاحب سہسوانی

آرے بروزگار لطف آشنا شند — گاہے چنین بیان سلیس مورخی
پرسد اگر کسی سن تاریخ آن وکیل — گویم اصول فن نفیس مورخی

۱۳ ھ ۱۴

قطعۂ تاریخ ثمر افکار عندلیب گلشن نازکخیال شاعر فضایل مشتمل مولوی سید احد علی صاحب المتخلص بہ احد نایب مہتمم مساجد ڈیوڑہی خاص سرکار عالیہ بہوپال

مشکلات فن تاریخ ہو گئی سب آسان — لکھی یہ حضرت تسلیم نے کیا خوب کتاب
ہے عجب طرز نیا رنگ نرالا انداز — ہو جسے دیکھتے ہی گلشن خاطر شاداب

سالمہ کی ہے معلم یہ زمانے کے لیے ۔۔۔ جز زبان کیوں نہ غیاثی ای ہر شیخ و شاب
طبع کا اسکی لکھو سال مسیحی واحد ۔۔۔ موجز فن تواریخ و کتاب نایاب

۱۸۹۶ع

ایضاً

واقعی یہ نادر و زیبا کتاب ۔۔۔ ہر مورخ کے لیے تقویم ہے
قاعدہ لکھا ہے جو تسلیم نے ۔۔۔ شاعرون کو واجب التسلیم ہے
پُر حلاوت اسکا مضمون کیوں نہو ۔۔۔ فیضیاب کوثر و تسنیم ہے
ہے فن تاریخ گوئے کا مواد ۔۔۔ بو العجب گنجینۂ تعلیم ہے
لکھدو واحد سال اسکی طبع کا ۔۔۔ کار آمد تحفۂ تسلیم ہے

۱۳۱۴ھ

ایضاً

یا لطیف تسلیم والا گہر ۔۔۔ ہے واقع مین بے مثل و نایاب ہے
سن طبع واحد نے اسکا لکھا ۔۔۔ یہ لب لباب تواریخ ہے

۱۳۱۴ھ

ایضاً

مرتب گشت این زیبا کتابے ۔۔۔ ز طبع حضرت تسلیم پر مغز
رقم زد کلک واحد سال ہجری ۔۔۔ قواعد لا جواب و طیب و نغز

۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ رقمزدہ کلک چمن آرائے الفاظ معانی موج دریائے خوش بیانی منشی عبد العزیز صاحب سہسوانی المخاطب بہ اعجاز رقم خان متخلص بہ اعجاز برادر حضرت مصنف مرحوم

این نسخہ جامع التواریخ نفیس ۔۔۔ بر گیر ہمہ سنزین تاریخ است
اعجاز ببین بسال تاریخ لطیف ۔۔۔ تاریخ مبین ۔ مبین تاریخ است

۱۳۱۳ھ ۔۔۔ ۱۳۱۳ھ

ایضاً

چو شد مطبوع با طبع دلاویز ۔۔۔ مسرہ او مسرہ از معاب
پے تاریخ طبع نادر او ۔۔۔ رقم زد خامہ ام ۔ تاریخ صاب

۱۳۱۳ھ

از رشحات خامہ عنبر شمامہ منشی محمد شاکر حسین صاحب نکہت برادر زادہ حضرت تسلیم مرحوم مغفور

لہ این تاریخ
آنکہ طبع بسارت

شد طبع چو این کتاب مطبوع — منزلگہ صد خوشی بشد طبع
ارباب کمال را بشارت — سرمایۂ آگہی بشد طبع
ہر حرف مسخر قلوب است — با جلوۂ دلکشی بشد طبع
نگہت بنوشت سال طبعش — آئین مورخی بشد طبع
۱۳ ھ ۱۴

قطعہ تاریخ از افادات سخنور یگانہ سر آمد شعرای زمانہ حاوی معقول و منقول جامع فروع و اصول رشک کلیم و بیدل مولانا قاضی محمد عبد اللہ خانصاحب مقبل متوطن ٹونک

چون این مہ جبین رخ صد افادت — از مطلع آگہی بر آمد
ہنگامہ [illegible] از جان فریبی — با پیکر دلبری بر آمد
گفتیم بسال طبع مقبل — معشیاس مورخے بر آمد
۱۴ ۱۳ ھ

قطعہ تاریخ زادہ فکر معنی شناس سحر دو گفتار سخنگوی ثنا نگار منشی حافظ سید محمد صادق علی صاحب صادق خلف الصدق جناب منشی سید محمد عبد العلی خانصاحب بہادر منصرم دفتر حضور رکن رکین ریاست بھوپال

کرے گا وہی اس رسالہ کی قدر — جو انسان سخن سنج تاریخ ہے
سن طبع صادق اگر چاہیے — لکھیں اب یہ گنج تاریخ ہے
۱۳ ھ ۱۴

قطعہ تاریخ تصنیف سخن سنج شیوہ بیان ناظم شیرین زبان بعلوی سید اعجاز حسن صاحب معجز ساکن سہسوان

این نسخہ حاوی فوائد — خود سہل و عبارتش سلیس است
معجز سن طبع گر تو خواہی — گلزار مورخے نفیس است
۱۳ ھ ۱۴

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ طبع رسا و سلیم منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم سلمہ اللہ الکریم

تسلیم نکتہ دان کی تصنیف بے بدل — صحت سے چھپ گئی جب کوئی تاریخ کالی
تسلیم خستہ ڈالنے تاریخ طبع اسکی — لکھی کتاب نادر گیا بے مثال جاہلی
۱۳ ھ ۱۴

تاریخ زمانہ طبع ۱۲۹۷

تاریخ طبع از خاکسار محمد امجد علی مالک اخبار نیر اعظم مرادآباد

چون ملخص بار اول طبع گشت — نقش اول شد بپاے اہل کمال
این عجب نقشی است نقش دلپسند — نقش ثانی و نظیرش شد محال
کلک نیر بہر تاریخش نوشت — باالف ممدودہ مرآت الخیال
۱۳۱۴ھ

گذارش ضروری

از منشی شاکر حسین صاحب نکہت برادر زادہ حضرت تسلیم

من ہیچمیرز نہ ذہن تقریر حمد و نعت دارم و نہ آنم کہ ہمت بہ تحریر منقبت و مدحت برگمارم۔ ہمان بہ کہ سر ازین سوداے خام خالی نمایم و لب عجز باعتراف نادانی خود بر کشایم اما بعد مشتاقان فن را صلاے دلدادگان ناطور سخن را نوید آن خرا کہ درین زمان بہجت توامان شاہد مراد از پردہ رخ برکشید و محبوب مرغوب مقصود بر منصہ شہود جلوہ گر گردید یعنی رسالہ لاجواب و کراسہ بر نغز و انتخاب عالی شمار تاریخ حاوی اصول فن تاریخ کارآمد مورخان نازک خیال مظہر اصناف ماہ و سال واجب التسلیم و التعظیم مسمی بہ ملخص تسلیم تالیف منیف مورخ نامی سخنور گرامی سرآمد فصحاے زمانہ ناظم ذی ناز یگانہ مشہور دیار و امصار فرید روزگار عم معظم و محترم حضرت منشی **انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی** مغفور جزاہ اللہ خیر الجزاء و ارحم بحسن سعی زبدہ ارباب فضل و کمال سخن سنج شیرین مقال فضائل ممتلی مولوی **محمد امجد علی** صاحب از مطلع مطبع مطلع العلوم چون **نیر اعظم** عالم افروز برآمدہ بر افق سپہر افادت مہر روز جلوہ گری نمود عالمیان اقالیم تاریخگوئی را منضیاب پرتو انوار خویشتن فرمود ہیہات ازانکہ حق ستایشش بجا آرم حرفی راست بی کم و کاست بر زبان میرانم یعنی باین بیزبانی و کم مائگی میخواستم کہ کمیت کلک شوخ طبیعت را بمیدان مدحت طرازی حضرت مصنف مرحوم جولانی دہم و در وادی داد این کتاب نیکو بنیاد قدم سعی نہم الا بخیال آنکہ کوتاہ نظری زبان طعن کشاید و بدین بیراہ روی راہ یابد کہ برادر زادہ بمدحت عم پرداخت و علم قلم در میدان توصیف بیجا برافراشت ازین رو تا ختم ناچار طرف توجہ مدعاے ضروری شتافتم طرازش این است کہ جناب مرحوم باستبداد و اصرار مولوی صاحب مصدر الذکر طرح تسوید این عجالہ نافعہ انداختہ شدند مبنی بر آنکہ بہ نظر ثانیش التفات فرمایند سوے رحمت ایزدی شتافتہ چند اوراق پریشان را **نقش اول** گذاشتند و پیش

آن مسوده بسواد حفاظت کتب خانهٔ راجه کشن کمار صاحب وقار که شاگرد مصنف بودند
نقاب الفنظر عالمیان برو افگکند انظار مشتاقان مشاق جمالش بودند از تحریک طبع صاحب مطبع
آن عروس زیبا قدم بجلوه گری نهاد و دولت حسن خویش به نظارگیان وقف داد التماس صاحب مطبع
بحضور راجه صاحب بعز قبول گردید که شاهد مدعا زیور طبع آراسته و پیراسته گشته پرده از رخ کشید
نقش طراز جبین مدعا ٭ آئینه صورت معنی نما ٭ جلوه گری کرد ز ملک عدم ٭ سوی عدم باز نهاده قدم
دفتر تاریخ کهن گشته بود ٭ بین بقوانین دگر رو نمود ٭ صاحب مطبع با آن رابطهٔ قدیمه و واسطهٔ قویه
که بحضرت مرحوم داشتند من هیچکاره را به تسلیک این گوهر گرامایه مامور ساختند اگرچه ضیق مهلت
و محو فرصت بسبب بعض اشتغال و افکار ضروری نیز نارسائی مزاج پدر بزرگوارم رحمة الله علیه
مستقضی آن بود هم فکر نارسا از جهت بی بضاعتی و کم حوصلگی پای همت قدمی پیش نمیگذرد و لیکن
مجبوراً بحکم الامر فوق الادب لشبیر این پدیش پرداختم و خود را مصروف ترتیب آن ساختم از انجا که
مسوده اصل کتاب بسیار محکوک و مشکوک بود چه قدر پشبانگی تا که درین هنگام رو نمود - در بسیارے
از جاها عبارت را وسیله مقصود فهم خود ساخته عبارت اصلی را بحال خودش فروگذاشتم و به اکثری از مقامات
ناگهی را ذریعه شفاعت خود نموده به تجدید و اصلاح بمعنی نه پرداختم صاحب نظران اگر خطاے
ملاحظه فرمایند حاشا و کلا که حملش بر غلطی مصنف مرحوم نکنند بلکه النقصان فهم این معترف نادانی
شمارند اورا از خطاے این سراپا خطا هم چشم پوشی فرمایند که المامور معذور مشهور نزدیک و دور است
و انا المذنب الجانی شاکر حسین السهسوانی عفی عنه -

تقریظ از سرمایهٔ سخنوری فخر فردوسی و انوری جناب منشی سید محمد امجد علی صاحب اشهری

خیدار آسچو دے - بنی را درود ے **آقا لعل** از رنگ سخنوری مشهور - **اشهری** شهرهٔ کمال صاحب
کمالے بهیر ے عالم بلند باد - و تقریظ مستمند آویزه گوش روزگار یاد مند - از نامه نگار سلامی و از
خامه نیاز بیامے بجناب **تسلیم سهسوانی** همنوا بودم - و در جامه و هنگامه بادے سخن تیرا
الحق سهسوان را بطبع ولاینش ناز - و کلامش با طغراے مشهدی و طهیراے تفرش انباز - اگر تسلیم
هدو ابدا سهیم بودے تسلیم را بجاے ظهوری تسلیم نمودی - در انشاے پارسی گوے بلاغت از
اقران ربوده و در املاے سهیلی دروازهٔ فصاحت بر روے عالم کشوده - در بلاغت اکثر با طغرا
هم پنجه گشته و در متانت جابجا بر جادهٔ ظهوری خویش گذشته - در نثر ید طولی دارد - و در نظم خوش

نگارد صنایع وبدایع را سلمان ثانی است - در تاریخگوئی بهتر از ساوجی و همدانی - در فن تاریخ ملفوظات
سلمان ساوجی و علامه عبدالجلیل بلگرامی را دیده ام - و فارغ مرادآبادی و قدر بلگرامی صحبتها داشتم
لاکن تسلیم درین وادی جاده متین دارد و از اول تا آخر در صنایع و بدایع حرف برکنی نه نگارد
فن تاریخ از بدایع سخن است و در بدایع صنایع بکار بردن معجزه فن - ماده تاریخ نگاشتن
کوه کندن و کاه برآوردن است لیکن تاریخگوئی تسلیم در دریا رفتن و دُر دریافتن - حیف که
این گنج شایگان رایگان افتاده بود و جواهرخانه تاریخش را جوهرشناسی نبود المنت لله که باهتمام
فقیر سمند سخن آرا حفی و جلی منشی محمد احمد علی مالک مطبع و اخبار نیر اعظم
مرادآباد مجموعه تاریخ تسلیم را که ملخص تسلیم نام دارد - و مولف علام بر دو حصه مدون کرده
است بمطبع نیر اعظم چاپ ساختند قیمت حصه اول یکروپیه و بر کاغذ ولایتی یک نیم روپیه
چنان ارزان است که کسی به ارزانی جواهر نکوشد و کوه طور و دریای نور را به فلس و خزمهره نفروشند
رای فقیر این است که این جواهر گرانمایه را تا ایران و انگلستان هدیه سازند - تا اصفهان کحل الجواهر
سازد - و انگلستان را از هند یادگاری باشد -

نظم اشتهری

بنام فروزنده مهر و ماه
که باشد جهان را از و روز و ماه

یکی بهر تاریخ لوح ازل
دگر بهر توشیح حسن عمل

یکی از پی تعمیه وقت عام
دگر از پی تخرجه صرف شام

یکی مشعل روز عالم فروز
دگر شمع راه است تا وقت روز

ازان در دفاتر جهان را حساب
وزان در جهان صد حساب و کتاب

درین دور میمون و فرخ نژاد
چنین نامه از دهر مخفی مباد

کتابی است رخشنده چون آفتاب
که آید بشمسی از او صد حساب

کتابی است تابنده چون روی ماه
که دارد بیان قمر روز و ماه

چو شد طبع این نامه زرنگار
به ایران مظفر بود تاجدار

به ترکی است سلطان عبدالحمید
به کابل امارت به رحمن رسید

به وکتوریه شاه قیصر خطاب
بود روز ماهش بکار حساب

برای گورنمنت والا تبار
بود این زمان را همین یادگار

پرستند در جمله دار العلوم ... چه مصر و چه لوئس چه روس و چه روم
الهی چنین هر به وقف عام ... دهد یاد از لارڈ الجن مدام
بانگلستان یاد نقش ولا ... بچشم صفایان بود سرمه سا
به طهران و بوشهر و رشت و هرات ... برآید ازین روزنامه حیات
به محبوب علیشاه ملک دکن ... بود نامه اش زینت انجمن
به دهلی و معموره لکهنؤ ... کلاهش رود در چمن همچو بو
به غزنین و قندهار و کابل تمام ... بود نقش تاریخ هر گونه عام
به شاه جهان بیگم نامدار ... که بهوپال راهست زو افتخار
به حامد علیخان والاسر ... که با رامپور است فرمانروا
به جے پور و اندور و هم گوالیار ... بهر مرز و بوم و بهر تاجدار
پے ناشران همایون روش ... پے ناظران خجسته منش
پے نکته دانان هندوستان ... بود به بهتر ز صد بوستان
پے اشتهری در سخن گستری ... دهد یاد از جمله دانشوری

الهی بود تا سخن در دهن
بود یاد تسلیم در انجمن

تقریظ از رشک عنصری و عسجدی مولوی ابو الحمید صاحب فرحی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریاست رامپور

کنم از بسم الله رقم حمد خدائی را ... نهم بر فرق خاقان سخن تاج ثنائی را

منشی انوار حسین تسلیم سهسوانی که شاعر ماهر و باستخراج اعداد تاریخی بنا به قاعدهٔ معروف ابجد نظر غائر بود بعد از آنکه تا مقتضای دو نه سال سنین عمرش به مزاولت و استقرای فن شریف تاریخ تمام و تجربه با کمال فرا گرفت بعضیه اختلاف آرای مورخین سابق و لاحق را فیصل داده سندهای مستند استخراج ماده را به اختراعات لطیفه جمع آوری مسودهٔ تالیف که داده بود میخواست به ترتیبش هم پرداند اما هنوز اوراق پریشانش رنگ جمعیت نگرفته بود که شیرازهٔ عمر خودش از هم نه گسیخته جان دایما خیالات لطیف ذکاوتش بلند پروازی میکرد مسودهٔ چند بدست سعی مولوی امجد علی صاحب که از شاگردان رشید فرد فریدش بود گذاشته رفع خبر تعقیبش بفردوس برین پرواز کرده برحمت ایزدی پیوست مولوی صاحب موصوف حقوق استادیش را مرعی داشته به جمع و ترتیب پرداخته بنظر تصحیح منشی شاکر حسین صاحب نکهت که برادرزاده

مصنف است رسانیده به قالب طبع ریخت۔ لاریب مردمانی را که میل خاطر شان باین فن شریف
مائل باشد۔ رہنمائے منزل مقصود است۔

خاتمة الطبع

ریختهٔ کلک جواہر سلک مولوی حافظ نور الحسن صاحب ذہین نابینا کرتپوری خلف مولوی ظہور الحسن صاحب مرحوم نہٹوری

شگفت غنچهٔ نوائے دہن باغ کہن   جرا نه تازه صلائے دہم باہل فن

دیباچه کلام بحمد و ثنائے ایزدی سزا است۔ خاتمهٔ کتاب به سبیدهٔ نعت نور محمدی آراستن زیبا۔ درود درود
نثار اصحاب کبار و آل اطہار شان باد۔ اما بعد باہل علوم مژده و باصحاب فنون نوید ے که عروس فن تاریخگوئی
قدم از حجلهٔ عدم بیرون نهاد حصه اولش که بملخص تسلیم نامی است نقش اول است درین فن از مرقع
ایجاد که نقش ثانی خویش را درین ارژنگ به نمایش حسن دلفریب و شوکت جمال تا خشکیب بازنه داد۔ کتابی است
در تاریخگوئی عجب و رساله ایست بقواعد فن تاریخ غریب نظیرش در امکان محال است و مثالش در عالم حادث
بیمثال۔ زبان نازش ناطق لیس کمثله شئ و غرور آن داند کش را شبیهے است لیسر ورانے مصنفش فخر
ارباب معانی اعنی منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی ید طولے داشت در علم و فن ذاتش
یادگارے بود نا ساغذلے کہن خصوصاً در فن تاریخگوئی طبیعتے داشت موجد و مخترع جودت ذہنش صنعتے
بود متبحر از صنائع۔ مدتے بملازمتش نشسته ام و لطف از مصاحبتش گرفته ام۔ در شباوسالگی طبعش جوانی
می نمود۔ حسن کلامش بمسامع رنگ شوخی میفزود۔ با این ہمه پیری رنگ شوخی از متانت می تافت
ہر کس که صحبتش میگزید گلہائے عجیب از باغ فیضش مے یافت۔ ندیده ام کسی را که درین کبرسنی ذہنے وارد چنان
و مذاق طبیعتش باشد نوجوان۔ رحمتے بر روانش۔ و مغفرت حق مقرون جانش۔ از تحریک منشی محمد امجد علی
مالک اخبار نیر اعظم مراد آباد خامه برداشت بنوشتن و سوده کرد درین فن بحر ترین سطر ثانی نرسیده بود۔ که
کوس رحلت بدار البقا نواخت و دل خویش از محبت جہان فنا برداخت۔ سوده این کتاب در کتب خانه راجه
کشن کمار صاحب وقار رئیس مراد آباد که شاگرد رشید مصنف است رسید۔ مالک مطبع بطبعش کوشید
چون سواد سوده این حسن صفا نداشت منشی شاکر حسین نکہت را که برادر زاده مصنف است به
تصفیش بر گماشت حضرت نکہت حسن مدعاے سخن را آنچنان آراست که دل میخواست۔ لہذا این شاہد رعنا
از حجلهٔ نیستی بعرصه ہستی خرامید و حلهٔ طبع بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۹۶ء در پوشید۔ یعنی با تمام تام

منشی ایس - ابن علی مضطرم حال ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد

در مطبع مطلع العلوم طبع گردید - بمنہ و کرمہ

ولہ قطعۂ تاریخ

زندہ گردید فن تاریخی — شد بپا انجمن تاریخی
چون تلخص و خیابان شد طبع — روح آمد بہ تن تاریخی
سال طبعش چو بہ جستیم ز ہن — گفت ہاتف چمن تاریخی

باد رحمت بروان تسلیم — آبیار چمن تاریخی
مژدہ بادا کہ فن مردہ را — زندہ کرد از سخن تاریخی

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلک ندرت نگار شاعر شعری شعار ہمپایۂ ظہیر و کلیم مولوی سید عبد الحکیم حلیم ساکن قایم گنج ضلع فرخ آباد

ناظم اقلیم نظم و نثر بود — منشی تسلیم مرد ذی کمال
در فن تاریخ و تسہیل اصول — کرد تسوید بیاضی بے مثال
از رہ ترتیم تالیف منیف — داد داد جوہر فضل و کمال
نیک محکم ساخت دعوے با دلیل — حاسدان را نیست جا قیل و قال
گفت تاریخش حلیم خستہ جان — گلبن تاریخ و مرآۃ الخیال

۱۳۱۳ھ   ۱۳۱۳ھ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ ملہم تاریخ

از نتیجہ فکر شاعر و ناثر نامور مرزا احمد شاہ بیگ صاحب جوہر مراد آبادی تلمیذ منشی امیر حسن صاحب تسلیم مرحوم سہسوانی

ہوئی ہے طبع وہ تاریخ عمدہ — کہ جسکی دھوم ہر سو آجکل ہے
یہ تاریخ سب کہتے ہیں جوہر — رسالہ فیض بے بدل ہے

۱۳۳۰   ۱۳

شاعر خوش نگار و خوش گو مولوی سید ابو احمد صاحب جادو کہیں برادر ساحر سہسوانی

جسنے دیکھی یہ کتاب اوس نے کہا خوش ہو کر — مجسد ا ایسی جہان میں کہیں دیکھی نہ سنی
ہاتف غیب نے سنکر تفکر جادو — سال تاریخ کہا - ہے چمن تاریخی -

۲۹   ۱۳ھ